بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کے پینتالیس سال

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

536-7

جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

اپریل، مئی 2010

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

معاونین جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے ایک ضروری

اپیل

محترم! دارالعلوم حقانیہ کی علمی، ملی و دینی ہمہ گیر خدمات سے بحمداللہ آپ بخوبی واقف ہیں اور موجودہ پرفتن دور میں ایسے مرکز علوم رسالت کی اہمیت وضرورت بھی آپ پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس، اصلاح وارشاد اور جہاد کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی ذمہ داری ملک و بیرون ملک فضلائے حقانیہ نے نہ سنبھالی ہو۔ صرف ایک جہاد افغانستان کو لیجئے تو دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء اور طلباً نے اس صدی کے عظیم جہاد میں قائدانہ کردار ادا کیا جو تمام معاونین کے لئے تا قیامت صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔

جامعہ حقانیہ اپنے تمام ترقی پذیر شعبوں میں خطیر مصارف (جو کہ تعمیراتی اخراجات کے علاوہ سالانہ واجبی مصارف دو کروڑ سے متجاوز ہیں) کا محتاج ہے جبکہ دارالعلوم حکومتوں کے تعاون سے بھی بالکل بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کے باضابطہ مستقل سفراء ہیں، صرف اور صرف آپ جیسے حساس دردمند اہل خیر معاونین کے مالی تعاون سے یہ سارا کارخانہ علوم نبوت چل رہا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار تک طلباً علوم نبویہ سے ہر سال مستفید ہوتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپکی توجہات کی مزید شدت سے ہمیں ضرورت ہے کہ خود اور اپنے زیر اثر حلقہ احباب و اہل خیر میں بھی دارالعلوم کے مالی تعاون کے لئے سعی فرمائیں اور اللہ کے دین کے فروغ اور حق کی بالادستی کے لئے کوشاں اس ادارہ کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر ممکن تعاون اور سرپرستی سے ممنون فرمائیں۔ **واجرکم علی اللہ۔**

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

اکاؤنٹ نمبرز: یو بی ایل اکوڑہ خٹک 100-0001-7

نیشنل بینک اکوڑہ خٹک 5 - 17 ☆ مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ 6 - 1120

Email: editor_alhaq@yahoo.com

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ
الحق
اکوڑہ خٹک

جلد نمبر ---45
شمارہ نمبر --8-07
جمادی الثانی -- ۱۴۳۱ھ
اپریل، مئی --- ۲۰۱۰ء

مدیر اعلیٰ	نگران	مدیر
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ	حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ	حافظ راشد الحق سمیع حقانی

ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: توہین رسالت کا بار بار ارتکاب صلیبی دہشت گردی کا تسلسل۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی جدائی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحلیمؒ حقانی کی المناک رحلت۔ صوبہ پختونخوا کی نامور شخصیت مولانا مفتی صبیح الدین عرف رجڑ صاحب حقؒ کا سانحہ ارتحال .... مولانا راشد الحق سمیع ۲

عہد طالب علمی کے علمی منتخبات .... حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ۷

مکتوبات حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں بنام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب .... ادارہ ۱۴

مسئلہ ختم نبوت، احادیث کی روشنی میں .... حضرت مولانا انوار الحق صاحب ۲۸

دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا عبدالحقؒ کی زیرتدریس مشکوٰۃ شریف کا اختتامی درس اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی شرکت .... مولوی عطاء اللہ شاہ، بنوں ۳۵

جنگ و امن کا تصور اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں .... جناب ریحان اختر ۳۷

علامہ صابونی اور اُن کی تفسیر .... مولانا محمد ثاقب ۴۲

ہمارے موجودہ تمام مسائل کا صرف ایک حل .... مولانا محمد الیاس ندوی بھٹکلی ۴۶

رہبر کارواں سوئے جنت رواں ...... (خواجہ خان محمد صاحبؒ) (نظم) .... مولانا محمد ابراہیم فانی ۴۹

مدارس کے خلاف امریکی عزائم۔ حکومت اس شرانگیزی کا نوٹس لے! .... مولانا محمد ازہر ۵۰

شیخ الاسلام بقی بن مخلد اندلسی حصول علم میں فنائیت کا ایک مثالی نمونہ .... محمد قیصر حسین ندوی ۵۳

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات .... مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی ۵۶

مذہبی میڈیا ورکشاپ۔ چند تاثرات .... محمد اسرار ابن مدنی ۶۱

اسماعیلی فرقہ: جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں .... جناب شفیق الاسلام فاروقی ۶۴

دارالعلوم کے شب و روز .... جناب شفیق الدین فاروقی ۶۶

تعارف تبصرہ کتب .... ادارہ ۶۷

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان۔ فون نمبر 630435-630340(0923)
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com Fax(0923)630922
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/25 روپے سالانہ -/250، بیرون ملک 25$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور

کمپوزنگ: بابر حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

توہین رسالت ﷺ کا بار بار ارتکاب
صلیبی دہشت گردی کا تسلسل

گزشتہ کئی برسوں سے یورپ اور امریکہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کھلی جنگ میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا ہے۔ حکومتی اور انفرادی سطح پر مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے تراشے اور بنائے جا رہے ہیں۔ مختلف حیلوں بہانوں سے عالم اسلام کی سرزمین بھی بیدردی کے ساتھ پامال کی جا رہی ہے۔ عراق، افغانستان اور پاکستان کے لاشوں سے اَٹے آنگن ان کی ننگی جارحیت کا واضح ثبوت ہیں۔ اس کے علاوہ مغرب میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ مہم زوروں پر ہے۔ یورپ میں مسلمانوں کو آئے روز دہشت گرد، انتہا پسند اور تخریب کار کے طور پر میڈیا میں بدنام کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اسلام فوبیا میں مختلف ممالک کی پارلیمنٹس بھی شریک ہو رہی ہیں مثلاً سوئٹزرلینڈ کی پارلیمنٹ نے مساجد کے میناروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ فرانس، آسٹریلیا اور دیگر مغربی ممالک نے بھی نقاب اور برقعے پر پابندی کی قراردادیں بھاری اکثریت کے ساتھ پارلیمنٹس سے پاس کرا دی ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ جن ممالک میں مکمل بے لباسی پر بھی کوئی پابندی عائد نہیں وہاں انسانی حقوق کے علمبردار چہرے کے تقدس اور اس کے چھوٹے سے نقاب کو بھی نوچنے کیلئے بیتاب نظر آ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل صد افسوس یہ امر ہے کہ اب یورپ دانستہ اور ایک بڑے منصوبے کے تحت مسلمانوں کی مقدس ترین ہستی حضور اقدس ﷺ کی ذات مبارک کے پیچھے پڑ گئے ہیں گو کہ صلیبیوں اور یہودیوں نے ہمیشہ شروع دن ہی سے آنحضرت ﷺ کے خلاف سازشیں ہر محاذ پر بپا رکھی تھیں کہ کسی طریقے سے مسلمانوں کے اس ''پاور ہاؤس'' کو نقصان پہنچایا جائے پھر فتنۂ استشراق کے ذریعے بھی مسلمانوں کو حضور ﷺ سے بدگمان کرنے کی ''علمی کوششیں'' بھی کئی صدیوں سے جاری ہیں لیکن مقام شکر ہے کہ بے عملی اور گناہوں کی کثرت سے چور، اسلام کے گلشن سے بھٹکے ہوئے مسلمان ہمیشہ کی طرح شمع رسالت ﷺ کے اردگرد پروانہ وار جھومتے اور کٹ مرتے رہے اور مسلمان اپنے اس ''پاور ہاؤس'' سے کسی بھی طور پر ڈسکنکٹ ہونے کے لئے تیار نہیں۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

تو یہ صورتحال دیکھ کر یورپ کی پرانی گندی ہانڈی میں پھر سے اُبال اٹھنا شروع ہوا اور امریکہ کی ایک لعین کارٹونسٹ خاتون ''مولی نورس'' نے 20 مئی کو امریکی ویب سائٹ فیس بک پر توہین آمیز خاکوں کا شرانگیز مقابلہ کرانے کا اعلان کردیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ناروے ڈنمارک اور دیگر مغربی ممالک میں وقفے وقفے سے کارٹون اور خاکے چھاپے تھے۔ یہ تازہ دہشت گردی اسی شرمناک سلسلے کی کڑی ہے۔ اظہار رائے کے نام پر دنیا کے سب سے بڑے مذہب اور دنیا کے سب سے بڑے رہنما کے متعلق اس قسم کی جرات اور اپنی ظاہری و باطنی خباثت کا اظہار کرنا اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرنا کہاں کی آزادی اور کہاں کی صحافت ہے؟ دراصل ان کا مقصد مسلمانوں کے دلوں کو رنج پہنچانا اور انہیں جنگ پر آمادہ کرنا ہے۔

الحمدللہ پورے عالم اسلام نے ان تازہ خاکوں کی اشاعت پر حسب سابق زبردست احتجاج کا مظاہرہ کیا ہے اور اب تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ لیکن حکومتوں' خصوصاً او۔ آئی۔ سی اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارمز پر جب تک مسلمان اس کے خلاف کوئی ٹھوس اور واضح لائحہ عمل نہیں اپناتے تو اس وقت تک بے شرم یورپ اپنی بے شرمی کا مظاہرہ بار بار کرتا رہے گا۔ اگر عالم اسلام کے حکمرانوں نے دونوں جہانوں کے شہنشاہ' سرور کائنات' رحمت للعالمین ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر دینی غیرت اور حمیت کا مظاہرہ اس بار بھی نہ کیا تو یہ لوگ کس منہ سے روز قیامت شفاعت کے طلبگار ہوں گے؟ اگر امت مسلمہ کے سارے حکمران مل کر اس مسئلہ پر سنجیدگی اور مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور یورپ وامریکہ پر واضح کردیں کہ اگر مسلمانوں کے سب سے مقدس اثاثے اور دین اسلام کی روح اور وجہ کائنات ﷺ کے خلاف تمہارے شیطانی عزائم آئندہ بھی جاری رہے تو عالم اسلام مستقبل میں یورپ اور امریکہ کے ساتھ ہر طرح کے سفارتی اور معاشی تعلقات کا بائیکاٹ کریگا انشاء اللہ اس دھمکی سے یہ مادہ پرست قومیں ضرور خوفزدہ ہوسکتی ہیں۔ اس کی تازہ مثال یہی فیس بک والا معاملہ ہے جب مختلف حکومتوں اور کروڑوں مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور فیس بک کے بائیکاٹ کا اعلان کیا تو اسی شیطان صفت عورت ''مولی نورس'' کارٹونسٹ نے فوراً ہی مسلمانوں سے معافی مانگ لی اور دیگر ملوث افراد اور تنظیموں نے بھی اس سے فوراً رجوع کرلیا جو مسلمانوں کی وقتی کامیابی ہے۔ اگر عالم اسلام کے عیاشوں میں ڈوبے ہوئے بے حمیت حکمران صرف ایک دن بھی ناموس رسالت ﷺ کیلئے متحد ہوجائیں اور عالم اسلام کی مظلومیت اور اسکے خلاف سازشوں کا جواب ایک پلیٹ فارم سے بھرپور انداز میں یورپ اور امریکہ کو دیں تو مسلمانوں کی حالت زار صرف چند دنوں میں ہی سنور سکتی ہے۔ شرط اس کامیابی کیلئے صرف اتحاد اور جرات ہے۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں ہوسکتا

وفیات
یادرفتگان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی جدائی

حضرت خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ بھی گزشتہ ماہ خالق حقیقی سے ایسے وقت میں جا ملے جب دکھوں اور مصیبتوں کی ماری ہوئی امت کو آپ کے سائباں کی اشد ضرورت تھی' پہلے ہی پاک و ہند کی سرزمین کی ہریالی بادِ فنا کی ''مہربانیوں'' سے بے رونق ہوگئی تھی۔ اس نئے حادثہ فاجعہ کے بپا ہونے کے بعد تو آثار قیامت ہر کسی کو صاف نظر آرہے ہیں۔ دن بدن اللہ کے مقرب اور نیک بندوں سے یہ زمین خالی ہوتی جارہی ہے خصوصاً حضرت خواجہؒ کے پایہ کی ہستی کی جدائی تو بیان سے باہر ہے۔ حضرت اقدسؒ پاکستان میں اس وقت مسلک دیوبند کے میرِ کارواں سرخیل اور روحانی پیشوا تھے۔ ان کی ہردلعزیز اور پراثر روحانی شخصیت پر تمام حلقوں کا اتفاق تھا۔ وہ ایسے برگد کے تناور درخت تھے جن کے سایہ عاطفت میں ہر طبقہ اور ہر حلقے سے وابستہ افراد سماتے تھے۔ افسوس! صد افسوس! وہ سایہ بھی جاتا رہا۔

ے
مردِ حق آگاہ مخدوم جہاں رخصت ہوا سب پہ تھا سایہ فگن وہ سائباں رخصت ہوا

حضرت خواجہ صاحبؒ زندگی بھر مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک سے وابستہ رہے اور اس کی بھرپور خدمت تادم واپسیں کرتے رہے' اس کی ترقی و نشو و نما کے لئے اپنے نحیف بدن مگر طاقتور ارادوں اور خون جگر سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ آج جو مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام دنیا میں فعال اور متحرک نظر آرہا ہے اس کے پیچھے حضرت خواجہ صاحبؒ کی زندگی بھر کی کاوشیں اور دعائیں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ تصوف کے میدان میں بھی زندگی بھر خلق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے۔ تصوف اور سلوک کے راستوں پر آپ مختلف منازل طے کرتے ہوئے اوجِ کمال تک پہنچ گئے تھے۔ سینکڑوں اور ہزاروں افراد کے دلوں کی بنجر زمین میں آپ نے اللہ کی محبت اور عشق رسول کے بیج بوئے۔ اور ہزاروں تشنگانِ ہدایت آپ کے بحر فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ آپؒ کی شخصیت میں بلا کی سادگی تھی۔ آپؒ نہ بظاہر کوئی بڑے مقرر' نہ ادیب اور نہ آتش نوا خطیب تھے۔ لیکن پھر بھی اللہ نے آپ کی خاموش طبع طبیعت میں وعظ و نصیحت اور دعوت وارشاد کے ہزار ہزار دفتر سجائے تھے۔ بڑے بڑے سنگ دل اور سیاہ کار آپ کی مجلس' آپ کی صحبت اور آپ کی توجہ سے ریشم اور موم کی طرح نرم بلکہ پگھل جاتے تھے۔ شاید آپؒ ہی کے لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ

ع...... نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کافی عرصہ سے آپؒ صاحب فراش تھے اور پھر آخر میں کچھ وقت ملتان کے ایک ہسپتال میں زیر علاج بھی رہے لیکن کاتب تقدیر کے سامنے انسانی تدابیر' کارگر ثابت نہیں ہوئیں اور جمعہ کی رات آپ انتقال فرماگئے۔

امام احمدؒ کا یہ قول ایک بار پھر سچا ثابت ہوا کہ اہل حق کا امتیاز ان کے جنازوں سے نمایاں ہوگا۔ جمعرات کا دن میانوالی اور پنجاب کی تاریخ کا یادگار دن تھا جب لاکھوں انسانوں کے اجتماع نے آپؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور یہ گواہی دی کہ آپ نے دین کی خدمت کا حق ادا کردیا۔

مقدور ہوں تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم — تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیمؒ حقانی کی المناک رحلت

قلم اور دل نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایسے ایسے افراد کی جدائی کا ماتم بھی کرنا پڑے گا جن کی جدائی کا تصور بھی کبھی نہیں کیا تھا۔ آج ایک ایسی باکمال اور ہردلعزیز شخصیت پر چند آنسو اور چند حروف لکھ رہا ہوں جو میرے انتہائی مخلص اور محبِ صادق تھے۔ اس شخصیت کا تعلق صوبہ پختونخوا کے باکمال اور نامور علمی وروحانی گھرانے سے تھا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم حقانی یادگارِ اسلاف حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ (قدیم ترین فاضل دیوبند) کے بڑے صاحبزادے اور انکے علمی وارث اور جانشین تھے۔ حضرت مولانا مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ اور پھر بعد میں اپنی قابلیت کی بناء پر دارالعلوم حقانیہ میں آپ کا بطور مدرس اور معاون مفتی تقرر ہوا۔ آپ ایک جید عالم دین، قابل مفتی، بہترین شاعر اور ادیب تھے۔ ان سب صفات کے باوصف آپ کی انسان دوستی مثالی تھی۔ یہاں جتنا عرصہ دارالعلوم میں مقیم رہے، تمام وقت درس وتدریس اور اساتذہ ومشائخ سے گہری وابستگی میں گزارا۔ پھر بعد میں اپنے قدیم اور مثالی درسگاہ نجم المدارس کلاچی میں تشریف لے گئے اور اپنے ادارے کی ترقی میں زندگی بھر مصروف رہے۔ گوکہ آپ اکوڑہ خٹک سے بظاہر جدا ہوگئے تھے لیکن آپ باطنی طور پر یہاں کے ذرے ذرے سے ایسے وابستے تھے کہ اس کی مثال دارالعلوم کے فضلاء میں خال خال ملتی ہے۔ آپ کے خطوط جو شعروادب اور عشق ومحبت کے بہترین شہ پارے ہیں، ان میں حضرت مرحوم کی شخصیت پوری طرح عیاں ہوتی ہے۔ اگر مرحوم کے تمام خطوط کو یکجا کیا جائے تو یہ شعروادب کے دلدادگان کیلئے ایک بہترین تحفہ ہوگا۔ حضرت مرحوم کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ گزشتہ دنوں پشاور کے ایک ہسپتال میں ایک دو دن کے لئے زیر علاج بھی رہے۔ مجھے پیغام پہنچایا کہ دارالعلوم کے تمام مشائخ سے دارالحدیث میں اجتماعی دعا کرائی جائے، پھر جب میں اسی دن ہسپتال جانے لگا تو پیغام آیا کہ ہسپتال سے رخصت ہوگیا ہوں اور دارالعلوم میں قیام کروں گا۔ میں رات گئے تک انتظار کرتا رہا۔ لیکن دوسرے دن معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت راستے میں خراب ہوگئی تھی اور آپ واپس کلاچی تشریف لے گئے اور یوں آپ سے آخری ملاقات نہ

ہو سکی۔ آپ کی جدائی سے جہاں حقانی برادری کو رنج و دکھ پہنچا ہے، وہیں آپ کے والد ماجد علمی و روحانی عظیم بزرگ شخصیت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ اور نامور اور عظیم سیاستداں اور ان کے عم محترم حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ جو خود بھی کافی عرصے سے صاحب فراش ہیں ان حضرات کو بڑھاپے میں اپنے عظیم فرزند اور داماد کے سانحہ ارتحال کا غم بھی سہنا پڑا۔ دارالعلوم حقانیہ، ادارہ الحق خصوصاً ان دونوں بزرگوں اور انکے خاندان کے تمام افراد اور اساتذہ اور مولانا قاضی محمد نسیم سے دلی تعزیت کرتا ہے اور خود کو بھی تعزیت کا مستحق سمجھتا ہے۔ دارالعلوم کے عظیم دارالحدیث میں ان کے رفع درجات کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

صوبہ پختونخوا کی معروف شخصیت مولانا مفتی صبیح الدین عرف رجڑ صاحب حقؒ کا سانحہ ارتحال

موت العالم موت العالم کا منظر ان دنوں آنکھوں کے سامنے ہے۔ دن بدن قافلہ علمائے حق گھٹتا اور سمٹتا چلا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء، مشائخ، زعمائے ملت پے درپے دنیائے فانی سے رخصت ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ابھی حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ اور حضرت قاضی عبدالحلیمؒ کے صدمے تازہ تھے کہ صوبہ پختونخوا اور چارسدہ کے قدیم علمی خانوادے کے چشم و چراغ اور نامور عالم دین حضرت مولانا صبیح الدین عرف رجڑ صاحب حقؒ بھی انتقال فرما گئے۔ حضرت مولانا قدیم فاضل دارالعلوم دیوبند اور یادگار اسلاف تھے۔ آپ زندگی بھر دین کی ترویج و ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ آپ ایک بڑے علمی خاندان کے وارث اور جانشین تھے اور آپ نے آخر تک اپنے علمی خاندان کو تابندہ رکھا۔ حضرت مرحوم کو زیادہ شہرت عیدین اور رمضان کے رؤیت ہلال کی وجہ سے ملی۔ حضرت مرحوم نے علاقے کے جید علماء کرام پر مبنی ایک بڑی کمیٹی تشکیل دی تھی اور ایک بڑے مربوط نظام کے تحت وہ مختلف علاقوں اور شہروں سے شہادت جمع کرنے کے بعد عیدالفطر یا رمضان کا اعلان فرماتے تھے۔ آپ نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی تھی کہ اس مہتم بالشان فریضہ کیلئے وفاقی حکومت ہمیشہ سے غیر سنجیدہ رہتی تھی اور اس ادارہ کا چیئرمین اکثر انتہائی متنازعہ اور غیر علمی شخصیت ہوتا تھا اور یہ ادارہ ہمیشہ تعصب کی بناء پر صوبہ پختونخوا کی شہادت کو درخور اعتناء نہیں سمجھتا تھا اسی لئے صوبہ کے عوام ہمیشہ آپ کی رائے اور آپکے اعلان کے مطابق اکثر و بیشتر روزے رکھتے اور عیدالفطر مناتے۔ مرحوم خاموش طبع، منکسر المزاج اور نیک سیرت انسان تھے۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری علوم پر بھی مکمل عبور حاصل کیا تھا۔ مرحوم صوبہ کے قدیم روایات کے حامل اور امین تھے۔ ان کی نماز جنازہ بھی تاریخی نوعیت کی تھی۔ ادارہ اس بڑے علمی خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کرتا ہے۔

قسط (۱۱) ادارہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

امام ابن تیمیہؒ کا علمی تفوق اور ہم عصر علماء

تذکرہ ابوالکلامؒ کے اردو اقتباس سے عربی میں خلاصہ

العلماء فی عصر ابن تیمیہ فی الشام ماذکرہ القاضی ابوالبرکات فی بائیتہ

وکان فی عصرہ بالشام یومئذ　　　سبعون مجتھد من کل منتخب

کانوا نقادین وحفاظین واعاظم النظر والاجتھاد ما اتی الزمان مثلھم بعدھم کابی الفتح بن سیدالناس، شمس الدین المقدسی، ابوالعلاء انصاری السبکی، قاضی ابن الزملکانی، سید ابوالمحاسن دمشقی، ابوعبادالله حریری، ابوالعباس ابن نصر الواسطی، حافظ ابوالفداء عماد الدین، حافظ احمد ابن قدامۃ مقدسی واسحق المھدی، امام برھان الدین الفرازی، حافظ صالح الدین بعلبکی، شیخ صفی الدین بغدادی، ابن شامہ دمشقی، قاضی تقی الدین دقوقی، شیخ

عمرو بن الموردی، جمال الدین القصیلی، حافظ برزالی، تقی الدین السبکی، جمال الدین المزی، امام تقی الدین بن دقیق العید، ابوحیان اندلسی، ابوعبداللہ الذہبی وغیر ذلک من الاکابر والعلماء والفحول لاسیما المزی والبرزالی وابن دقیق والذہبی کل واحدٍ منہم امیر المومنین فی الحدیث والجرح والتعدیل ولکن ابن تیمیہ قدسبق منہم کافۃ فی الطریق الفرعیۃ والتجدید واحیاء الملۃ ورفع اعلام السنۃ و اخماد الشرو البدعۃ وکشف معارف المستورۃ فی الکتاب والسنۃ وغوامض سرائر معارف الحکمۃ والنبوۃ والفجار ینا بیع الحکمۃ من اللسان والجنان والجہاد فی سبیل اللہ باالسیف والقلم واللسان فاعترفوا معاصریہم۔

ع اے تو مجموعہ خوباں بچہ نامت خوانم

<u>ابن تیمیہؒ کی شان میں ذہبیؒ کا نذرانہ عقیدت:</u> کفاک بالذہبی شاھداً الابن تیمہ

تقی الدین اضحیٰ بحر علم — یجیب السائلین بلاقنوط

احاط بکل علم فیہ نفع — فقل ماشئت فی البحر المحیط

مارأینا مثلہ وانہ ما رأی مثل نفسہ مارایت احداً اعلم بکتاب اللہ والسنۃ ولا اتبع لھما منہ قال شیخ ابوحیان الاندلسی

قام ابن تیمیہ فی نصر شرعتنا — مقام سیدتیم اذا مضت مضر

فاظھر الحق اذآ ثارہ درست — واخمد الشراذطارت لہ شرر

کنا نحدث عن حبر یجیئی فھا — انت الامام الذی قدکان ینتظر

<u>حصول مقصد کے لئے سعی جاری رکھنی چاہیے</u>

یابم اورالہ یا بم جستجوئی می کنم — حاصل آید یا نیآید آرزوئے می کنم

<u>تفسیر عثمانی سورۃ یوسف وغیرہ سے منتخب متفرق اشعار:</u>

- قوم اذا قوبلوا کانو ملائکۃ — حسنا وان قوتلوا کانو عفاریتا
- لاتخف ماصنعت بک الاشواق — واشرح ھواک فکلنا عشاق
- عنقا شکار کس نشود دام باز چین — کانجا ھمیشہ باد بدستت دام را
- ایں است کہ خوں خوردہ ودل بردہ بسی را — بسم اللہ اگر تاب نظر ھست کسے را

امام ابوحنیفہؒ کا پسندیدہ شعر:

قال تلمیذ ابی حنیفة خالد الشمس البصری ان فی اکثر الاحیان یحری علی لسان الامام ارتجالا

کفی حزنا ان لا حیات هنیئة ولا عملا یرضی به الله صالح

غم والم کے لئے باتیں کافی ہیں۔زندگی ناخوشگوار گزرے۔خوشنودی حق مطلوب ہونے کے سوا کسی عمل میں مشغول ہو۔

(امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی صفحہ ۱۴۹) (یکم مارچ)

شیخ علائیؒ کی شہادت کے ضمن میں:

فمن شاء فلینظر الی فمنظری نذیر السی من ظن ان الهوی سهل

یاناعی الاسلام قم وانعه قد زال عرف وبدا منکر

انا من اهوی ومن اهوی انا نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنی ابصرته واذا بصرته ابصرتنا

(تذکرہ ابوالکلام آزادؒ)

مزاحمؒ اور ابن معینؒ کا امام احمد بن حنبلؒ کی شان میں نذرانہ عقیدت:

قال المزاحم الخاقانی فی حق سیدنا احمد بن حنبل

لقد صارفی الافاق احمد محنة وامر الوریٰ فیها لیس بمشکل

تریٰ ذا الهویٰ جهلا لاحمد مبغضاً وتعرف ذا التقوی یحب ابن حبنل

قال ابن معین فی حقه کما نقله الخطیب فی التاریخ:

اضحی 'ابن حنبل محنة مامونة وبحب احمد یعرف المتنسک

واذا رأیست لاحمد متنقصا فاعلم بان ستوره ستهتک

فلسفہ میں عمر کا بسر کرنا: امام رازی نے فلسفہ میں عمر بسر کرنے کے حوالہ سے کہا ہے

لعمری لقد طفت المعاهد کلها وسیرت طرفی بین تلک المعالم

فلم أرا واضعا کف حائر علی ذقن اوقارعامن نادم

ایک دوسری جگہ یوں کہا گیا ہے: نهایة ارباب العقول عقال واکثر سعی العالمین ضلال

ولم نستفدمن بحثنا طول عمرنا سوی ان جمعنا فیه قیل وقالو

تذکرہ آزاد سے منتخب اشعار: تھا جوش وخروش اتفاقی ساقی اب زندہ دلی کہاں باقی ساقی

میخانہ نے رنگ روپ بدلا ایسا میکش میکن رہا نہ ساقی ساقی

عزلت نشینی اور خدا کی ذات میں انہماک

بیگانہ جہاں ہمیں عزلت نے کردیا — کچھ کچھ کسی سے ملاقات رہ گئی
شب وصال بہت کم ہے آسمانی سے کہو — کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا
سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہ کن — بازی اگرچہ پانہ سکا سرتو کھوسکا

دین کی خاطر شدائد کا برداشت نہ کرنا

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز — اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا
دو عالم از اثر شعلہ جمالش سوخت — بجز متاع محبت کہ در پناہ من است

جرم زاہد بجز عشق الٰہی کچھ نہیں

خونے نہ کردہ ایم و کسی راہ نہ کشتہ ایم — جرم ہمیں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم
بجرم عشق اگر کشتی مرا ممنون احسانم — گناہ زاہدے بے چارہ یارب چیست حیرانم

اصحاب اخلاص کا نقش صدق نہیں مٹتا:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے اسفار:

۱۳رجنوری ۱۹۵۴ء: حضرت والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) شالقین مولوی صاحب (مولانا سید احمد) اور مولانا ابرار شاہ (اساتذہ) کی معیت میں حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی کی رہائی کی تہنیت[1] کیلئے تشریف لے گئے۔ ۲۲رمارچ: آج شام پاکستان میل (ریل گاڑی کا نام) سے والد صاحب براستہ دریا خان نجم المدارس کلاچی کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ میں شیخ الحدیث کی معیت میں سفر لاہور:

۲۶رمارچ: حضرت قبلہ والد صاحب شام ۷ بجے جناب ایکسپریس سے جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ بندہ بھی ساتھ ہے۔ صبح سوا آٹھ بجے لاہور پہنچے' جہاں جامعہ کے طلباء اور دیگر احباب و متعلقین استقبال کے موجود تھے۔ ۱۰ بجے حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع مولانا بہاء الحق قاسمی اور حضرت مولانا خیر محمد مہتمم خیر المدارس ملتان سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوئیں احقر نے شاہی مسجد علامہ اقبال کے مرمریں روضہ کی زیارت کی سرسکندر حیات مرحوم کی قبر اکبری قلعے

---

[1] قادیانی تحریک کے دوران گرفتاری سے رہائی۔

کے پرانے یادگار لارنس باغ' چڑیا گھر' مال روڈ' انارکلی' شملہ پہاڑیاں بھی دیکھیں۔ ظہر کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے ''ضرورتِ حدیث'' کے موضوع پر تقریر کی۔ عصر کے وقت مولوی حبیب اللہ کے مکان پر گئے' شام کا کھانا مولانا محمد ادریس اور دیگر علماء کے ہمراہ کھایا' عشاء کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے سوا گھنٹہ ''حجیت حدیث'' پر ایمان افروز تقریر کی اس کے بعد علامہ ادریس صاحب نے تضمین براشعار اقبال کی تشریح بیان کی۔ رات ۱۲ بجے جلسہ برخاست ہوا اگلی صبح حبیب اللہ صاحب کے ہاں دعوت پر گئے اس کے بعد علامہ مطیع الحق دیوبندی مہتمم فیض العلوم فیض باغ کے ہاں بھی چائے کی دعوت پر حاضری ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ گاہ گئے جہاں والد صاحب کی صدارت میں نشست کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ ''تعلیم کتاب وسنت'' کے موضوع پر تقریر فرمائی' اس کے بعد مفتی محمد حسن کے فرزند مولوی عبید اللہ نے روئیداد مدرسہ سنایا۔ علامہ خیر محمد جالندھری کے دست مبارک سے تقسیم اسناد کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ظہر کے بعد مفتی محمد حسن صاحب اور علامہ محمد ادریس صاحب سے رخصت لی' پھر مولانا رسول خان دیوبندی جو والد صاحب کے استاد ہیں' ان سے ملاقات کیلئے گئے' پھر صوفی صاحب اکوڑوی کے ہاں دعوت چائے پر جانا ہوا۔ شاہی مسجد کے خطیب مولانا عزیز الحق سے بھی ملاقات کی۔ شاہی مسجد میں منسوب جبہ نبوی ﷺ دستار مبارک وغیرہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ رات کا کھانا شام کو علامہ حامد میاں بن علامہ محمد میاں دہلی ناظم جمعیت العلماء ہند کے ہاں کھایا ے بجے واپسی کیلئے سٹیشن روانہ ہوئے۔ جہاں بہت سارے احباب صوفی صاحب کے ہمراہ الوداع کے لئے موجود تھے۔ رات ۱۰ بجے پاکستان میل کے ذریعہ لاہور سے واپس روانہ ہوئے۔ اس سفر میں جن علماء واکابرین سے ملاقاتیں ہوئیں' انکے اسماء یہ ہیں: علامہ مفتی محمد حسن' علامہ محمد ادریس' علامہ محمد شفیع کراچی' علامہ خیر محمد ملتان' علامہ بہاء الحق قاسمی لاہور' مولانا خالد محمود' علامہ مطیع الحق دیوبندی' مفتی جمیل احمد تھانوی' علامہ شہاب الدین تلمیذ شیخ الہند' مولانا نجم الحسن' مدیر انوار العلوم' حافظ محمد مالک کاندھلوی کراچی' مولانا حامد میاں الحاج گل محمد صاحب خطیب مسجد نیلا گنبد اور قاری عبید اللہ صاحب۔

۳راپریل: والد صاحب چشتی تشریف لے گئے۔

۳۰راپریل: والد صاحب جامعہ عثمانیہ راولپنڈی کے جلسہ میں شرکت کے جہاں بعداز جمعہ جلسہ کی صدارت فرمائی۔

۲۶رجون: بروز ہفتہ حضرت والد صاحب نے بعداز صلوۃ فجر (حقانیہ کی مسجد قدیم میں) ترجمہ وتفسیر قرآن کا درس شروع کیا۔

خاندانی' علاقائی' ملکی اور بین الاقوامی احوال وواقعات:

۵رجنوری: سیف الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن[1] کے ہاں لڑکے کی ولادت۔

☆ اسیران سرحد (خان عبد الغفار خان وغیرہ) کی رہائی کا اعلان۔

---

[1] شیخ الحدیثؒ کے چچا

۲۲رجنوری : کراچی کے قریب جھمپیر میں ریل گاڑی کی پیٹرول ڈبے کے ساتھ ٹکر ہوئی جس کے نتیجہ میں گاڑی میں شدید آگ لگ گئی۔ ۲۰۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔

۱۰رفروری : اینٹی قادیان تحریک کے چار گرفتار افراد کی رہائی عمل میں آئی۔ مولانا ابوالحسنات صاحب، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا لال حسین اختر، مسٹر مظفر الدین صاحب۔ ۱۷رفروری : سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تاج الدین انصاری رہا کئے گئے۔ ۲۲رفروری : امین احسن اصلاحی اور میاں طفیل احمد جماعت اسلامی رہا ہو گئے۔

۲۵رفروری : مصر کے جنرل نجیب آمرانہ اختیارات حاصل کرنے کے الزام میں نظر بند کئے گئے۔ موصوف نے تین روز قبل استعفیٰ دیا تھا۔ مصر میں حالات نازک صورتحال اختیار کر گئے۔

☆ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دینے پر رضامند ہو گیا۔ ۲۷رفروری : جنرل محمد نجیب کو دوبارہ مصر کا صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۱رمارچ : جمعیۃ الطلبہ جامعہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

۱۲رمارچ : شاہ عراق فیصل ثانی اور ولی عہد عبداللہ بغداد سے کراچی پہنچ گئے۔

☆ مشرقی بنگال میں انتخابات ختم ہوئے۔

۱۶رمارچ : مولانا مسعود عالم ندوی رکن جماعت اسلامی و ناظم دارالعروبہ پیر الٰہی وبخش کالونی کراچی ساڑھے نو بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ☆ حضرت بادشاہ گل صاحب اکوڑہ خٹک بنگال اور ہندوستان کے سفر سے واپس ہوئے۔

۱۷رمارچ : شاہ عراق نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عراق اور پاکستان کے عوام صدیوں سے رشتہ اخوت ومؤدت میں منسلک ہیں اور یہی رشتہ اتحاد ان کا طرہ امتیاز ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ ہم اسلام کے بہادر فرزندوں کے جھرمٹ میں موجود ہیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہوئی کہ ہم اپنے بہادر اور جانباز مسلم بھائیوں کے وطن عزیز میں آئے آئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اس اتحاد و یگانگت پر شاندار نتائج مرتب ہوں گے۔ شاہ عراق اپنے دورے میں پشاور کوئٹہ راولپنڈی اور لاہور بھی گئے۔ ۲۵رمارچ : اکوڑہ کے شیخ عبدالعزیز کے لڑکوں کی شادی ہوئی۔

احوال وکوائف دارالعلوم حقانیہ:

۹رجنوری : دارالعلوم کے شش ماہی امتحانات شروع ہوئے۔

۶رفروری : مولانا محمد ظہور الحق (ساکن دامان چھچھ) فاضل حقانیہ کا جامعہ اشرفیہ لاہور میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا۔

۱۳رفروری : شمائل ترمذی شریف کی افتتاح مولانا عبدالغفور صاحب نے کی۔

۳رمارچ : جمعیۃ الطلبہ کا سالانہ جلسہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں والد ماجد حضرت مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔ رات ۳ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ۲۵رمارچ: دارالعلوم کے رکن حاجی عبدالصمد کی لڑکی کا نکاح ہوا۔ ۳راپریل: تعلیم

القرآن سکول کے دینیات کا سالانہ امتحان ہوا۔ ۱۷ اپریل: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات شروع ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی اور نئی تعمیر برلب سڑک کا سنگ بنیاد:

۱۸ اپریل: جلسہ کا انعقاد ۳ بجے ظہر کو ہوا' پہلی نشست کی صدارت کے لئے حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی کا اعلان ہوا تھا مگر انہیں ظالم و جابر حکومت نے اکوڑہ سے واپس کر دیا۔ جس کی وجہ سے مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے صدارت فرمائی' پھر قبلہ والد نے روئیداد مدرسہ سنایا' اس کے بعد ۱۱ فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ بعد از نماز عصر والد صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس تقریب میں صوبہ سرحد اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام موجود تھے' جن میں بعض کے نام یہ ہیں مولانا عبدالحنان ہزاروی' مولانا بہاء الحق قاسمی' مفتی محمد نعیم لدھیانوی' حضرت بادشاہ گل صاحب' قاری محمد امین صاحب' خان اعلیٰ محمد زمان خان وغیرہم۔ جلسہ کی دوسری نشست رات کو میاں مسرت شاہ کاکاخیل صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تقریباً ۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ تیسری نشست قاضی امین الحق صاحب اکوڑہ خٹک کی صدارت میں ہوئی' جس میں مولانا لطف اللہ جہانگیروی' مولانا مصلح الدین صاحب حق مردانی' مولانا عبدالحنان ہزاروی' حافظ اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان مفتی عبدالقیوم پوپلزئی' اور مولانا گل بادشاہ صدر جمعیۃ العلماء سرحد نے خطاب فرمایا۔ ۲۳ اپریل: نماز جمعہ کے بعد دارالعلوم میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں گردونواح کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

حقانیہ میں مدینہ کی خوشبو: ۲۴ اپریل: مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری اور مولانا عبداللہ درخواستی بہاولپور دارالعلوم حقانیہ (مسجد قدیم) تشریف لائے' مدرسہ اور کتب خانہ کا معائنہ کیا۔ بعد میں دارالعلوم کی نئی اراضی برلب سڑک دیکھنے گئے۔ اور برکت کے لئے ان سے بھی سنگ بنیاد رکھوایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں مجھے مدینہ منورہ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ سامنے کے پہاڑ بھی مدینہ کے پہاڑ کے مشابہ ہیں۔

۱۲ جون: دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کے داخلے شروع ہوئے۔

مولانا سمیع الحق کی ذاتی تعلیمی مصروفیات

۱۸ جنوری: میر زا قطبی بندہ نے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سواتی سے شروع کی۔

۲۲ جنوری: مطول مولانا مفتی یوسف کے ہاں ختم ہوئی۔ ۲۴ جنوری: سبعہ معلقہ مفتی محمد یوسف صاحب کے ہاں سے شروع کی۔

۲۵ جنوری: کلام الملوک[1] مفتی محمد یوسف کے ہاں سے شروع کی۔

---

[1] حضرت تھانوی کے حکم اور نگرانی میں مرتب کردہ صحابہ کرامؓ و ازواج مطہرات وغیرہ کے عربی منظوم اشعار کا مجموعہ کلام الملوک۔

ادارہ

مکتوبات حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ[۱] کندیاں
بنام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے نام مشاہیر امت کے خطوط کی تدوین و ترتیب اور توضیح و تشریح کا کام اب طباعت کے مرحلہ میں ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب قدس سرہ کے مکاتیب بنام مولانا سمیع الحق مدظلہ۔
ان کے سانحہ ارتحال کے مناسبت سے یہاں دیئے جا رہے ہیں جس میں ختم نبوت وغیرہ کے سلسلہ میں مرحلہ جدوجہد اور اس سلسلہ میں مولانا مدظلہ اور حضرت خواجہ صاحبؒ کے باہمی ربط و تعلق اور اعتماد و محبت پر روشنی پڑتی ہے۔............ (ادارہ)

(۱)

مارچ ۱۹۷۸ء   (مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجتماع اسلام آباد)

بخدمت جناب مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ سلام مسنون! مزاج گرامی۔ ۲۲ مارچ ۷۸ء بروز جمعہ صبح دس بجے سے نماز عصر تک مرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں آل پاکستان ختم نبوۃ کانفرنس مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ پاکستان کے زیر اہتمام رکھی ہے۔ کانفرس کی اہمیت مسئلہ ختم نبوت کی عظمت آپ پر پوشیدہ نہیں یہ کانفرنس اس افتراق و تشتت کے دور میں اتحاد اُمت کا سیمینار ثابت ہوگی۔ آپ بروقت تشریف لا کر کانفرنس میں شرکت اور امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائیں۔

والسلام...... فقیر خان محمد عفی عنہ صدر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

(۲)

(قادیانیت آئینی ترامیم کی بحالی کی کوششوں کا شکریہ اور ملت اسلامیہ کے موقف کی تیاری وغیرہ کا اعتراف)

۲۳ رجب ۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲ء

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از سلام مسنون کے مطالعہ فرمادیں کہ کل یہاں سے ایک رجسٹری بھجوانے کے بعد آپکی رجسٹری موصول ہوئی آپکی اس کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ کہ اس حقیر کو اپنی اس

---

[۱] خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے مسند نشین شیخ وقت مولانا خان محمد صاحب اسلام کے روایات دعوت وارشاد کے ساتھ ساتھ عزیمت و جہاد کے امین ہیں۔ قادیانیت کے خلاف حضرات اکابر کے صدی سے زیادہ عرصہ کے جدوجہد اور محنتوں کے وارث ہیں اور اس پیرانہ سالی میں بھی تحفظ ختم نبوت کے محاذ سے معروف جہاد ہیں۔ (س)

شفقت وعنایت کے قابل سمجھا۔ جزاک اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء، قادیانیت کے سلسلہ میں آئینی ترمیم کی بحالی کے متعلق آپ حضرات کی مساعی کا بھی بہت بہت شکریہ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی کو قبول فرمادے اور اس دور کے فتن سے دین حقہ اسلام کی حفاظت وصیانت کی مزید برآن توفیق رفیق گردانے۔ آمین۔

ملت اسلامیہ کے موقف کی تیاری ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے خدمات کا اعتراف۔ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں تو آپ براہ راست شریک رہے ہیں ملت اسلامیہ کے موقف کی تیاری میں آپ کا بہت سا حصہ ہے۔ اسلئے آپ پر اس موقف کی حفاظت کی ذمہ داری بھی آپکا اپنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس فریضہ کی ادائیگی کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ گزارش ہے کہ پنجاب ہائیکورٹ بار کے وکلاء کی جو عرضداشت[1] صدر صاحب کیخدمت پیش کی گئی تھی اسمیں دو ترمیموں کی منسوخی کی نشان دہی کی گئی تھی صدر صاحب نے ایک ترمیم کی منسوخی کو بحال کیا ہے اور دوسری ترمیم کی منسوخی کو باقی رہنے دیا ہے وہ عرضداشت ارسال خدمت ہے۔ خط کشیدہ ترمیم کی منسوخی بدستور باقی ہے اس طرح یہ آدھا کام باقی اسکی تکمیل کیلئے مسلسل محنت اور جدوجہد کی ضرورت لازمی ہے۔

پاسپورٹ وغیرہ کے بیان حلفی میں گڑ بڑ۔ اس پہلے کام کی تکمیل کیلئے سوچ و بچار اور غور وفکر جاری تھا کہ ایک اور افتاد میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں اور وہ ہے بیان حلفی میں جو کہ حج فارموں، پاسپورٹ فارموں اور شناختی کارڈ فارموں میں درج ہے۔ اور ہر درخواست گزار مسلمان کو اسپر دستخط کرنے لازمی ہیں اس بیان حلفی کے تیسرے پیرے کو حذف کر دیا گیا ہے۔ پہلے بھی ووٹوں کے اندراج کے وقت یہ بیان حلفی تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے حضرت مفتی محمود صاحبؒ کی قبر پر انکی مداخلت سے یہ مسئلہ حل ہوا تھا اور حکومت کو کروڑ ہا روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا، اور کروڑوں فارم طبع شدہ کو ضائع کرنا پڑا اور نئے فارم صحیح بیان حلفی پر چھپوانے پڑے تھے۔ اسکے متعلق صدر صاحب کی خدمت میں فقیر نے عریضہ ارسال کیا جسکی ایک کاپی آپکی خدمت میں پیش کی ہے۔

صدر ضیاء الحق کا نرم رویہ۔ جب سے مارشل لاء نافذ ہوا ہے اور صدر ضیاء الحق صاحب نے مسند اقتدار کو زینت بخشی ہے قادیانیوں کی حفاظت اور سرپرستی اور انکی نمائندگی کے فریضہ کی ادائیگی کو اپنا فرض سمجھ رکھا ہے۔ صدر صاحب کی اس روش نے خود انکے متعلق شکوک وشبہات کو تقویب پہنچائی ہے۔ کیا آئین اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں قادیانیت کا تحفظ ضروری ہے اور لادین عناصر کے تعاون کے بغیر یہ کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اس معمہ کو سمجھنے کیلئے عامۃ المسلمین کے اذہان قاصر ہیں۔

ع رموز مملکت خویش خسروان دانند واجب الاحترام حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔ والسلام...... فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ از خانقاہ سراجیہ

(۳)

۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں وفاق المدارس کے اجتماع کے سلسلہ میں مشورے

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التسلیمات و التحیات، فقیر ابو الخلیل خان محمد عفی عنہ کی طرف سے مکرم

---

[1] جو اس کے بعد شریک اشاعت ہے۔

محترم جناب مولانا قاری محمد امین صاحب مطالعہ فرمادیں کہ وفاق المدارس کے اس اجتماع میں حاضری کا ارادہ تھا لیکن طبیعت کی خرابی کیوجہ سے اس سعادت سے محرومی پر بہت افسوس ہے بہ امر مجبوری عزیز احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے بھیج رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب بنادے اور مدارس عربیہ دینیہ کے استحکام اور ترقی اور اصلاح احوال کے بہترین نتائج کا حامل بنادے۔ آمین۔ یہ ایک خالص دینی اجتماع ہے اور پاکستان کا بہترین دینی عنصر اس میں جمع ہے اس میں ۳۷ء کے آئین میں ۷ر ۷۴ء میں جو مسلمانان پاکستان کی عظیم قربانی کیوجہ سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے متعلق ترمیم منظور ہو کر ۷۳ء کے آئین کا حصہ بنی تھی۔ موجودہ حکومت نے منسوخ کردی ہے اسکے متعلق ضرور ایک قرارداد منظور کروائیں جو کہ بہت ضروری اور اہم ہے۔ لاہور ہائیکورٹ بار کے ۱۶۹ وکیلوں کی عرض داشت جو ۲۳ر مارچ کے روزنامہ جنگ میں شائع ہوئی ہے اس سلسلہ کی یقینی چیز ہے اسکی تین کاپیاں ارسال خدمت ہیں۔ اسکی روشنی میں یہ احتجاجی قرارداد ضرور منظور کروائیں اور سب شرکاء کے دستخط کروا کر صدر مملکت کو رجسٹری کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب فرمادے اور ہمت واستقامت کرامت فرمادے۔ آمین، فقیر کیطرف سے امیر وفاق المدارس مولانا محمد ادریس صاحب[1]، ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیم صاحب[2]، حضرت مولانا عبدالحق صاحب ودیگر جملہ حضرات کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔　والسلام از خانقاہ سراجیہ

(۴)

فروری ۱۹۸۵ء　(مولانا محمد اسلم قریشی کا اغواء۔ احتجاجی پروگرام اور مطالبات)

لسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، زید لطفکم، مکرمی محترمی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق، مزاج گرامی؟ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اجلاس منعقدہ چنیوٹ بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۸۴ء کے فیصلوں کی روشنی میں گزارش ہے کہ فدائے ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے ۱۷ر فروری ۸۵ء کو دو سال ہو رہے ہیں لیکن حکومتی ادارے ابھی تک انکا سراغ لگانے وراغواء کی سازش میں ملوث افراد کو شامل تفتیش کرنے میں ناکام رہے ہیں اور مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دیگر مطالبات کے سلسلہ میں بھی حکومت کوئی واضح پالیسی اختیار نہیں کررہی ہے اسلئے مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ:

۱۷ر فروری ۸۵ء بروز اتوار کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے

س سلسلہ میں ملک بھر میں مجلس عمل کی شاخوں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، خطباء، طلبہ، راہنماؤں اور کارکنوں سے گزارش ہے کہ اس روز مقامی حالات کی روشنی میں عام جلسوں، کارکنوں کے اجتماعات، بیانات، تقاریر، اشتہارات اور دیگر ممکنہ ذرائع سے مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے پس منظر، مرکزی مجلس عمل کے مطالبات، قادیانیوں کی وطن دشمن سرگرمیوں اور افسر شاہی کے سرد مہری پر مبنی رویہ پر روشنی ڈالی جائے اور مندرجہ ذیل مطالبات کا تفصیل سے ذکر کیا جائے:

- مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی تفتیش کرنے والی موجودہ پولیس ٹیم کو برطرف کر کے کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے لیا جائے۔

---

[1] مولانا محمد ادریس میرٹھی　[2] مولانا سلیم اللہ خان صاحب کراچی حال صدر وفاق المدارس

☆ مرزا طاہر کے فرار کے ذمہ دار افسران کیخلاف کارروائی کیجائے اور اسکا پاسپورٹ منسوخ کر کے انٹر پول کے ذریعہ ملک واپسی کا انتظام کیا جائے۔

☆ قادیانیوں کی کلیدی آسامیوں سے علیحدگی، ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ اور مرکزی مجلس عمل کے دیگر مطالبات کی منظوری کا اعلان کیا جائے۔

☆ قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کا اہتمام کیا جائے اور ٹال مٹول کا رویہ اختیار کرنے والے افسران کا نوٹس لیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی بطور خاص گزارش ہے کہ عام انتخابات میں قانون کی رو سے قادیانی نہ تو مسلمانوں کی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں نہ ووٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ اسلئے اپنے علاقہ میں اس بات پر خصوصی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی نہ تو الیکشن لڑ سکے اور نہ ہی ووٹ استعمال کر سکے اور اگر کہیں اس قسم کی کوئی شکایت پیش آئے تو متعلقہ ضلع حکام کو باضابطہ اطلاع دیکر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے دفتر حضوری باغ روڈ ملتان کو بھی اسکی نقل بھیجوائیں، انتخابات کے فوراً بعد اسلام آباد میں مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے جس میں آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز　　مولانا خان محمد

(۵)

۱۲/فروری ۱۹۸۵ء　　(قادیانیوں کی کلمہ مہم)

مخدوم ومحترم جناب چیف ایڈیٹر الحق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی؟ ۱۷ فروری ۱۹۸۵ء کو فدائے ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے سانحہ اغواء کو دو سال پورے ہو جائیں گے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کا ملک عزیز سے فرار اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ اس کیس میں مجرم ہیں۔ مدعی پارٹی کے نامزد کردہ مشتبہ افراد کو شامل تفتیش نہیں کیا گیا ہے۔ تفتیشی ٹیم کے سربراہ میجر مشتاق ڈی آئی جی فیصل آباد اس سانحہ کے وقت گوجرانوالہ میں تعینات تھے انکی جانبداری اور مجرمانہ ذہنیت نے کیس کو لاینحل معمہ بنا دیا ہے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان اس صورت حال سے شدید کرب واضطراب میں مبتلا ہے مرزا طاہر کی لندن سے آمدہ کیسٹوں، تقاریر وہدایات سے پورے ملک کے قادیانی اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر اپنی عبادت گاہوں، مکانات بالخصوص ربوہ کے در ودیوار پر کلمہ لکھ کر صدارتی آرڈیننس کی دھجیاں بکھیرنے میں شب وروز مصروف ہیں۔ قادیانی اسلام کے امتیازی نشان (کلمہ طیبہ) کو لکھ کر یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں ہمیں غیر مسلم قرار دینے کا آرڈیننس پر کاہ کی حیثیت نہیں رکھتا۔ الیکشن کے زمانہ میں قادیانی جنون کی حد تک اس طرح تصادم پر اتر آتے ہیں جس سے پورے ملک کے محب وطن مسلمان سخت تشویش میں مبتلا ہیں۔ قادیانی بیرونی ہدایات پر کسی وقت بھی ملک کے امن کو تہہ وبالا کر سکتے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے حکومتی ادارے خاموش تماشائی کا مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔

ماہنامہ الحق اور مدیر الحق کو خراج تحسین　　آپ نے ہمیشہ حق وصداقت کا ساتھ دیا۔ آپ کے رسالہ نے قومی مسائل میں ہمیشہ اسلامیانِ پاکستان کی راہنمائی کی۔ مولانا اسلم قریشی کیس میں آپکے رسالہ نے مثالی کردار ادا کیا۔ اس پر میں آپکا شکر گزار ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ۱۷ فروری کو اپنے رسالہ کے ادارتی کالم میں اس مظلوم عالم دین، فدائے ختم نبوت کے سانحہ پر قلم

اٹھا کر مشکور فرمائیں۔ والسلام...... فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان،

صدر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں، پاکستان ۸۵/۲/۱۲

(۶)

(عرضداشت بنام ضیاء الحق عبوری آئینی حکم میں قادیانیوں کے بارہ میں سقم)

بخدمت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، سلام مسنون، صدر مملکت کے نام ہائی کورٹ کے ۱۶۹ ارکان کی عرضداشت برائے اطلاع ارسال خدمت ہے۔ فقیر خان محمد عفی عنہ

عرضداشت بخدمت جناب صدر مملکت چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق

جناب عالی! براہ کرم مذکورہ ذیل معروضات پر ہمدردانہ غور فرما کر مناسب حکم صادر فرمائیں۔ امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی ولاہوری، مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس بنا پر مرزائی نہ اپنے آپکو مسلمان کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے شعائر اختیار کر سکتے ہیں۔ مسلمانان پاکستان کی عظیم قربانی کے باعث ستمبر ۱۹۷۴ء ترمیم نمبر ۲ کے ذریعہ مرکزی اسمبلی نے قادیانیوں (ہردو گروپ) کو آئینی وقانونی طور پر غیر مسلم قرار دیدیا گیا تھا۔ نہیں معلوم قادیانیوں کے متعلق کوئی نہ کوئی ایسی صورت کیوں پیدا ہو جاتی ہے کہ اس سے عامۃ المسلمین شک وشبہ کا شکار ہو جاتے ہیں جب آئینی عبوری حکم جاری کیا گیا تو اسمیں آئین ۱۹۷۳ء کی دفعہ نمبر ۱۰۶ جسمیں قادیانی لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیتوں میں شمار کیا گیا تھا۔ حذف تھی۔ ممتاز علمائے کرام نے جب یہ امر جناب کی خدمت میں پیش کیا تو جناب والا کی ذاتی توجہ سے اس کمی کو پورا کیا گیا۔ اور عبوری آئین میں دفعہ نمبر ۱۰۶ کا مفہوم پہلے سے بھی اچھی صورت میں داخل کر لیا گیا۔ جناب والا! عامۃ المسلمین کے خلاف دوسری تخریبی قانون سازی آرڈیننس نمبر ۲۷ مجریہ جولائی ۱۹۸۱ء کے ذریعہ کی گئی ان وفاقی قوانین (اعادہ واستقرار) کی دفعہ نمبر ۲ میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ شیڈول اول میں مندرج تمام قوانین کلی طور پر ختم وکالعدم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ''شیڈول اول'' عنوان کے تحت ''منسوخ شدہ قوانین'' کے الفاظ درج ہیں۔ اسی شیڈول میں سیریل نمبر ۲۷۲ پر آئینی ترمیم نمبر ۲ مجریہ ستمبر ۱۹۷۴ء کو منسوخ ہونا درج ہے۔ اور سیریل نمبر ۳۱۳ (آرڈیننس) عوامی نمائندگی کا ترمیمی آرڈیننس L مجریہ ستمبر ۱۹۷۹ء کو منسوخ کیا جانا درج ہے۔ (یہ بدستور منسوخ ہے اور بحالی از حد ضروری ہے۔ خان محمد) جس کی بنا پر قادیانی (ہردو گروپ) صرف غیر مسلم اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لے سکتے تھے اور انکے ووٹر بھی صرف قادیانی ہی ہو سکتے تھے وفاقی قوانین (اعادہ واستقرار) کے اجراء کے بعد قادیانی ہردو گروپ ۱۹۷۳ء کا آئین بحال ہونے کے بعد غیر مسلم اقلیت نہ رہیں گے۔ اور آج عبوری آئین کی موجودگی میں قادیانی ہردو گروپ پر غیر مسلم سیٹوں اور غیر مسلم ووٹروں کے ذریعہ انتخاب لڑنے کی پابندی ختم ہے۔

مودبانہ گزارش ہے! کہ اس نئے آرڈیننس نے عامۃ المسلمین سے ان تمام جانوں کا صلہ چھین لیا ہے جو انہوں نے ختم نبوت کی حفاظت کیلئے قربان کیں ان شہیدوں کا خون رائیگاں گیا جو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے نام پر پیش کیا۔ پُر زور اور پُر سوز گزارش ہے کہ اس نئے آرڈیننس کے شیڈول میں سے سیریل نمبر ۲۷۲، نمبر ۳۱۳ حذف فرمایا جاوے۔ اور حکم دیا جاوے

کہ وہ شروع سے ہی حذف تصور ہونگے جیسا کہ شیڈول میں شامل ہی نہ تھے۔ ہم ہیں آپکے نیازمند ہائیکورٹ بار لاہور کے ۱۶۹ معزز اراکین کے دستخط۔

واجب الاحترام حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔

والسلام فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ از خانقاہ سراجیہ

(۷)

التاریخ ۲۱ر اپریل ۱۹۸۵ء (اپریل ۸۴ء میں ضیاء الحق کا قابل تحسین آرڈیننس اور قادیانیوں کا باغیانہ رویہ)

محترم ومکرم جناب عالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ قادیانیت کا مسئلہ، مملکت خداداد پاکستان کا حساس ترین مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کی سنگینی کا احساس یقیناً آپکو بھی ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ مسئلہ ''ختم نبوت'' کے حل کیلئے ملک میں تین بار تحریک چل چکی ہے۔ دس ہزار مسلمانوں نے صرف لاہور میں تحریک تحفظ ختم نبوت ۵۳ء کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ۷۴ء میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر، پاکستان کے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے قادنیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اپریل ۸۴ء میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اپنے آپکو مسلمان کہلانے، اسلامی اصطلاحات کے استعمال اور قادیانیت کی تبلیغ سے روک دیا[1]

اس وقت میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ملک کے استحکام اور سالمیت کیلئے قادیانی ٹولہ سب سے زیادہ خطرناک رہا ہے اور اب بھی ہے۔ مشرقی پاکستان کو توڑنے کا سب سے اہم کردار ایم ایم احمد قادیانی نے ادا کیا۔ آج بھی یہی ٹولہ ملک میں فرقہ ورانہ، لسانی وعلاقائی تعصبات کی آگ بھڑکانے میں نہایت خفیہ طریقہ سے کام انجام دے رہا ہے۔ سرکاری اداروں میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز قادیانی ملک کو دیمک کیطرح چاٹ رہے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی آپکی توجہ کا متقاضی ہے۔

قادیانیوں کا آرڈیننس سے باغیانہ رویہ۔ قادیانیوں نے ۷۴ء کی آئینی ترمیم کی طرح صدر ضیاء الحق کے نافذ کردہ آرڈیننس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کیلئے انہوں نے ''کلمہ مہم'' چلا رکھی ہے۔ اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کے بورڈ لگا کر مسلمانوں کی دل آزاری کررہے ہیں۔ کیا پاکستان کا کوئی مسلمان کلمہ کا بورڈ کسی گرجا گھر، مندر یا گردوارہ پر لگانے کی اجازت دیں گے؟ قادیانیوں کا اسطرح کلمہ طیبہ کا بورڈ لگانے کا مقصد صرف اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرنا ہے جو شرعاً اور قانوناً جرم ہے۔ مسئلہ قادیانیت الحمدللہ، علماء کرام کی محنت اور پاکستان کے مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ممبر ومحراب سے نکل کر اسمبلی کے ایوانوں میں گونجنے لگا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتی سطح پر قادیانیت کا تعاقب کیا جائے۔ میں آپکی خدمت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ رسائل کے سیٹ بھیج رہا ہوں تاکہ آپ پر قادیانیت کی اصلی حقیقت واضح ہو۔

---

[1] احقر نے اس وقت مجلس شوریٰ (وفاقی کونسل) میں دیگر درد مند ساتھیوں کے ساتھ جدوجہد کی۔ صدر سے مذاکرات اور طویل قانونی وآئینی سوچ و بچار سے الحمدللہ یہ آرڈیننس نافذ کرایا گیا۔

اگر جناب قادیانیت کے بارے میں مزید معلومات چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ قائم فرما دیں۔ انشاء اللہ ہم رہنمائی کریں گے۔ اس سلسلے میں آپ سے درخواست ہے کہ

☆ اگر آپ قومی یا صوبائی یا سینٹ کے ممبر ہیں تو اس مسئلے کیلئے کلمہ حق بلند کیجئے۔

☆ اگر آپکا تعلق پولیس یا انتظامیہ سے ہے تو آرڈیننس پر عملدرآمد کرانا آپکا شرعی و قانونی فریضہ ہے

☆ اگر آپ جج، وکیل، ڈاکٹر، تاجر، ملازم، مزدور یا طالب علم ہیں یا آپ کا تعلق کسی بھی پیشہ سے ہو، آپکا فریضہ ہے کہ آپ اپنے دائرہ میں ناموس رسالتمآب ﷺ کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کریں۔

یقین جانئے کہ اگر آپ آنحضرت ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں تو اس مسئلے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اس سے پاکستان کے مسلمانوں کا بھلا ہوگا اور ملک کو استحکام ملے گا۔ فقیر خان محمد عفا عنہ (امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان)

(۸)

۷رستمبر ۱۹۸۹ء (لندن اور شکاگو امریکہ کے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت)

مکرمی و محترمی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لندن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے۔ اس سال یہ کانفرنس یکم اکتوبر ۸۹ء بروز اتوار لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ جماعت کے رفقاء کی خواہش ہے کہ اس دفعہ آنجناب[۱] بھی شرکت سے ممنون احسان فرمائیں آپکی تشریف آوری سے فقیر کو بہت خوشی اور راحت ہوگی۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ دارالعلوم ٹھیک چل رہا ہوگا اللہ رب العزت آپکے حامی و ناصر ہوں۔ لندن کے بعد ۷، ۸ راکتوبر کو شکاگو امریکہ میں بھی کانفرنس ہے اگر گنجائش ہو اور ایک سفر میں تمام پروگرام ہو جائیں تو بہت اچھا ہو۔ ورنہ لندن تو ضرور تشریف لائیں۔ والسلام...... فقیر خان محمد عفا عنہ

پروگرام حسب ذیل ہونگے۔ یکم اکتوبر ویمبلے کانفرنس ھال لندن، ختم نبوت کانفرنس، ۷، ۸ راکتوبر جمیت حدیث وختم نبوت کانفرنس شکاگو امریکہ، حضور والا لندن روانگی سے قبل مندرجہ ذیل فون پر لندن مطلع فرمائیں گے تاکہ خدام ختم نبوت آپکا استقبال کر سکیں اور آپ بسہولت قیام گاہ تک تشریف لے جائیں۔ فون نمبر ۸۱۹۹۔۷۳۷۔۰۱ یہ ہے۔ آپکا مکتوب گرامی حضرت الامیر کو خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف بذریعہ ڈاک بھیج دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دعوات صالحہ میں ضرور یاد فرمائیں گے۔

والسلام...... محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(۹)

۳۵ ستاک ویلگرین لندن، ۱۶/۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء (ربوہ کے آٹھویں سالانہ کانفرنس میں شرکت)

محترم المقام جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، اللہ رب العزت کا لاکھ فضل واحسان ہے کہ آپ حضرات کی اخلاص بھری کوششوں سے عالمی مجلس اب پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ برطانیہ وامریکہ

---

[۱] حضرت مدظلہ کے حکم کی تعمیل میں احقر نے برطانیہ جا کر کانفرنس میں شرکت کی اور اس کے بعد پہلی دفعہ لندن سے امریکہ جا کر شکاگو کانفرنس میں شریک ہوا۔

کی ختم نبوت کانفرنسوں کے باعث جماعت کے اکثر ذمہ دار رہنما غیر ملکی سفر پر ہیں۔ ربوہ میں ہونے والی سالانہ آٹھویں ختم نبوت کانفرنس کیلئے فقیر کے کہنے پر رفقاء نے ۲،۳ نومبر ۱۹۸۹ء جمعرات، جمعہ کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ کانفرنس کی کامیابی کیلئے بھرپور کاوش کریں گے۔ پہلے سے زیادہ رفقاء کو اسمیں شرکت کیلئے آمادہ کریں گے۔ اور ہماری غیر حاضری کو محسوس نہ ہونے دیں گے۔ ہم لوگ اب کانفرنس کے موقع پر ہی حاضر ہونگے۔ ہماری غیر حاضری میں آپ اپنی ذمہ داری کو بھرپور اور احسن انداز سے نبھانے کی کوشش کریں اور کانفرنس کو مثالی طور پر کامیاب بنائیں۔ فقیر ہر وقت آپ حضرات کیلئے دعا گو ہے۔

والسلام فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حال وارد (لندن)

(۱۰)

(حکومت کی قادیانیت نوازی کی مثالیں)

بخدمت عالی جناب محترم زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی! موجودہ حکمران اسوقت جسطرح قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کرر ہے ہیں اسکی چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

☆ وزیر اعظم معین قریشی صاحب، ایم ایم احمد قادیانی کی دریافت ہیں۔ مبینہ طور پر اسکا نام اسنے پیش کیا۔ دونوں ورلڈ بینک میں اکیساتھ کام کرتے رہے ہیں یہ کہ دونوں امریکہ کے آدمی ہیں۔ معین قریشی کی بیوی اور بیٹی کے قادیانی ہونے کی اطلاعات اخبارات میں چھپ چکی ہیں اور یہ کہ معین قریشی کا پریس سیکرٹری ریٹائرڈ کرنل اکرام اللہ قادیانی بتایا جاتا ہے۔

☆ قادیانیوں کے حقوق انسانی کمیشن کو حکومت کا تحفظ۔

قادیانیوں نے تحفظ حقوق انسانی کمیشن کے نام پر ایک ادارہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی آڑ میں پاکستان اور اسلامیان پاکستان کو بیرونی دنیا میں اسی پلیٹ فارم سے بدنام کیا۔ عاصمہ جہانگیر (لاہور)، مجیب الرحمان ایڈوکیٹ (راولپنڈی)، اور ائیر مارشل ظفر چوہدری ایسے متعصب وجنونی قادیانی اس کمیشن کے رکن تھے۔ اب موجودہ حکومت نے اسی کمیشن (تحفظ حقوق انسانی کمیشن) کو قانونی تحفظ دے کر وزارت داخلہ کے ماتحت کر دیا ہے اور ظلم یہ کہ عاصمہ جہانگیر اور خالد احمد ایسے قادیانی بھی اسکے رکن ہیں۔ گویا قادیانی مفادات کے تحفظ اور بیرونی دنیا سے پاکستان پر دباؤ ڈلوانے کیلئے خود حکومت پاکستان نے قادیانیوں کا ایک ادارہ قائم کر دیا ہے۔

☆ اقلیتوں کے نام پر قادیانیوں کو نوازنے کے لئے جائزہ کمیٹی کی تشکیل:

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اقلیتوں کیساتھ امتیازی قوانین کا جائزہ لینے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی جاری ہے جسکی رپورٹ پر اقلیتوں سے متعلق قوانین کو بدل دیا جائیگا اقلیتوں کیساتھ کیا امتیازی سلوک ہورہا ہے؟ سوائے قادیانیوں کے کوئی اقلیت موجودہ قوانین پر غیر مطمئن نہیں۔ صرف قادیانیوں کو اپنے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر عدم اطمینان ہے جسکے لئے اندرونی و بیرونی طور پر وہ پاکستان کیخلاف پروپیگنڈہ کرتے رہے انکے اس عدم اطمینان کو ختم کرنے کیلئے حکومت نے کمیشن مقرر کیا ہے کہ اس کمیشن کی رپورٹ پر قوانین میں حکومت ترمیم کرے گی۔

☆ قادیانیوں کے پروردہ شخص کی وزارت قانون ومذہبی امور کے لئے نامزدگی۔ پاکستان کے بیسیوں ریٹائرڈ جج حضرات موجود تھے لیکن وزیر قانون ومذہبی واقلیتی امور کیلئے ریٹائرڈ جسٹس اے ایس سلام کولایا گیا دنیا جانتی ہے کہ موصوف کا خاندان معروف قادیانی ظفر اللہ خان کے زیر اثر تھا اور خود سلام صاحب کی تعلیم وتربیت بھی چوہدری ظفر اللہ قادیانی کی رہین منت ہے۔سلام صاحب نے اپنے فیصلوں میں جسطرح قادیانیوں کو تحفظ دیا، وہ سب باتیں ریکارڈ پر ہیں۔یہ وہ خطرات ہیں جن سے آپکو باخبر کرنا ضروری تھا۔وزیر اعظم و وزیر قانون کی یہ مرزائیت نوازی پاکستان کیلئے سنگین خطرہ کا باعث اور اسلامیان پاکستان کیلئے کڑی آزمائش ہے۔ ۷رستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اب موجودہ حکومت امت مسلمہ کی سوسالہ محنت پر پانی پھیرنا چاہتی ہے۔اس سلسلہ میں ۱۰ ستمبر ۱۹۹۳ء کو پورے ملک کے خطیب حضرات جمعہ کے خطبات میں اظہار خیال فرمائیں گے۔آپ سے بھی استدعا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا فرمائیں۔حق تعالیٰ شانہ آپکے حامی وناصر ہوں۔

والسلام دعاگو ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(۱۱)

۳/مارچ ۱۹۹۷ء (دیوبندی مسلک کے اکابر کے اتحاد پر غور وخوض)

بخدمت عالی مرتبت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید عنایتکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج گرامی،اس وقت ہلاکت و دہشتگردی کے روزافزوں جو واقعات ہورہے ہیں اس سے جہاں ملک عزیز پاکستان میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے وہاں ہر اہل دل پرامن شہری اضطراب وپریشانی کا شکار ہے۔ اہلسنت والجماعت دیوبندی مسلک حقہ سے وابستہ حضرات جسطرح افتراق وتشتت کا شکار ہیں وہ آپکی نظروں سے اوجھل نہیں۔کیا اتفاق واتحاد کے رابطہ باہمی کی کوئی شکل ہوسکتی ہے؟ صرف اس ایک نکتہ پر غور وفکر کیلئے دیوبندی مسلک کے اکابر کی ایک میٹنگ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۷ء بروز اتوار بعد از مغرب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکان نمبر ۱۱۵۹۔۳۔۶/۱۔G اسلام آباد میں طلب کی گئی ہے۔آپ سے گزارش ہے کہ اپنی تمام ترگوناں گوں معروفیات کے باوجود اس مسئلہ کی اہمیت ونزاکت کے باعث اسمیں اصالتہً شرکت فرما کر فقیر کو ممنون فرمائیں۔فقیر ذاتی طور پر آپ سے درخواست گزار ہے کہ ضرور شرکت فرمائیں۔اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی مرضیات پر عمل کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔آمین۔

والسلام: خان محمد عفا عنہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان

(۱۲)

اکتوبر ۱۹۹۷ء (ربوہ کانفرنس)

محترمی،مکرمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ اور ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی فرقہ کی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور فریب کاریوں سے امت کو باخبر رکھنے کیلئے ۲/اکتوبر ۱۹۹۷ء

بمطابق ۲۹، ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ بروز جمعرات، جمعہ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی رصدیق آباد میں کانفرنس منعقد ہو رہی ہے حسب سابق شرکت فرما کر عقیدہ ختم نبوت سے قلبی و ذہنی وابستگی کا اظہار کریں۔ براہ کرم آمد اور پروگرام سے آگاہ فرمائیں۔

متمنی شرکت فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندیاں ضلع میانوالی۔

رابطہ کیلئے مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ ملتان۔ ۵۱۴۱۲۲۔ ۰۶۱

(۱۳)

(مجلس غیر سیاسی تبلیغی جماعت O وفاقی مجلس شوریٰ میں مطالبات کی حمایتی جدوجہد کی خواہش)

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان غیر سیاسی تبلیغی جماعت ہے استحکام امت اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت مجلس کا خصوصی امتیاز ہے۔ قادیانی جماعت کے عقائد و عزائم سراسر اہل اسلام کیخلاف اور بین الاقوامی طور پر دشمنان اسلام کے حق میں ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے شائع شدہ عرضداشت ارسال خدمت ہیں۔ وفاقی مجلس شوریٰ میں حمایتی جدوجہد کی خواہش۔ اللہ رب العزت نے آپکو اس نازک دور میں ملک وملت کی خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے۔ ازراہ کرم۔ قادیانیوں کے متعلق جو مطالبات عرضداشت میں درج کئے گئے ہیں وفاقی مجلس شوریٰ کے آنیوالے اجلاس میں ان مطالبات کی بھرپور حمایت فرما کر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول برحق ﷺ کی خوشنودی حاصل فرمائیے۔

فقیر خان محمد عفی عنہ، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان

(۱۴)

(پاسپورٹ سے بیان حلفی حذف کر دینے کے بارہ میں صدر ضیاء الحق کو عرضداشت)

حضرت اقدس مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر ماہنامہ الحق! السلام علیکم، مزاج گرامی، حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب کے حکم پر جنرل صاحب کے نام خط[۱] کی دو عدد کاپیاں ارسال خدمت ہیں ایک تو براہ کرم آپ اپنے جریدہ میں ضرور شائع کریں۔ ایک کاپی آپ جنرل صاحب کو اپنے ذرائع سے بھجوائیں اور اپنا خط ضرور لکھیں کہ ان پر عمل درآمد ہو۔ یہ حضرت امیر مرکزیہ

---

۱ بعالی خدمت جناب صدر پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ اسلام آباد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، جناب عالی! مسلمانان پاکستان کو اس خبر سے انتہائی صدمہ پہنچا ہے کہ پاکستان پاسپورٹ فارم میں درج بیان حلفی حذف کر دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق ہر مسلمان درخواست گزار کو حلفاً یہ اقرار کرنا پڑتا تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ وہ قادیانی ولاہوری ہر دو گروہوں کو غیر مسلم اقلیت تصور کرتا ہے۔ حکومت کے اس اقدام کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس سے قادیانی عقیدہ کے لوگوں کی دل آزاری ہوتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت میں مرزائیوں کے کچھ ایسے کل پرزے موجود ہیں جو آئے دن مسلم اکثریت کے اس نظریاتی اسلامی ملک میں اس قسم کے اقدام کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے رہتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اس عظیم مسلم اکثریت کی دل آزاری کی قیمت پر آخر اس غیر مسلم اقلیت کی ایسی دلجوئی کی ضرورت ہی کیا آپڑی ہے۔ یہ لادین اور مرزائیت نواز عناصر کبھی تو ووٹوں کے فارم پر ایسی عبارت کے اندراج کا سبب بنتے ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہو۔ کبھی ۱۹۷۳ء سے متفقہ آئین میں سے اس ترمیم کو خارج کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے عقیدۂ ختم نبوت کا آئینی تحفظ کیا گیا ہے۔ اور اب یہ دل آزار اور تشویش ناک خبر سامنے آئی ہے کہ پاکستان پاسپورٹ فارم پر درج شدہ مذکورہ بالا بیان حلفی حذف کر دیا گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کی حیثیت سے میری آپ سے پُرزور اور پُرسوز گزارش ہے کہ پاکستان پاسپورٹ کے مذکورہ بالا بیان حلفی کو حذف کرنے کے احکام فوری طور پر منسوخ فرمائیں اور عامۃ المسلمین کے جذبات کو مجروح کرنے والوں کے خلاف سختی سے نوٹس لیں۔ ...... ابوالخلیل خان محمد (امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضوری باغ روڈ ملتان)

مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کا حکم اور پوری جماعت کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس والد گرامی بخیر وعافیت ہونگے۔ حضرت کا وجود امت کا متاع عزیز اور گرانقدر سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ والسلام بحکم حضرت مولانا خان محمد صاحب عزیز الرحمان ناظم دفتر ختم نبوت ملتان

(۱۵)

(مجلس کو از سر نو منظم اور فعال بنانے کی کوشش)

۸ رمئی ۱۹۹۶ء باسمہ تعالیٰ

بگرامی خدمت مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی؟

گزارش ہے کہ قادیانیوں کی روز افزوں جارحانہ سرگرمیوں اور امریکہ ودیگر مغربی حکومتوں کی طرف سے قادیانیوں کی کھلم کھلا حمایت سے پیدا شدہ صورت حال میں تحریک ختم نبوت کو از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس مقصد کیلئے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام "قومی ختم نبوت کنونشن" ۱۶ رمئی ۹۶، بروز جمعرات ۲ بجے دن فلیٹیز ہوٹل لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جبکہ اسی روز صبح ۸ بجے دفتر ختم نبوت مسجد عائشہ حسین سٹریٹ نیو مسلم ٹاون لاہور میں دینی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس منعقد ہوگا جسمیں مجلس عمل کے آئندہ پروگرام کا تعین کیا جائے گا اور تنظیمی ڈھانچے کو مکمل کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ آنجناب سے گزارش ہے کہ صبح ۸ بجے کے اجلاس میں بھی شریک ہوں اور ۲ بجے ختم نبوت کنونشن سے بھی خطاب فرمائیں تاکہ اس نازک مسئلہ پر رائے عامہ کو منظم اور بیدار کرنے کا بہتر انداز میں آغاز کیا جاسکے۔ بے حد شکریہ!

منجانب خان محمد صدر کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

(۱۶)

مکرم ومحترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سلام مسنون کے بعد التماس ہے کہ مرزائیت کے سلسلہ میں ۲۰ مارچ کو اسلام آباد مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں مجلس عمل کی ایک میٹنگ بعد از ظہر بلائی گئی ہے اسمیں جناب والا کی شرکت از حد ضروری ہے۔ تشریف لاکر احسان فرمادیں۔ فقیر ممنون ہوگا۔ فقیر آپ سب کی صحت وعافیت اور سلامتی کا طالب ہے۔ مولا پاک نصیب فرمادے۔ آمین، فقیر کی طرف سے سب کو سلام ودعوات۔

والسلام...... فقیر خان محمد عفی عنہ از مرکزی دفتر ملتان

(۱۷)

اکتوبر ۲۰۰۳ء (ربوہ کانفرنس اتحاد امت کا مظہر)

بخدمت عالی جناب مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سینیٹر زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، ۲۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲، ۳ راکتوبر ۲۰۰۳ء بروز جمعرات دن دس بجے سے جمعہ عصر تک جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس تشتت وافتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی۔ قادیانیت جیسے خطرناک ارتدادی فتنہ کی روک تھام کی خاطر امت مسلمہ کی راہنمائی کیلئے آنجناب سے شرکت کی درخواست ہے۔ امید ہے

کہ تشریف لاکر ممنون احسان فرمائیں گے۔

رابطہ کیلئے (مولانا) عزیز الرحمان جالندھری صدر استقبالیہ، (مولانا) صاحبزادہ طارق محمود ناظم استقبالیہ، (مولانا) مفتی محمد جمیل خان منتظم اعلیٰ، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر۔ والسلام...... آپکا مخلص (مولانا خواجہ) خان محمد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

(۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی خدمت جناب مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! ۲۴ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۹، ۳۰ رستمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات دن دس بجے تا عصر بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہورہی ہے۔ انشاء اللہ!۔۔۔ موجودہ پرفتن دور میں یہ کانفرنس اتحاد ملت کا مظہر ہوگی۔ پاکستان میں قادیانیت، بہائیت اور آغا خانیت جیسے خطرناک فتنوں کی روک تھام کی خاطر امت مسلمہ کی راہنمائی کے لئے آنجناب سے شرکت کی درخواست ہے، امید ہے کہ اپنی تشریف آوری سے ممنون احسان فرمائیں گے۔ والسلام آپکا مخلص (مولانا خواجہ) خان محمد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔۔۔ملتان

(۱۹)

(کسی کی سفارش)

بگرامی خدمت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی، عرض گزارش ہے کہ حامل رقعہ ھذا ہمارے علاقے کا غریب آدمی ہے کام کی نوعیت زبانی عرض کریگا کچھ شفقت ہوجاوے تو فقیر ممنون اور شکر گزار ہوگا۔ فقیر کی طرف سے احباب کو سلام مسنون۔

والسلام، فقیر خان محمد عفی عنہ ۱۵ محرم ۱۴۲۰ھ

(۲۰)

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر اجلہ علماء حق کی شہادت)

محترمی ومکرمی جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے سانحہ نے پوری امت مسلمہ میں اضطراب کی لہر دوڑادی اور ہر فرد مجسمہ ء سوال بن گیا کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ساتھ دن دھاڑے اور ہزاروں افراد کی موجودگی میں اس درندگی کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے تو عام انسان کی جان کی کیا وقعت ہوگی؟ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ کچھ عرصہ سے دین اور اہل دین کے خلاف ایک مخصوص طریقہ سے گھناؤنی سازش ہورہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے اکابر اہل علم اور قابل فخر ہستیوں کو قاتلانہ حملوں کے ذریعہ چن چن کر شہید کیا جارہا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے یہ جان لیوا حملے ایسی شخصیات کے خلاف ہورہے ہیں جو خالص علمی اور اصلاحی خدمات میں مصروف اور اس حوالہ سے عوام وخواص میں

معروف تھے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا عبدالسمیع شہیدؒ اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور مسلک علمائے دیوبند کیلئے عظیم خدمات انجام دینے والے حضرت مولانا عبداللہ شہیدؒ اور جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث کے صاحبزادے مفتی محمد مجاہد شہیدؒ کو اس حوالے سے بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ یہ جاں گداز سانحے مسلسل پیش آرہے ہیں۔ یہ افسوسناک حوادث پیش آتے رہے اور ہم ان کو فراموش کرتے رہے یہاں تک کہ یادگار سلف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی مظلومانہ شہادت کا سانحہ پیش آگیا۔ اس سے ہمیں جو دھچکہ لگا ہے آپ سے مخفی نہیں کہ وہ کتنا شدید اور جاں گسل ہے۔ لازم تھا کہ اس سانحہ کے مضمرات کو بھانپ کر اور ان پے در پے پیش آنے والے ان حوادثات کے خوفناک باہمی تعلق کا ادراک کر کے ہم ان کے سدباب اور علمائے کرام واکابرین کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے متفقہ لائحہ عمل ترتیب دیتے اور اسے اجتماعی سطح پر پورے ملک میں منظم طریقے سے بروئے کار لاتے لیکن افسوس ایسا نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان حوادثات کے اسباب اور مضمرات بہت خوفناک اور ہماری فوری اور بھرپور توجہ کے طالب ہیں۔

اہل علم طبقہ واحد رکاوٹ: یہ بات اپنے پرائے سب کے سامنے روشن ہوچکی ہے کہ پاکستان کا اہل علم طبقہ اس وقت کفر کی یلغار کے سامنے واحد رکاوٹ ہے۔ بیرون دنیا میں عالمی طور پر یہ باور کرلیا گیا ہے کہ پاکستانی علماء حضرات اور دینی ادارے وہ آخری دیوار ہیں جنہوں نے رہے سہے دین کے گرد حفاظتی حصار کھینچ رکھا ہے۔ چنانچہ وہ انکے خلاف بالواسطہ وبلاواسطہ مربوط اقدامات کرنے کیساتھ اب انہیں براہ راست ہدف بنانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہوچکے ہیں۔ اگر بات کسی ایک فرد یا ادارے کی ہوتی تو ہماری بے توجہی اور لاتعلقی کا شاید عذر ہوسکتا تھا لیکن یہ پورے مکتب فکر، تمام طبقات اور سارے مسلکی حلقوں کا معاملہ ہے۔

حاملین دین پر حملہ۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ پورے دین کا معاملہ ہے اس لئے کہ حاملین دین پر حملہ دین پر حملہ ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم فوری طور پر جمع ہوکر ان المناک واقعات کے سدباب کے لئے غور کریں اور آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس کے بعد اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ اس لئے مشاورت سے طے کیا گیا کہ اسلام آباد میں چیدہ چیدہ علماء کرام کا اجلاس درج ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہو۔ آپ کی علمی اور تدریسی خدمات اپنی جگہ بہت اہم ہیں مگر اس اجلاس میں شرکت ملک اور دین کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس میں شرکت فرما کر مسلک حقہ سے وابستہ لاکھوں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الداعیان:

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب	شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	شیخ الحدیث نصرت العلوم گوجرانوالہ	مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
مولانا حسن جان	قاری سعید الرحمان	مفتی نظام الدین شامزی
شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور	مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی	شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
مفتی محمد جمیل خان	مولانا اسفندیار خان	مولانا عبدالغنی
نائب مدیر اقراء روضۃ الاطفال	شیخ الحدیث جامعہ دار الخیر کراچی	چمن بلوچستان
شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد	مولانا فضل رحیم	
مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد	نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور	

نظام الاوقات

بتاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲؍جولائی ۲۰۰۰ء

بروز۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتوار بوقت۔۔۔۔۔۔۔۔صبح ۹ بجے

بمقام۔۔۔۔۔۔۔۔۔جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، چائنا چوک، اسلام آباد

(۲۱)

(علماء کونسل کا اجلاس)

محترم ومکرم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس وقت اہل دین اور علماء کرام پر جو ابتلاء آئی ہوئی ہے اور مستقبل قریب میں جس طرح کے حالات پیش آنے کا اندیشہ ہے اس کے پیش نظر ہمارا مل بیٹھنا بہت ضروری ہے۔ عزیزم محمد جمیل خان کو اس سلسلے میں اجلاس بلانے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ احباب کی ملاقاتوں کی روشنی میں انہوں نے علماء کونسل اور دیگر بعض شخصیات کا ایک اہم اجلاس ۲۴؍جنوری کو جامعہ اسلامیہ، کشمیر روڈ، راولپنڈی میں رکھا جو قاری سعید الرحمٰن صاحب کی میزبانی میں منعقد ہو رہا ہے۔ میری آپ سے حالات کے پیش نظر گزارش ہے کہ اس اجلاس میں ضروری طور پر شرکت فرمائیں، میں ذاتی طور پر بھی بہت زیادہ ممنون ہوں گا۔ والسلام فقیر خان محمد عفی عنہ

(۲۲)

(دعوت نامہ ختم نبوت کانفرنس)

مکرمی ومحترمی جناب حضرت اقدس مولانا سمیع الحق صاحب حفظکم اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ وطن عزیز جن سنگین حالات سے دوچار ہے۔ ہر محب وطن پاکستانی کا دل شدید دکھی اور پاکستان کو پُر امن خوشحال و مستحکم دیکھنے کا آرزومند ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس مرحلہ پر اپنا تعمیری فریضہ ادا کرتے ہوئے۔ ۳۰ مئی ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب لیاقت باغ راولپنڈی میں ایک تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جسمیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور وطن عزیز کی بقاء وسالمیت کے تقاضوں کی تکمیل کیلئے قومی شعور کو بیدار کرنا اہم ہدف ہے انشاء اللہ ملک بھر سے جید علماء مشائخ اور دینی وسیاسی قائدین شرکت کرینگے۔ اس مقدس مقصد کے حصول کی جدوجہد میں آپکی شراکت ورہنمائی نہ صرف ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی بلکہ آپکی دنیا وعقبیٰ کی فوز وفلاح کا ذریعہ بھی۔

دعا گو...... فقیر خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ کمیٹی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، مولانا قاضی مشتاق احمد امیر عالمی مجلس مذکور راولپنڈی، قاری عبدالمالک نقشبندی راولپنڈی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن راولپنڈی، حضرت مولانا نذیر احمد فاروقی اسلام آباد، جانشین شیخ القرآن حضرت مولانا اشرف علی راولپنڈی، حضرت مولانا ظہور احمد علوی اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالغفار اسلام آباد، مولانا عبدالمجید ہزاروی راولپنڈی، حضرت مولانا محمد رمضان علوی اسلام آباد۔

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مسئلہ ختم نبوت، احادیث کی روشنی میں

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شئی علیما (سورۃ احزاب)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ باپ کسی ایک کے تمہارے مردوں میں سے لیکن وہ تو رسول ہیں اللہ کے، اور خاتم ہیں انبیاء کے اور اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے۔

عن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحیٰ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی، وانا العاقب الذی لیس بعده نبی (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ کفر مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے بعد لوگ اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

مسئلہ ختم نبوت: محترم حاضرین! آج ایک انتہائی اہم اور اسلام کے بنیادی مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانے کے لئے خطبہ کے ابتداء میں آیت کریمہ اور حدیث طیبہ کی تلاوت کردی ہے وہ اصولی مسئلہ جس کو تسلیم کئے بغیر کوئی فرد مسلمان نہیں بن سکتا وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہے۔ قرآن میں حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں ایک صد سے زیادہ آیات میں بیان فرمایا گیا۔ ذکر کردہ آیت میں بھی آپ ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا صریح اور واضح اعلان ہے کہ محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کا کسی کا باپ نہ ہونے کا مطلب: یہ بات یاد رکھیں جہاں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ وہ کسی مرد کے باپ نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی مذکر اولاد پیدا ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ آیت میں "رجل" یعنی مرد کی نفی ہے اولاد کی تعداد کے بارہ میں مختلف روایات ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد پر اتفاق ہے کہ چار تھیں۔ تمام صاحبزادیاں

حد بلوغت' ازدواج' اسلام اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں۔ صاحبزادوں کے بارہ میں مختلف تعداد حتی کہ آٹھ تک کا ذکر موجود ہے البتہ دو کی پیدائش پر تمام رواۃ کا اتفاق ہے جو کہ حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم ہیں ایک راوی کے مطابق حضرت قاسم دو مہینے کی عمر کو پہنچ کر وفات پا گئے' اور ابوداؤدؒ کے مطابق حضرت ابراہیم صرف دو مہینے دس دن زندہ رہے۔ گویا ان میں سے کوئی برخوردار عہد طفولیہ سے عہد شباب جہاں سے انسان کی جوانی شروع ہو کر اس پر رجل کا اطلاق ہوتا ہے نہ پہنچ سکے۔

لفظ خاتم کی تشریح: رب العالمین نے مرد یعنی بالغ اولاد کی نفی فرمائی۔ مجلس میں دینی علوم کے طلباء کی موجودگی کے پیش نظر اتنا عرض کر دوں کہ آیت کریمہ میں لفظ ''خاتم'' مذکور ہے تاء پر فتحہ ا (زبر) اور کسرہ (زیر) دونوں حرکات سے پڑھا گیا ہے' پہلے یعنی تاء پر زبر سے پڑھنے کی صورت میں معنی ''تمام انبیاء پر مہر'' اور تا پر ''زیر'' کا معنی تمام نبیوں کو ختم کرنے والا۔ دونوں حرکات سے پڑھنے کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب ایک تحریر' خط وثیقہ یا معاہدہ لکھ کر اس کے آخری حصہ پر مہر ثبت ہو تو اس کا صاف مطلب یہی ہوتا ہے کہ جہاں مہر لگ گئی اس سے اوپر والا حصہ یہاں پہونچ کر ختم ہو گیا۔ اگر مہر کے بعد تحریر کا اضافہ ہوا تو یہ غلط' جعلی اور جو سلسلہ پہلے سے جاری ہے اس کا حصہ نہیں۔ یہ قاعدہ یقینی ہے کہ خاتم کا لفظ تا کے زیر سے ہو یا زبر سے جب کسی مخصوص قوم یا جماعت کی طرف اضافت ہو اس کے معنی آخری کے ہوتے ہیں۔ اب آپ نے آیت میں سن لیا کہ خاتم کی اضافت نبیین کی طرف ہے اسلئے اس کے معنی آخر النبیین اور انبیاء کے ختم کرنے والے اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہو سکتا۔

ختم نبوت کی نبوی تمثیل: اس آیت کی تفسیر صاحب قرآن نے خود فرمائی۔

وعن ابی هریرہؓ قال قال رسول الله ﷺ مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبین (متفق علیه)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر انتہائی شاندار ہو مگر اس خوبصورت محل کے دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو' جب لوگ اس خوبصورت عمارت کی عمدگی کو دیکھیں تو عمارت کی حسن وخوبی سے وہ حیرت زدہ ہو جائیں مگر جب ایک اینٹ کے مقدار خالی جگہ دیکھیں گے تو وہ سخت تعجب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ پس میں اس اینٹ کی خالی جگہ کو بھرنے والا ہوں' اس عمارت کی مکمل تکمیل میری ذات سے وابستہ ہے اور انبیاء ورسل کا سلسلہ مجھ پر اختتام پذیر ہوگا۔

حدیث مذکورہ میں آنحضرت ﷺ نے نبوت کو ایسے مکان سے تشبیہ دی' جس کی تعمیر میں ہر پیغمبر کی نبوت ایک خشت کے

مانند لگ گئی ہر نبی اور رسول اللہ کی طرف سے جو شریعت، پیغام اور احکام لائے ان تمام احکامات، علوم اور پیغامات کے مجموعہ کو ایک اعلیٰ وشاندار محل اور خوشنما عمارت سے تعبیر فرمایا۔ جس دیوار میں تکمیل عمارت کیلئے ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی اس کے مکمل کرنے کیلئے ایک ایسے شخص کا انتظار تھا جو اس خالی جگہ کو پر کر کے محل کی تعمیر کا سلسلہ اور دروازہ مکمل طور پر ختم کردے۔ پچھلے انبیاء کی لائی ہوئی شریعت وہدایت کے ذریعہ دین کا جو محل بن کر کچھ کسر باقی رہ گئی تھی، آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ کسر ہمارے آقا ومحبوب ﷺ نے پوری کردی۔ وہ آخری اینٹ حضور ﷺ کی وجود مقدس تھی جس کے تشریف آوری سے خدا کا دین بھی مکمل ہوا، شریعت حقہ بھی کامل ہوئی اس لئے اب کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

حضرت عیسیٰ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے: جہاں تک ہمارے اس پختہ عقیدہ کا تعلق ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ان کی تشریف آوری ہوگی مگر ان کی آمد نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ حضور اکرم ﷺ کے متبع کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور امت محمدی ﷺ کے دیگر مسلمانوں کی طرح وہ بھی ان کے قبلہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا فرمائیں گے۔ ان کی آمد سے حضور ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی کی حیثیت دنیا میں مبعوث نہ ہوگا۔ عیسیٰ کی نبوت کا دور تو حضور ﷺ کی آمد سے کافی عرصہ پہلے گزر چکا اب ان کی آمد بطور نبی نہیں بلکہ ایک مقتدی اور متبع کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ کا امامت سے انکار سرکار دو عالم ﷺ نے ان الفاظ مبارکہ میں ذکر فرمایا۔

وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری جماعت میں ایک جماعت ہمیشہ کیلئے حق کے (غلبہ) کے لئے لڑتی رہے گی اور (مخالفین پر) غالب آئے گی۔ اور یہ سلسلہ (حق وباطل) قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ نے پھر فرمایا جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ (اسوقت مسلمان جنگ کی تیاری میں ہوں گے) ان کے امیر حضرت عیسیٰؑ کو دعوت دیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھائیں لیکن عیسیٰؑ ان کو امامت سے انکار فرما کر جواب دیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ تحقیق تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اس وجہ سے اللہ نے اس امت محمد ﷺ کو (دیگر امتوں پر) فضیلت وعظمت سے نوازا۔

حضرت مہدی امام اور حضرت عیسیٰ مقتدی ہوں گے: مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو امامت کی دعوت اس لئے دیں گے کیونکہ امامت کا حق اس شخص کو ہوتا ہے جو سب سے افضل ہو۔ مسلمانوں کا خیال یہ ہوگا کہ نبی اور رسول کی

حیثیت سے حضرت عیسیٰ ہم سب میں افضل ہیں۔ امامت کے حق دار بھی وہی ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کو تو معلوم ہوگا کہ نبوت ورسالت کا دروازہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے کہیں میری امامت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دین مصطفوی ﷺ منسوخ ہو چکا ہے۔ یہی وجہ کہ حضرت عیسیٰؑ جب آسمان سے اتریں گے۔ صحیح مسلم کے مطابق سات سال زمین پر حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے دین محمدی کے مطابق لوگوں کو خیر پر عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کریں گے۔ البتہ امت محمدی کی عظمت وشرافت اور بزرگی کے پیش نظر نماز پڑھانے والا امام مہدی ہوگا۔ عیسیٰؑ ان کے پیچھے مقتدی کی حیثیت سے نماز ادا کریں گے اگرچہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت امام مہدی امام کی حیثیت سے مسلمانوں کو نماز پڑھانے کی کیفیت میں ہوں گے۔ عیسیٰؑ کی آمد پر ان کی خواہش ہوگی کہ عیسیٰؑ نبی کی حیثیت سے افضل ہونے کی وجہ سے میری جگہ آ کر مزید نماز جاری رکھیں۔ مگر اس وقت عیسیٰؑ لوگوں میں شبہ پیدا ہونے کی وجہ امامت سے انکار کردیں گے۔ بعد میں پھر اور نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کیونکہ نبی کا جو مقام ان کو حاصل ہے۔ اس وجہ سے وہ امام مہدی سے افضل ہیں۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جتنا عرصہ زمین پر حکومت وسیادت کا منصب سنبھالیں گے، وہ امت محمدی کے دین شریعت کے مطابق احکامات جاری کیا کریں گے۔ وہ ملت اسلامیہ کے ایک فرد ہوں گے، اب ان کے احکامات وتعلیمات کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہوگا نہ کہ انجیل۔

نزول عیسیٰؑ دلیل ختم نبوت: استاذی استاذ العلماء محقق العصر حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ فرمایا کرتے تھے، دور محمدی ﷺ میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد ایسی ہے جیسے ایک گورنر کے صوبہ میں دوسرے گورنر کا آنا۔ جو پہلے والے گورنر کے احکام کا تابع ہو کر آئے گا۔ نیز عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اگر دنیا میں نئے نبی کے آنے کا سلسلہ جاری رہتا تو پھر گزرے ہوئے انبیاءؑ میں سے نبی کو دوبارہ نبی کی حیثیت سے لانے کی ضرورت نہ تھی، حضور ﷺ سے پہلے گزرنے والے انبیاء میں سے نبی کو دنیا میں واپس لانا ثبوت ہے کہ انبیاء علیہم کی تعداد آنحضرت ﷺ کی بعثت پر مکمل ہو چکی ہے اسی وجہ سے سابق انبیاء علیہم السلام میں سے ایک پیغمبر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ نزول کے لئے متعین فرمایا۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ کا تعلق انبیاء کے اسی جماعت سے ہے، جنہیں آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجا گیا۔

اعلان ختم نبوت: حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اعلان ہوا کہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (سورۃ مائدۃ) ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام۔

اس آیت کے نزول کے بعد صرف اکیاسی دن حضور ﷺ زندہ رہے۔ تکمیل دین کا اعلان اس بات کا واضح

ثبوت ہے کہ حضورﷺ چونکہ سب سے آخر میں دنیا کو نبی کی حیثیت سے بھیجے گئے کہ نبیوں کے فہرست میں کوئی نبی باقی نہ رہا۔ اس تکمیل دین کے اعلان کے بعد اب قرآن وشریعۃ مطہرہ کامل ہے اس میں ترمیم وتبدیلی کی نہ ضرورت ہے اور نہ ہوسکتی ہے اس لئے اب آپﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت قطعاً نہیں۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو اسلام کے تمام تعلیمات فضول ہو کر اسلام ناقص رہے گا۔ کیونکہ پھر تو اس نئے آنے والے نبی پر ایمان لانا ہوگا ورنہ قرآن حدیث اور شریعت پر عمل کرنے کے باجود اس نئے نبی پر ایمان نہ لانے والا کافر ہوگا۔ تو کمال دین تب ہوگا کہ جس نبی پر یوم عرفہ اکمال واتمام دین کا اعلان ہوا اسی پر خاتم الانبیاء ہونے کی حیثیت سے ایمان لایا جائے۔ اگر اس پر اسی محکم عقیدے کے مطابق ایمان واذعان نہ ہو پورا دین ناقص بلکہ ختم ہو جائے گا۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرتﷺ پر کوئی حکم حلال وحرام کے بارہ میں نازل نہیں ہوا۔ کیونکہ آپﷺ آخری نبی اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید کامل اور آخری کتاب ہے۔ جیسے آنحضرتﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ پر نازل ہونے والی کتاب ''خاتم الکتب'' ہے۔

محترم حاضرین! وقت کی کمی کے باعث ان دو آیات کریمہ کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں، تمام آیات جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے نبوت کے انقطاع پر دلائل قطعیہ کی حیثیت سے قائم ودائم ہیں اور قیامت تک آنے والے انسان آپ ہی کی امت اور آپ ان سب کی طرف مبعوث ہیں۔

احادیث متواترہ اور مسئلہ ختم نبوت: احادیث مقدسہ کی روشنی میں رحمۃ دو عالمﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بے شمار روایات درجہ تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر آپ کے سامنے ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ آپ کی بھی ختم نبوت کے مسئلہ پر رہنمائی ہوسکے کہ نہ صرف قرآن بلکہ خود رسول کریمﷺ سے بھی احادیث متواترہ صحابہ کرام کے واسطے سے بہت بڑی جماعت نے نقل کئے: **وعن العرباض بن ساریةؓ عن رسول الله ﷺ انه قال انی عندالله مکتوب خاتم النبین وان آدم لمنجدل فی طینه (رواه فی شرح السنة)**

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہؓ آنحضرتﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا میں اللہ کے ہاں اسی وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جس وقت (حضرت) آدمؑ اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ امام الانبیاءﷺ کا غرض اس جملہ سے یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کا قالب بھی بن کر تیار نہ ہوا تھا نہ اس میں روح پڑی تھی میرا اس دنیا میں خاتم النبیین کی حیثیت سے آنا رب العالمین نے لکھا ہوا تھا۔

وعن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (رواه بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کر رہے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے

ایسے ہی ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی دنیا کو بحیثیت نبی آنے والا نہیں۔ یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے درمیان آپس کی قرابت داری' مرتبہ اور تعاون جو رہا یہ سارے اوصاف آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ کے درمیان موجود تھے' اس لئے حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی' لیکن آپ ﷺ نے ان دونوں کے مابین جو فرق تھا وہ واضح فرمایا۔ حضرت ہارونؑ نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

وعن جابرؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) میں تمام انبیاء اور رسولوں کا قائد ہوں گا۔ اور میں یہ بات فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ میں سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں (میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں) اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا (قیامت کے روز) سفارش کرنے والا پہلا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار: محترم حاضرین! آپ حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ کے سلسلہ میں بار بار سن چکے ہیں کہ اس عظیم اور برتر ہستی میں ریاء، خود نمائی اور تکبر کا نام ونشان تک نہ تھا مذکورہ حدیث میں لافخر کا ارشاد بھی ہر فضیلت ومنقبت کے ساتھ بطور کسر نفسی فرمارہے ہیں کہ میں جو کچھ بیان کررہا ہوں اللہ کے ہاں جو حقیقی واقع ہونیوالی صورت حال ہے وہ بیان کردوں نہ کہ میرا یہ بیان ازراہ فخر ومباہاۃ ہے نیز میرا یہ اقرار اللہ کے مجھ پر عظیم نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے ہے. خطبہ کے ابتدا میں جو حدیث پیش کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''وانا العاقب'' کے معنی سب سے پیچھے آنے والا ہے اور آنحضرت ﷺ بھی تمام رسولوں اور انبیاء کے بعد دنیا میں تشریف لائے ہیں جس سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی نیا نبی آنے والا نہیں۔ اور اگر کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ کذاب ہوگا۔ معزز سامعین! نبوت کے ان جھوٹے دعویٰ کرنے والوں کا ذکر آپ ﷺ نے قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے فتنوں میں بھی فرمایا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے مسلمان ان انسانی شیاطین کے دام فریب میں پھنسنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ حضرت ابوہریرہؓ ان فتنوں کے بارے میں حضور ﷺ کے ایک طویل ارشاد میں جن میں کئی معرکۃ الآراء واقعات رونما ہوں گے۔ صرف وہ حصہ ذکر کررہا ہوں جس میں رسالت کے جھوٹے دعویداروں کا ذکر ہے۔

تیس جھوٹے دجالوں کا ذکر: **عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ الخ (بخاری ومسلم)**

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بڑے زبردست مکار وعیار پیدا نہ ہوں جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے ان کی تعداد تیس کے

قریب ہوگی۔ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے۔

حدیث میں دو جھوٹے نبوت کے دعویداروں کا ذکر: انبیاء کے خواب بھی وحی کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے ایک خواب دیکھ کر اس کی تعبیر نبوت کے دو جھوٹے دعویداروں کے موجودگی سے فرمائی۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذهب فكبر علی فاوحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين الذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامه (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ (ایک دن) میں سو رہا تھا کہ (خواب) میں زمین کے خزانے میرے سامنے پیش کئے گئے۔ پھر میرے ہاتھ پر سونے کے دو کڑے رکھے گئے۔ جو مجھ پر بہت ناگوار ہوئے اس کے بعد مجھ پر وحی آئی کہ ان کڑوں پر پھونک مارو چنانچہ میں نے پھونک ماری وہ کڑے اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر ان دونوں جھوٹے (نبوت کے دعوی کرنے والوں سے کی۔ جن کے (باعتبار سکونت) میں درمیان میں ہوں ایک یمامہ والا دوسرا صنعاء والا ایک دوسرے روایت میں جسے ترمذی نے نقل کیا ہے اس طرح ہے ان میں سے ایک تو مسیلمہ ہے جو یمامہ کا باشندہ اور دوسرا عنسی صنعا کا رہنے والا ہے۔ اسود یمنی نے حضورؐ کے دنیا میں موجود ہوتے ہی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضور ﷺ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسود کو مار کر اپنے انجام کو پہنچایا اور مسیلمہ کذاب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں دعوئے نبوت کر کے حضرت وحشیؓ کے ہاتھ واصل جہنم ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے خواب کی سچی تعبیر تھی کہ ان دونوں کو اپنے خباثت کی سزا دنیا میں مل کر اپنے آخرت کو بھی برباد کر دیا ان کے بعد کسی کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہوسکی۔ ان تین چار روایتوں کے علاوہ اور بھی کئی احادیث جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں تواتر کا درجہ حاصل کر چکی ہیں متواتر احادیث سے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی آمد تک کسی نبی کو خاتم النبیین کے لقب سے نہیں نوازا گیا۔ آپ ﷺ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو کر خاتم النبیین کے خصوصیت سے مالا مال ہوئے۔ قطعی نصوص سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہونے کے باوجود عالم کفر اور استعمار کے در پردہ ٹولے نے اس مسئلہ کو متنازعہ بنانے کی جو کوششیں کیں۔ اب نماز کا وقت ہو رہا ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ اس کے بارہ میں معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ حق تعالیٰ ہم اور جملہ مسلمانوں کو اسلام کے محکم عقائد میں نقب لگانے والوں کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ امین۔

یاد ماضی

ضبط وترتیب: عطاء اللہ شاہ بنوں

دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا عبدالحقؒ کی زیر تدریس مشکوٰۃ شریف کا اختتامی درس اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی شرکت

دارالعلوم دیوبند کے زمانہ تدریس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے درس مشکوٰۃ شریف کے اختتام میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کی شرکت کے سلسلہ میں یہ واقعہ بنوں کے بقیۃ السلف فاضل دیوبند مولانا حضرت علی مدظلہ کی روایت سے مولانا عطاء اللہ شاہ نے قلمبند کی ہے جو معروف دینی وسیاسی رہنما حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ بنوی کے لائق اور قابل فرزند ہیں۔ ہم سب کو ان سے بڑی امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں...... (مدیر)

مختصر عمر میں بڑے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام کے نام سنے اور دیکھے، ہمارے گھر میں کتابوں ملک بھر کے رسائل کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے، والد صاحب سے شعور کے وقت سے دارالعلوم دیوبند واکابر دیوبند کا تذکرہ ہر وقت سننا پڑتا ہے کوئی دن اس سے خالی نہیں رہتا۔

والد ماجد حضرت مولانا آزادؒ کی عقیدت کے اسیر ہیں اور قبلہ عشق ومحبت حضرت مدنیؒ ہیں، یہی وجہ ہے کہ تقریر وبیان میں اکثر مدنیؒ کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں اور مولانا آزادؒ کے اقوال بطور نصیحت فرمایا کرتے ہیں۔ والد ماجد کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے تلمذ کا شرف حاصل ہے اور دارالعلوم حقانیہ میں درس وتدریس کا اعزاز بھی حاصل ہے آج کی یہ تحریر ایک تاریخی مجلس کی روداد ہے جو والد ماجد اور حضرت مولانا قاسم قاسمی صاحب کی معیت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ایک شاگرد رشید مستند عالم دین شیخ الحدیث ومفتی حضرت مولانا حضرت علی صاحب عرف خطیب صاحب بنوں میں ہوئی۔ حضرت خطیب صاحب اس وقت نوے سال قریب عمر میں ہیں اور شدید بیمار بھی ہیں والد ماجد نے حضرت خطیب صاحب سے عرض کیا کہ حضرت: آپ دیوبند کے ختم مشکوٰۃ شریف کی داستان سنائیں۔ حضرت خطیب صاحب نے پہلے اپنے کلاس فیلو کا تذکرہ کیا میرے ہم درس یہ طلبہ تھے۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ بانی جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا جمیل احمد صاحب پشاور مولانا محمد حنیف صاحبؒ چندو خیل لکی مروت، وغیرہ وغیرہ۔

اس عمر میں انہوں نے ۱۹۴۶ء کے واقعات سنائے، مولانا عبدالحقؒ کا تذکرہ جس انداز سے کیا وہ عجیب انداز تھا، خطیب صاحب نے فرمایا، جس تاریخ کو دارالعلوم دیوبند میں ہماری مشکوٰۃ شریف کا آخری سبق حضرت شیخ

الحدیث دارالعلوم دیوبند شیخ الاسلام والمسلمین مرشد الہند والحجاز مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پڑھانا تھا۔

مقررہ وقت پر حضرت مدنیؒ تشریف لائے، درسگاہ میں گلدستے وغیرہ رکھے ہوئے تھے، درسگاہ کو سجایا گیا تھا۔ مولانا عبدالحقؒ گیٹ پر دروازے کے ایک طرف کھڑے تھے، جو ادب کا اعلیٰ نمونہ تھا، جو استاد و شاگرد میں تعلق ہوتا تھا، باکمال استاد کے آتے ہی مولانا عبدالحقؒ طلبہ کے صف میں کھڑے ہوئے۔

امام راشد حضرت شیخ الاسلامؒ نے جب نظر ڈالی تو دروازے پر کھڑے ہو کے عجیب انداز میں آواز دی۔ عبدالحق یہ کیا بنا رکھا ہے۔ یہ سب اٹھاؤ۔ طلبہ سے پہلے حضرت عبدالحقؒ نے سب چیزوں کو اٹھایا۔ حضرت مدنیؒ نے کہا سنا ہے تم لوگوں نے مٹھائی کے لئے چندہ بھی کیا ہے یہ سب واپس کردو۔ مولانا عبدالحق صاحبؒ انتہائی مودبانہ طریقے سے سب کچھ سنتے رہے۔ بولنے کی کوئی بات نہیں بولی۔ بعد میں مولانا مدنیؒ نے سبق پڑھایا اور دعا کی دعا کے بعد طلبہ ادب کیساتھ کھڑے رہے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ کی جوتیاں مبارک حضرت شیخ الاسلام کے سچے جانشین علم و عمل میں عکس جمیل حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اٹھائی۔

حضرت خطیب صاحب نے مزید فرمایا، میں نے جن اساتذہ کرام سے پڑھا ہے یہ سب اپنے وقت کے علم و عمل کے جبال تھے، مثلاً مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا محمد شریف کشمیری، مولانا عبدالرحمٰن کیمبلپوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ، مولانا اختر حسین صاحبؒ مدرس دارالعلوم دیوبند، شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ، قاری محمد طیب صاحب، یہ سارے حضرات انتہائی باکمال اساتذہ کرام میں شمار ہوتے تھے، لیکن سمجھانے کا طریقہ کار، عجز و انکسار تمام کمالات ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا یہ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ تھے، وقار و متانت، عزت و احترام، غریبوں میں شاہانہ مزاج کے مالک تھے، حضرت شیخ الاسلامؒ کے ہزاروں شاگرد گزرے ہیں، سب ہی اللہ کے مقبول بندے تھے، لیکن جو علم حدیث کا فیض حضرت شیخ الحدیثؒ جاری ہوا یہ سب میزاب حسینی سے جاری و ساری چشمہ ہے، دارالعلوم حقانیہ حضرت شیخ الاسلام کی دعاؤں کی تعبیر ہے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ کا تعلق حضرت مدنیؒ سے ایسا تھا جیسا ابن قیم کا ابن تیمیہؒ سے حافظ ابن حجرؒ کا حافظ عراقیؒ سے اور خصوصاً ابوبکر صدیقؓ کا رسالت مابﷺ سے۔

آخر میں حضرت خطیب صاحب کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار رو پڑے۔ پتہ نہیں وہ کیوں رو پڑے۔ دیوبند بار بار کہتے لیکن زبان اور آنسو بولنے کی اجازت نہیں دیتے تھے شاید وہ یہ کہنا چاہتے تھے۔

ؔ آتا ہے یاد مجھ کو گزارا ہوا زمانہ
وہ جھاڑیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ

ؔ آج ہے خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی لیلیٰ کے دیوانے رہے

جناب ریحان اختر*

جنگ و امن کا تصور اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں

آج کا انسان سائنس اور ٹیکنالوجی کے عہد زریں سے گذر رہا ہے۔ مختلف قسم کے انکشافات رو بہ عمل آرہے ہیں آرٹس اور سائنس کے شعبہ جات وجود میں آرہے ہیں، بود و باش کے طریقے بڑے تیزی سے بدل رہے ہیں، فلک بوس محلات و قصور، دلکش و دلفریب بلند عمارتیں دعوت نظارہ دے رہی ہیں، صنعت و تجارت کے دیدہ زیب اور خیرہ کن مراکز روز بروز وجود میں آرہے ہیں۔ یہ انسان بحر و بر کے ہر نا چے میں فتح و تسخیر کی کمندیں ڈالے ہوئے نظر آتا ہے۔

لیکن یہ مشاہد و مناظر کا ایک رخ پیش کرتے ہیں۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ آج انسانی زندگی انتشار و بدنظمی اور تباہی سے دوچار ہے، ظلم و عدوان شباب پر ہے، فرد فرد جماعت جماعت میں آویزش و تصادم کا سلسلہ جاری ہے۔ قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی منصوبہ بند طریقے سے انسانی دشمن طاقتیں انسانیت کو تہ تیغ کرنے کے درپہ ہیں اور روز بروز ان کوششوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے، یہ انسانیت دشمن طاقت و قوت کی بناء پر لحظہ بھر میں ہزاروں اور لاکھوں افراد موت کے لقمہ تر بنا لئے جاتے ہیں، معصوم انسانوں کو ایسے کاٹا جا رہا ہے کہ جیسے بے جان درختوں پر آرے چل رہے ہوں، قوت و اقتدار کے متوالوں کے ذریعہ املاک کو ایسے تباہ کیا جا رہا ہے جیسے کہ ساری دنیا انہیں کی ملکیت ہو اور پوری انسانیت انکی رعایا ہے۔ انسانیت کے دشمن ایسے ایسے طریقہ کار اپناتے ہیں کہ روح کانپ اٹھتی ہے۔ یہ فرعونی طاغوتی طاقتیں ایسا کیوں کر رہی ہیں؟ یہ ایسا اس لیے کر رہیں ہیں کہ ساری دنیا ان کی ماتحتی کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لے۔ اور انہیں کے رحم و کرم پر اپنی زندگی گزارے۔

گویا کہ پوری دنیا میں طاقت و قوت زور و دبدبہ کی حکمرانی چل رہی ہے، کمزوروں کا کوئی پرسان حال نہیں، غربت زدہ طبقہ امیروں کے جبر و تشدد کے سائے تلے زندگی بسر کرتا نظر آرہا ہے۔ پوری انسانیت سسکتی و بلکتی نظر آرہی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ اور دنیا کا کوئی خطہ بدعنوانیوں اور دسیہ کاریوں سے پاک نہیں ہے جس میں رہ کر انسان راحت و سکون اور امن و امان محسوس کرے۔ دنیا کی موجودہ صورت حال کا ذمہ دار کون ہے؟ فتنہ و فساد کس نے برپا کر

---

* ریسرچ اسکالر شعبہ سنی دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

رکھا ہے، بدامنی و بدعنوانی کے اصول وضابطے کون بنا رہا ہے۔ قتل وغارت گری سفاکیت ودرندگی کا ننگا ناچ کون کر رہا ہے، معصوم انسانوں کے خون کو چوس کر اپنی تشنگی کون بجھا رہا ہے، پاک دامن عورتوں کی عصمتوں کو تار تار کر کے اپنی خواہشوں کو پورا کون کر رہا ہے، املاک کو تباہ برباد کون کرتا ہے، دنیا میں امن وآشتی، عدل وانصاف، اور حقوق انسانی کے نام پر ظلم وستم، جبر تشدد، بدامنی کی فضا سے معاشرے کو پراگندہ کس نے کر رکھا ہے۔ قانون کے نام پر لاقانونیت، مذہب کے نام پر دہشت گردی کس نے پھیلا رکھی ہے، ان تمام سوالوں کا جواب دنیا میں بسنے والے لوگوں کی چیخ وپکار، آہ وبکا، بے گناہ انسانوں کا قتل، انسانیت کے ساتھ درندگی سفاکیت کا مظاہرہ اور ظالموں کے خلاف احتجاج خود اس کے گواہ ہیں، لیکن ان تمام نامساعد منحوس حالات کو مغرب نے اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ کر رکھا ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ سچائی کیا ہے اسلام کن چیزوں کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے ماننے والوں کا انسانیت کے ساتھ عمل کیا جا رہا ہے، کیا اسلام واقعی خونخواری ودہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے جسے مغرب نے اپنی تسبیح بنا ڈالی ہے۔

اسلام کی روشن تعلیمات اور اسکے زندہ وتابندہ اصول واحکام دنیا کے سامنے موجود ہیں، اسلام اللہ رب العزت کی طرف سے دنیائے انسانیت کیلئے طریقہ زندگی ہے جو ہمدردی ومحبت، انسانیت نوازی اور بشر دوستی کی تعلیم دیتا ہے نہ یہاں دوسرے علمبرداران مذہب کے تئیں جبر واکراہ پایا جاتا ہے اور نہ ہی دوسرے مذہب اور اہل مذہب کے جذبات سے کھیلواڑ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہاں دعوت وتبلیغ اسکے علمبرادروں کا طرۂ امتیاز ہے اور یہاں بھی حکمت وموعظت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ذیل میں اسلام کے امن وعدل پسند مذہب ہونے سے متعلق معروضات قابل ملاحظہ ہیں۔

اسلام کو ایک جارح مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد قوم قرار دینا اسلام کے محکم اصولوں سے بے خبری کی دلیل یا دیدہ ودانستہ تنگ نظری کی بدترین مثال ہے۔ اسلام ہمیشہ مذہبی تقدس اور قومی تشخص وامتیاز، انسانیت نوازی برقرار رکھنے کے لیے عمل پیہم اور جہد مسلسل کی اجازت ضرور دیتا ہے اور تبلیغ وہدایت کی ہر ممکن راہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کرنے کی تعلیم پر بھی زور دیتا ہے۔

ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن (النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت وحکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔

یہ تعلیم ان لوگوں کو دی جارہی ہے جن کے پاس فوج وسپاہ نہیں۔ آلات حرب وضرب نہیں ہے صرف زبان کی طاقت ہے اس کو استعمال کرنے کے لیے بھی حسن گفتار اور طریقہ احسن کی قید لگا دی گئی۔ تبلیغ وہدایت کے نتیجے

میں اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ تالیف قلب اور حسن معاملہ کا درس دیا گیا، اور تلقین وہدایت کی ہر ممکن کوشش کے بعد بھی اسلام سے منحرف رہنے والوں کے ساتھ درگذر سے کام لینے کا فرمان جاری کیا گیا اور اس نرمی ورفق اور حسن کلام کی یہاں تک تعلیم دی گئی کہ کفار کے معبودوں اور پیشواؤں کو برا کہنے سے روک دیا گیا۔

ولاتسبوالذین یدعون من دون الله فیسبوالله عدوابغیر علم (الانعام:۱۰۸)

تم ان کے معبودان باطل کو جنہیں یہ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالیاں نہ دو، ورنہ تو وہ جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دیں گے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد ہے:

''لااکراہ فی الدین قدتبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله فقد استمسك بالعروہ الوثقی لاانفصام لهاوالله سمیع علیم''(البقرہ:۲۵۶)

دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے، سیدھی راہ غلط راہ سے ممتاز کر کے دکھائی جاچکی ہے اب جو کوئی معبودان باطل کو چھوڑ کر اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ ایک مضبوط رشتہ سے تعلق جوڑتا ہے جو ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

اسلام کے پیروکار نہ صرف یہ کہ اس پر کاربند ہوئے بلکہ اس پر عمل کر کے دنیا کو بتادیا کہ اسلام جو کہتا ہے اسی کے مطابق اپنے ماننے والوں کو تلقین بھی کرتا ہے۔ عالمی تاریخ میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو اسلامی نظام عدل کی ایسی مثال پیش کر سکے۔ عہد فاروقی کا یہ مثالی کارنامہ کیا ساری دنیا کو حیرت واستعجاب میں ڈالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ اسلام کے پیروکاروں نے کس طرح سے انسانیت دوستی کا ثبوت پیش کیا، ایک مرتبہ فاروق اعظمؓ نے ایک بوڑھے آدمی کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیوں بھیک مانگ رہے ہو اس نے عرض کیا جزیہ ادا کرنے کے لیے، وہ بیچارہ بوڑھا نہ جان سکا کہ سائل کون ہے۔ آپ نے اسی وقت اعلان کرادیا کہ ایسے سارے آدمی جن کے پاس ذرائع آمدنی نہیں ہیں ان کا جزیہ معاف کردیا جائے اسکے بعد تمام ریاستوں کے گورنر کو لکھ بھیجا کہ ایسے مفلوک الحال ذمی جو بڑھاپے یا بیماری کے سبب کما نہیں سکتے ان کو بھیک مانگنے کی ذلت ورسوائی سے بچایا جائے اور خزانہ شاہی سے ان کا وظیفہ مقرر کردیا جائے۔

تاریخ کے دریچے سے آج بھی جھانک کر دیکھا جاسکتا ہے کہ بیت المقدس پر جب عیسائیوں نے تسلط حاصل کیا تھا تو مسلمانوں کا کس طرح سے خون بہایا گیا تھا۔ مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح سڑک پر ذبح کر کے ان کا خون نالیوں میں پانی کی جگہ بہایا گیا، عورتوں، بوڑھوں، بچوں، کے ساتھ بلافرق وامتیاز یہ رویہ اختیار کیا گیا تھا۔ اس کے بالمقابل تاریخ گواہ ہے کہ نوے سال بعد حضرت صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو فتح کیا تو تمام شہریوں

کو امان دے دی گئی تھی، حتی کہ ہتھیار ڈال دینے والے سپاہیوں کی بھی جان بخشی کردی گئی۔ پورے شہر میں منادی کرادی گئی کہ جو کوئی یہاں سے جانا چاہے وہ نہ صرف اپنی جان بلکہ اپنا سارا مال ومتاع سمیٹ کے لے جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک معروف گرجا کے پادری سے متعلق سلطان کو کہا گیا کہ گرجا میں جمع شدہ کروڑوں کا سونا وہ لے جارہا ہے اسے سرکاری خزانے میں جمع ہونا چاہئے تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے کہا کہ اسے نہ روکو ورنہ تو میرے حکم کی خلاف ورزی ہوگی۔ چشم فلک نے ایسے صدہا واقعات دیکھے ہیں جو آج بھی تاریخ اپنے سینے میں محفوظ کئے ہوئے ہے، اسی چیز کا اعتراف ایک فرانسیسی مورخ ڈاکٹر گستاولی بان اپنی کتاب تمدن عرب صفحہ نمبر ۲۰۹-۲۱۰ پر لکھتے ہیں۔

اشاعت قرآن اور دین اسلام کی حیرت انگیز سرعت نے مخالف مؤرخین کو نہایت تعجب میں ڈالا ہے، اور بجز اس کے کوئی توجیہ نہ بن پڑی کہ اس مذہب میں شہوت نفسانی کی باگ ڈھیلی کردی گئی ہے جس کی وجہ سے عوام کی رغبت اسی کی طرف ہوئی اور علاوہ یہ امر نہایت آسانی کے ساتھ ثابت ہوسکتا ہے کہ ان کا یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر لیبان صفحہ دس پر لکھتے ہیں:

''جب ہم فتوحات عرب پر نظر ڈالیں گے اور ان کی کامیابی کے اسباب کو ابھار کر دکھائیں گے تو معلوم ہو گا کہ اشاعت مذہب اسلام میں تلوار سے مطلق کام نہیں لیا گیا کیونکہ مسلمان ہمیشہ مفتوح اقوام کو اپنے مذہب کی پابندی میں آزاد چھوڑ دیتے تھے اگر اقوام عیسوی نے اپنے فاتحین کے دین کو قبول کرلیا اور بالآخران کی زبان کو بھی اختیار کیا تو یہ محض اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اپنے جدید حاکموں کو ان قدیم حاکموں سے جن کی حکومت میں وہ اس وقت تک تھے بہت زیادہ سچا اور سادہ پایا۔ یہ امر تاریخ سے ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی مذہب بزور شمشیر نہیں پھیلایا جاسکتا جس وقت عیسائیوں نے اندلس کو عربوں سے فتح کرلیا اس وقت اس مفتوح قوم نے جان دینا قبول کرلیا۔ لیکن مذہب بدلنا قبول نہیں کیا۔

تہذیب وتمدن، شرافت وشائستگی، شرم وحیا، غیرت، مودت ومحبت، رحم وکرم کی دولتوں سے محروم اہل یورپ کے نزدیک اسلام کے بعض قوانین ظلم وجور، جبر وتشدد، نفرت وعداوت کے زمرے میں ضرور داخل ہوسکتے ہیں حالانکہ حیا سوز حرکتوں کا کھلے عام ننگا ناچ ان کے یہاں فیشن شمار کیا جاتا ہے، کائنات کا ہر شخص ان کے لیے دشمن ہے جو ان کے مفاد کے لیے کام نہ کرے جو ان کی تہذیب وثقافت کو قبول نہ کرے، جو ان کے کلچر کو اپنا تشخص نہ بنالے، اگر کوئی شخص ان تمام چیزوں کو اپنالے تو وہ انسان وہ ملک وقوم ان کی محبوب اور منظور نظر بن جاتی ہے۔ اگر کسی نے انکار کردیا تو ان کے ظلم وستم کے سائے تلے زندگی گذارنے کے لیے تیار ہوجائے۔ حالانکہ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ قاتلوں کے حکم قصاص، چوروں کے لیے قطع ید۔ اور زانیوں کے لیے سزائے رجم اسلامی قوانین کے وہ دفعات ہیں جن کے بغیر معاشرہ

میں بدترین جرائم پر کنٹرول اور پوری دنیا میں امن وآشتی کی راہ ہموار نہیں ہوسکتی۔

لندن کی خاتون رائٹر کارین ارم سٹرانگ نے مذہب پر ایک درجن سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں اس خاتون کی تقریباً تین سوصفحہ کی ایک کتاب سیرت رسولؐ پر ہے۔اس کتاب میں اسلام کا منصفانہ مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خاص طور پر اس میں اس پر پیگنڈے کورد کیا گیا کہ اسلام ایک تشدد پسند مذہب ہے۔کتاب کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوتا ہے۔

Muhammad Founded a Religon and a Cultural Tradition that was not based on the sward-Despite the western myth-and whose name "Islam"Signifies peace and reconciliation .

ترجمہ: محمدؐ ایک ایسے مذہب اورایسے کلچر کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار پر نہیں تھی مغربی افسانہ کے باجود اسلام کا نام امن وصلح کا مفہوم رکھنے والا ہے۔

Book named:Mahammad Western Attdempt.

to understandging Islam, By Mr. Karen Armstrong, Published.By Victor Gollancz ltd,London 1992,p266

اسلام صرف اگر افہام وتفہیم کا مذہب ہوتا، نیکی وراستی کا صرف سبق پڑھاتا، خداترسی وخدا طلبی کا صرف وعظ کہتا، تادیب وسرزنش کوئی اس میں نہ ہوتی تو ہرگز ظلم وستم جبر وتشدد، فساد وہلاکت خیز تباہی وبربادی کا قلع قمع نہیں ہوسکتا تھا جولوگ کہتے ہیں کہ اسلام کا تلوار سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے، اس میں بھی مبالغہ آرائی ہے، کیونکہ فتنہ اور فساد کو کچل کر معاشرۂ انسانیت کوامن واشتی کی نعمت سے ہمکنار کرنے کے لیے اسلام نے حدود وقیود کے پاس ولحاظ کے ساتھ تلوار اٹھانے کی اجازت دی ہے بلکہ شر وفساد کا قلع قمع کرنے کے لیے امر ناگزیر قرار دیا ہے۔اسلام کی تلوار ایسے رگوں کی گردنیں کاٹنے کے لیے ضرور تیز ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن جولوگ ظالم وجابر نہیں ہیں۔ بدکار وبدکردار نہیں جو صدعن سبیل اللہ نہیں کرتے، جو دین کو مٹانے کی پالیسی اوراس کو دبانے کی کوشش نہیں کرتے جو خلق خدا کے امن وامان اور اطمینان کو غارت نہیں کرتے خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں، ان کے دینی عقائد خواہ کتنے باطل ہوں اسلام ان کے جان ومال سے کچھ تعرض نہیں کرتا ایسے لوگوں کے لیے اسلام کی تلوار کند ہے اور بے شک اس کی نظر میں ان کا خون حرام ہے۔

مولانا محمد ثاقب
مُدرس جامعہ تعلیم القرآن گاؤں ویسہ ضلع اٹک

علامہ صابونی اور اُن کی تفسیر

یوں تو اللہ تعالی کی کتاب کو سمجھنے کیلئے بہت سی تفاسیر موجود تھیں لیکن آج کے اِس تیز ترین دور کی تن آسان طبیعتوں اور کمزور سے کمزور تر استعداد والوں کیلیے اُن تفاسیر سے استفادہ اٹھانے میں کبھی تو اُن تفاسیر کی مغلق عبارتیں رُکاوٹ بنتیں تو کبھی اُن کی لمبی اور طویل عبارتوں کے سامنے وقت کی کمی ہتھیارڈالنے پر مجبور کردیتی تو کبھی اُن تفاسیر کی ضخیم جلدوں کی مہنگی قیمتیں رستے کی رکاوٹ بنتیں اس لیے ضرورت ایک ایسی تفسیر کی تھی جو عام فہم ہونے کیساتھ ساتھ مختصر بھی ہو۔ایک ایسی تفسیر جسمیں متقدمین کی تفاسیر سے استفادہ کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے مسائل کے حل میں بھی رہنمائی فراہم ہوتی ہو۔ایک ایسی تفسیر جس میں دیگر فنون کی بھی رعایت رکھی گئی ہو۔اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جامعہ اُم القریٰ مکہ مکرمہ کے اُستاد محمد علی صابونی صاحب نے صفوۃ التفاسیر کے نام سے ایک تفسیر لکھ کر اِس خلا کو پُر کردیا یہ تفسیر پہلی بار ۱۹۸۰ءعیسوی میں بیروت کی طرف سے شائع ہوئی۔صابونی صاحب اس سے پہلے بھی تفسیر کے میدان میں تفسیر ابنِ کثیر کی تلخیص اور آیات احکام پر ایک تفسیر روائع البیان فی احکام القران تحریر فرماچکے ہیں۔اِسی طرح علوم القرآن کے موضوع پر التبیان فی علوم القرآن کے نام سے ایک تحریر ان کے قلم سے رُونما ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔

صفوۃ التفاسیر تین مختصر جلدوں پر مشتمل ہے صابونی صاحب نے زیادہ تر اس میں تفسیر قرطبی، تفسیر ابنِ کثیر، روح المعانی، البحر المحیط اور تفسیرِ کبیر سے بخوبی استفادہ کیا ہے اِن کی اِس تفسیری خدمت کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا جس کا منہ بولتا ثبوت اِس تفسیر پر جامعہ ازہر کے شیخ عبدالحلیم محمود، مجلسِ قضاء کے رئیس عبداللہ ابنِ حمید، ندوۃ العلما کے نامور ادیب ابوالحسن علی ندوی، جامعہ الملک عبدالعزیز کے مدیر الدکتور عبداللہ عمر نصیف، کلیۃ الشریعۃ کے راشد ابنِ راجح مسجدِ حرام کے خطیب شیخ عبداللہ خیاط اور کلیۃ الشریعۃ مکۃ المکرمہ کے رئیس شیخ محمد عزالی کی وہ تقریظات ہیں جو اُنھوں نے اس تفسیر پر تحریر کی ہیں۔

آئندہ سطور میں ہم نے اس تفسیر کا مختلف زاویوں سے جائزہ لینا ہے علامہ صابونی صاحب نے اپنی اس پوری تفسیر میں سات باتوں کو مدِ نظر رکھا ہے ہم نے ترتیب وار ہر ایک کو ذکر کر کے اُن کی چند ایک مثالیں اور اُن پر مختصر تبصرہ بھی کرنا ہے۔ ہر سورت کا خلاصہ...... ہر سورت سے پہلے اجمالی طور پر اُس سورت کا تعارف کرنا اور اُس کے

مضامین کا اجمالی طور پر قارئین کے ذہن نشین کرانا تقریباً متقدمین کی تفاسیر میں ناپید ہے اور اگر کہیں یکاذ کا تفسیر میں یہ انداز پایا بھی جائے لیکن پھر بھی باقاعدہ اہتمام کسی تفسیر میں بھی نہیں ملے گا۔صفوۃ التفاسیر میں یہ انداز آپ کو ہر سورت کی ابتدا میں ملے گا جس سے ایک طالبعلم کے ذہن میں پہلے ہی سے اُس سورت کا سارہ نقشہ بیٹھ جاتا ہے اور اِسی خلاصے میں آپ کو اُس سورت کا وجہ تسمیہ اور اُس کی فضیلت بھی ملے گی۔

آیات اور سورتوں کا باہم ربط:

آیات کا باہم ربط اور ایک سورت کا ماقبل سورت کے ساتھ ربط ایک ایسی چیز ہے جس کا تعلق ذوق کے ساتھ ہے نقل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں صحابہؓ اور تابعینؒ سے اس بارے میں کچھ نقل نہیں اُن کے بعد آنے والے مفسرین میں سے امام فخرالدین رازیؒ نے اپنی تفسیر کبیر میں اس چیز کا بخوبی اہتمام کیا ہے اور بعض مقامات پر ایسے ایسے ربط بیان کیے ہیں جن کی مثال ملنا مشکل ہے اور علامہ سیوطیؒ نے تو اِس موضوع پر باقاعدہ کتاب اسرار ترتیب سور القران کے نام سے تصنیف کی ہے جو اس موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے علامہ رضی الحمامی نے اس پر تحقیق بھی کی ہے مکتبہ دارالاعتصام القاھرہ نے اسے شائع کیا ہے۔صفوۃ التفاسیر میں بھی آیات کا آیات کے ساتھ ربط اور سورت کا سورت کے ساتھ ربط کا بخوبی اہتمام کیا گیا ہے قارئین کی دلچسپی کے لیے ہم اس کا ایک نمونہ نقل کرتے ہیں چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۵۱ (یٰاَیھا الذین اٰمنو لاتتخذالیھودو النصارٰی الخ) کا ماقبل کیساتھ ربط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں **لماحکیٰ تعالیٰ عن اھل الکتاب الھم ترکوالعملٰ بالتوراۃوالانجیل وحکم علیھم باالکفر والظلم والفسوق، حذرتعالیٰ فی ھذہ الآیات من موالاۃالیھودوالنصارٰی الخ......** یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی یہ حالت بیان کی کہ اُنہوں نے توراۃ اور انجیل کو چھوڑ رکھا ہے اور اُس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر کفر، ظلم اور فسق کا حکم لگایا تو اب اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کیساتھ دوستی سے منع فرمایا۔ (صفوۃ التفاسیر ج ا ص ۳۴۸)

آیات کی تفسیر لغات اور عربی شواھد کے آئینے میں....قرآن کے الفاظ کی تفسیر اور معانی کیلیے عربی لغات اور شواھد سے مدد لینا اور مراد تک پہنچنا تفسیر کی ایک مستقل قسم ہے مُفسرِ قرآن حضرت ابن عباسؓ قرآنی الفاظ کے معانی تک رسائی کیلئے باقاعدہ عربی لُغات اور اشعار کا سہارہ لیا کرتے تھے اور حضرت عُمرِ فاروقؓ نے بھی اس کی ترغیب دی ہے (التفسیر والمفسرون ج ا ص ۷۴)

صفوۃ التفاسیر میں بھی یہ رنگ آپ کو بخوبی نظر آئے گا الفاظ کے معانی کیلیے لغات کی طرف رجوع کیا گیا ہے اور بطورِ شواھد اشعار پیش کیے گئے ہیں مثلاً ایک جگہ علامہ صابونی صاحب سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰۸ اُدخلوفی السلم کافۃ میں السِلمِ کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں السلم بکسر السین

بمعنی الاسلام وبفتحھا بمعنی الصلح کہ لفظِ سِلم کو سین کی زیر کیساتھ پڑھا جائے تو اسلام کے معنیٰ میں آتا ہے اورسین پر زبر پڑھی جائے تو بمعنی صلح کے آتا ہے اول معنی کی تائید میں بطورِ استشہاد کے ایک شعر بھی نقل کیا ہے۔

دعوت عشیرتی للسِلم حتی رائیتھم تولوا مُدبرینا میں نے اپنے قبیلے والوں کو اسلام کی دعوت دی یہاں تک کہ میں نے اُن کو پیٹھ پھیرتے ہوئے دیکھا (صفوة التفاسیر ج ا ص ۱۳۲)

آیات اوراُن کے شانِ نزول:

بعض آیات کا سمجھنا اسبابِ نزول پر موقوف ہوتا ہے یعنی جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ یہ آیات کیوں نازل ہوئیں؟ کیا حالات تھے؟ کیا واقعات تھے؟ اُس وقت تک اُن کا سمجھنا محال ہوتا ہے اوراس بارے میں باقاعدہ صحابہ کرامؓ اورتابعین سے اس بارے میں روایات منقول ہیں متقدمین نے بڑے اھتمام کے ساتھ اِن روایات کو اپنی تفاسیر میں جگہ دی ہے اوربعض نے تو اس موضوع پر باقاعدہ کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں واحدی کی اسباب النزول، علامہ سیوطی کی لُباب النقول فی اسباب النزول، اورشیخ خالدعبدالرحمن کی جامع اسباب النزول قابلِ ذکر ہیں۔ ہماری زیرِ نظر تفسیر میں اسباب النزول مستنداور صحیح تفاسیر اورروایات کی روشنی میں درج کی گئی ہیں جن جن آیات میں صحابہؓ اورتابعین سے روایات منقول ہیں اُن ہی مقامات پرنہایت احسن انداز میں وہ روایات درج کی گئی ہیں جس سے تفسیر کی افادیت میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔

زیرِ نظر تفسیر اور بلاغت..... بلاغت جو آپ کو قُرآنی آیات کا اصل حُسن بتاتی ہے اکثر طلبہ بحیثیت فن تومدارس میں پڑھ لیتے ہیں لیکن اسے قُرآن میں جاری کرنا اوراس کی آئینے میں قُرآنی عجائب وغرائب سے لُطف اندوز ہونا اوراُن کے حُسن وجمال کی انتہاء تک پہنچنا یہ سب آج کے اس دور میں ناپید ہوچکا ہے۔اہلِ مدارس کو اس کمزوری کو دورکرنے کیلیے سوچنا چاہیے۔

الحمدللہ علامہ صابونی صاحب نے اپنی اِس تفسیر میں آیات کے ذیل میں جہاں دیگر عُنوانات قائم کیے ہیں وہاں ایک عُنوان بلاغت کے نام سے بھی قائم کیا ہے اِس کیلیے اُنہوں نے زیادہ تر تفسیر تلخیص البیان، اورتفسیر ابی سعودؒ اور تفسیر بحرِ محیط سے زیادہ تر استفادہ کیا ہے اِسی سلسے میں سورۃِ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۷ (الخیط الاسود من الخیط الابیض) کے تحت لکھتے ہیں وھذہ استعارۃ عجیبۃ والمرادبھا بیاض الصبح وسوادالليل و الخیطان ھٰھنامجازو انماشبھھمابذلک لان بیاض الصبح یکون فی طلو عہ مشرقا خافیاًویکون سوادالليل مُنقضیا مُولیاًفھماجمیعاضعیفان الاان ھذایزدادانتشار اوھذا یزداداستسرارا.... اوریہ ایک عجیب وغریب استعارہ ہے اس سے صبح صادق کی روشنی اورشب ظلمت کی تاریکی مراد ہے اوردونوں کیلیے یہاں دھاگہ بطورمجاز استعمال ہوا ہے اورصبح صادق کی روشنی اوررات کی تاریکی دونوں کودھاگوں کے ساتھ اس وجہ سے تشبیہ

دی کہ طلوعِ صبح کے وقت صبح کی روشنی پوشیدہ سی ہوتی ہے اور رات کی تاریکی فنا ہونے کی تیاری میں ہوتی ہے (گویا ایک کی ابتداء اور دوسرے کی انتہاء ہوتی ہے) ایسے حالت میں روشنی اور تاریکی دونوں کمزوری کی حالت میں ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی جاتی ہے اور اندھیرا گمنامیوں کے پردوں میں گم ہونے لگتا ہے (صفوۃ التفاسیر ج ا ص ۱۲۳)

زیرِ نظر تفسیر اور فوائد ولطائف...... قرآنی آیات جواھر اور موتیوں سے بھری پڑی ہیں اِن لعل و جواھر کی قدر تو صرف اہلِ ذوق ہی جانتے ہیں علامہ صابونی صاحب نے اپنی اس تفسیر میں یہ کمی بھی رہنے نہیں دی یہ موتی اور جواھر اُن کی تفسیر میں جابجا بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح آپ کو ملیں گے۔ چنانچہ ایک مقام پر لفظِ ریح (جو ہوا کو کہتے ہیں) کے مُفرد اور جمع استعمال ہونے میں ایک نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں...

وردلفظ الرياح في القُرآن مُفردةومجموعة مع الرحمة مُفردة مع العذاب كقوله وهوالذى ان يرسل الرياح مُبشرات وقوله وهوالذى ارسل الرياح بُشرابين يدى رحمته وجاء ت مُفردة في العذاب كقوله بريح صرصر عاتية وقوله الريح العقيم وروى ان رسول الله ﷺ كان يقول اذا هبت الريح (اللهم اجعلهارياحاولا تجعلهاريحا).......

لفظ ریاح قرآن میں مُفرد اور جمع دونوں طرح استعمال ہوا ہے جمع کی صورت میں رحمت کیلیے جبکہ مُفرد کی صورت میں عذاب کیلئے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مُبارک ہے **وھوالذی ان یرسل الریاح مُبشرات** اور اللہ تعالیٰ کا ارشادمُبارک **وھو الذی ارسل الریاح بُشرا بین یدی رحمته** اور مُفرد عذاب کیلیے جو استعمال ہوا ہے اُس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مُبارک ہے **بریح صرصر عاتیه** اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد **الریح العقیم** ہے اِسی سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب بھی آندھی چلتی تو آپ ﷺ یہ دُعا فرماتے اے اللہ اِس ہوا کو ہمارے لیے ریاح یعنی خوشخبری بنا اور ریح یعنی عذاب نہ بنایئے (صفوۃ التفاسیر ج ا ص ۱۱۳)

یہ تو ہم نے چیدہ چیدہ مقامات سے چند نمونے قارئین کی خدمت میں پیش کیے ہیں باذوق قارئین تفسیر کا مُطالعہ کر کے بخُوبی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں بندہ کے نزدیک یہ تفسیر پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں حضرات کیلئے مُفید ہے ادنیٰ عربی کا استعداد رکھنے والا طالبعلم بھی اس تفسیر کو سنگِ بُنیاد بنا کر اس میدان میں سفر کا آغاز کر سکتا ہے بات صرف ہمت کی ہوتی ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

محمد الیاس ندوی بھٹکلی

ہمارے موجودہ تمام مسائل کا صرف ایک حل

اس وقت ہمارے ملک ہندوستان میں شاید ہی کوئی ہفتہ ایسا خالی جاتا ہو جس میں کسی بھی ادارہ یا تنظیم کی طرف سے مسلمانان ہند کے موجودہ مسائل پر کوئی کل ہند سمینار، کانفرنس، سمپوزیم یا مشاورتی نشست نہ ہوتی ہو، اسی طرح کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں قومی سطح کے اخبار میں کسی مسلمان لیڈر، عالم دین یا ایسے غیر مسلم دانشور کا انٹرویو شائع نہ ہوتا ہو جس کو مسلمانوں سے ہمدردی ہو اور اس کی گفتگو کا محور مسلمانوں کے موجودہ مسائل اور اس کا حل نہ ہو، ان سب کا خلاصہ ہم مندرجہ ذیل مسائل کی صورت میں بیان کرسکتے ہیں:

'' مسلمانوں کا تعلیمی میدان میں پچھڑاپن، اقتصادی معاشی بدحالی، سرکاری ملازمتوں میں کمی، ملکی سطح پر سیاسی میدان میں کم ہونے والی نمائندگی اور پارلیمنٹ واسمبلیوں میں ان کی گھٹتی تعداد، وقفہ وقفہ سے ہونے والے فسادات اور محکمہ پولس کی طرف سے ہونے والی ہراسانی، مسلم نوجوانوں کی آئے روز کی دھڑ پکڑ، بے بنیاد الزامات کے ذریعہ ان کی گرفتاری، خود عدلیہ کی طرف سے مسلمانوں کے حق میں ہونے والی ناانصافی و غلط فیصلے اور ان کے عائلی مسائل یعنی پرسنل لاء وغیرہ میں آئے روز مداخلت وغیرہ وغیرہ'' ___ ان سب مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم تھوڑی دیر کے لیے ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ ان سب مسائل کے پیدا کرنے میں جن لوگوں کا ہاتھ ہے وہ ہمیشہ اس طرح وقفہ وقفہ سے ہمیں کیوں پریشان کرنا اور دینی/سماجی/سیاسی/معاشی اور تعلیمی میدان میں ہمیشہ ہمیں زک پہنچانا چاہتے ہیں، اس کے کیا محرکات اور اسباب ہیں اور ان کی اس ذہنیت کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں؟ ___ کیا اگر ہم اپنی سیاسی طاقت کے زور پر یا احتجاج کے ذریعہ حکومت وقت کو مجبور کرکے اپنے جائز مطالبات منوالیں، اپنی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملت کی ان اقتصادی و تعلیمی کمیوں کو دور کرلیں، ہمیں اسمبلیوں میں اپنی آبادی کے اعتبار سے ریزرویشن یا الیکشن کے ذریعہ نمائندگی مل جائے یعنی ساڑھے پانچ سو ممبران پارلیمنٹ میں ۲۸ کے بجائے سو مسلم ممبران پارلیمنٹ پہنچ جائیں، حکومت ۲۰ فیصد ریزرویشن سرکاری ملازمتوں اور ملکی اداروں میں ہمارے لیے مختص کردے، مسلم تعلیمی تناسب ۵۵ فیصد کے بجائے سو فیصد ہوجائے، مسلمان پورے ملک میں معاشی میدان میں ترقی کی آخری منزل کو پاجائیں اور ہماری پسماندگی کا خاتمہ ہوجائے، پورے ملک کی جیلوں سے ہمارے مسلم نوجوان رہا ہوجائیں اور عدالتوں میں ہمارے خلاف ہونے والے تمام فیصلوں کو حکومت پارلیمنٹ میں نیا قانون بناکر رد کردے، غرض یہ کہ بالفرض اگر یہ ہمارے تمام معاشی/تعلیمی/سماجی/سیاسی اور دینی مسائل حل ہوجائیں تو کیا آپ کو اور ہمیں اس بات کا اطمینان رہے گا کہ ۶/۵ سال

کے بعد ان فرقہ پرست ذہنیت کے حامل سرکاری افسران اور دیگر برادران وطن کی طرف سے دوبارہ ہمیں پریشان کرنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی جائے گی یا پھر کسی اور چور دروازہ سے ہمارے عائلی قوانین میں مداخلت اور نئی مسلم نسل کو ذہنی طور پر پریشان کرنے اور سیاسی اور تعلیمی و معاشی میدان میں ہم کو پہلے سے زیادہ کمزور کرنے کی کوشش نہیں کی جائیگی؟ــــ اسکا جواب یہی ہے کہ ہمارے ان سب مسائل کے حل ہونے کے باوجود ملک کے بڑے مناصب پر فائز ہمارے فرقہ پرست یہ برادران وطن جنکے ہاتھوں درحقیقت ملک کی زمام ہے پہلے سے زیادہ ہمارے خلاف منصوبہ بنانے میں لگ جائیں گے اور ان کا غیظ وغضب ہمارے خلاف پہلے سے زیادہ ہو جائیگا، اسلئے کہ انکو جس بنیاد پر ہم سے نفرت اور وحشت تھی اس کا ازالہ نہیں ہوا اور جن عوامل کی وجہ سے وہ ہم سے بدظن سے تھے اس کا کوئی خاتمہ نہیں ہوا، اس کی مثال ویسے ہی ہے جیسے کسی مریض کے سردرد یا بخار کو ختم کرنے کیلئے نیم حکیم یہ نہ معلوم کرے کہ مریض اس تکلیف میں کس وجہ سے مبتلا ہے اور وہ اس کے محرکات کو جانے بغیر صرف بخار یا سردرد کا علاج کردے، نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے دن سردرد ختم ہونے کے بعد پھر کمر میں درد شروع ہوگا، بخار کے جانے کے بعد سردی اور زکام کا آغاز ہوگا، کامیاب حکیم وہی ہے جس کو اس نتیجے میں دیر نہ لگے کہ اسکے پیٹ کی خرابی کی وجہ سے ہی یہ سب بیماریاں اس کو لاحق ہورہی ہیں، اسلئے اس کا صحیح علاج یہی ہے کہ پیٹ کی خرابی کا ازالہ کیا جائے تاکہ آنے والی تمام بیماریوں کا خاتمہ ہوسکے

اسی طرح آج ہمارا حال ہے کہ ہم مسائل کو تو حل کرنے پر اپنی توجہ مبذول کررہے ہیں لیکن یہ مسائل جن عوامل اور اسباب کی بناء پر پیدا ہوئے ہیں اس کی طرف ہمارا ذہن نہیں جارہا ہے۔

اس ملک میں ہمارے ان سب مسائل کا جو اس وقت ہمیں درپیش ہیں اگر سنجیدگی سے تجزیہ کیا جائے تو اس کے پس پردہ صرف ایک محرک نظر آتا ہے اور وہ اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے ان کے دلوں میں موجود خدشات، شبہات اور غلط فہمیاں ہیں، اگر اس پر ہم سنجیدگی سے توجہ دیں اور ایک کامیاب حکیم کی طرح اصل مرض کی تشخیص کرتے ہوئے اس کے ازالہ کی کوشش کریں تو سرے سے ہمارے ان سب مسائل ہی کا خاتمہ ہو جائے، اس لیے کہ عالمی سطح پر اس وقت ناگفتہ بہ حالات کے باوجود دعوتی اعتبار سے دیگر خطوں بلکہ اکثر مسلم ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کے حالات نہ صرف غنیمت بلکہ بہت بہتر ہیں جبکہ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور دعوتی نقطہ نظر سے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے، اس لئے کہ اب بھی الحمدللہ برادران وطن کی اکثریت اسلام کے تعلق سے بدظن ہونے سے محفوظ ہے اور ہماری تھوڑی سی کوشش سے ہی اسلام کے حق میں اس کے اچھے اثرات ظہور پذیر ہوسکتے ہیں۔

ہمیں جسم کی مختلف ظاہری بیماریوں کا علاج کرنے کے بجائے بدن میں پنپنے والے اس مرض کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہئے جس کی وجہ سے آئے دن نت نئے امراض کی طرح امت مسلمہ کے سامنے اس طرح کے مسائل آرہے ہیں، ہمیں حکمت عملی، خیرخواہی اور ہمدردی کے جذبہ کے ساتھ اپنے برادران وطن تک اس دعوت کو پہنچانا چاہئے جس میں خود ان کی ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی مضمر ہے، جدید ترقیات کی روشنی میں اسلام کی حقانیت وابدیت کو ثابت کرنا اس

وقت جتنا آسان ہے ماضی کی تاریخ میں کبھی اتنا آسان نہیں تھا، اسی طرح ہمیں دعوت کے میدان میں جدید وسائل واسباب کا بھی شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اپنے ان برادران انسانیت تک بھی توحید ورسالت اور آخرت کے دلائل پہنچانے چاہئے جو کسی وجہ سے نہ ہمارے پاس آرہے ہیں اور خاص حالات کی وجہ سے ہم بھی ان تک نہیں پہنچ پارہے ہیں، آپ کہیں گے کہ نہ ہم ان کے پاس جاسکتے ہیں اور نہ وہ ہمارے پاس آرہے ہیں پھر ان تک اپنی بات پہنچانے کا کونسا طریقہ رہ جاتا ہے، ہم نے اعزاز دے کر اپنا پیغام سنانے کے لئے اپنے جلسوں میں ان کو مدعو کیا، وہ نہیں آئے، ہم نے ان تک قرآن پہنچانا چاہا، انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا، ہم نے پیام حق ان کو سنانا چاہا، وہ سننے کے لئے تیار نہیں ہوئے لیکن آپ کے ان سب دلائل کے باوجود ہمیں اس کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں ہم ان کے پاس گئے بغیر بھی ان تک اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں، ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی اسلام کی حقانیت ان کی نظروں سے گزار سکتے ہیں اور غیر محسوس طریقہ پر بھی اللہ کا پیغام ان کو سننے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، مثلاً ایک نئی جگہ ہم دوکان لگاتے ہیں، کیا دوکان کے نہ چلنے پر دوتین ماہ کے اندر ہی اپنی دوکان بند کردیتے ہیں؟ نہیں بلکہ ہم واقعی اگر تاجر ہیں تو پہلے مرحلے میں یہ سوچتے ہیں کہ ممکن ہے اسٹاف نااہل ہے، اس کو تبدیل کیا جاتا ہے، پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا تو سوچتے ہیں شاید دوکان کا باہری منظر اور اندر کا فرنیچر گاہکوں کو ترغیب دلانے میں ناکام ہے، اس کو بھی تبدیل کرتے ہیں، پھر بھی گاہک نہیں آتے تو دوکان کا ایٹم یعنی سامان ہی بدل دیتے ہیں، سال بھر کی کوششوں کے باوجود بھی جب مثبت اثرات نظر نہیں آتے تو دوکان ہی کو اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کردیتے ہیں، ان سب کوششوں کا بھی جب اثر نظر نہیں آتا تو جدید اور نئے تشہیری اسباب اختیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن وہ آجاتا ہے کہ رزاق حقیقی آپ کے صبر وتحمل سے خوش ہوکر کاروبار میں اتنی ترقی سے نوازتے ہیں کہ آپ خود حیرت میں رہ جاتے ہیں لیکن افسوس ہمارا یہی دماغ جو تجارت میں نت نئے تجربات کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے دعوت کے میدان میں پرانے تجربات کے علاوہ کچھ نئے تجربات اور حکمت کے ساتھ اس میدان میں کچھ نئے اسباب کو اختیار کرنے کے متعلق سوچنا بھی گوارہ نہیں کرتا، اگر تجارت کی طرح ہمارا دل ودماغ بھی دعوت کے میدان میں استعمال ہونے لگے تو چند ہی سالوں میں ہمارے اس ملک کی جو فضا ہوگی وہ نہ صرف مسرت آمیز بلکہ حد سے زیادہ خوش کن ہوگی، برادران وطن کی نئی نسل کو جو اسکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم ہے ابھی سے منصوبہ بندی کے ساتھ اسلام سے قریب کرنے کی کوشش کی جائے تو صرف دس سال کے بعد اس برصغیر کی اسلام کے حق میں جو پرامن فضا ہوگی وہ تصور سے زیادہ حیرت انگیز ہوگی، اپنے اس دعوتی فریضہ کی ادائیگی کے بغیر ہمیں اس ملک میں اپنے برادران وطن کی طرف سے اپنے اوپر ہونے والے ناگہانی مظالم کے باوجود اللہ تعالی کی مدد ونصرت کی امید نہیں رکھنی چاہئے، اس لئے کہ انسانوں کی نظروں میں تو وہ ظالم اور ہم مظلوم ہیں لیکن ان تک اسلام کی دعوت اور توحید کا پیغام نہ پہنچانے کی وجہ سے اللہ تعالی کے پاس وہ مظلوم اور ہم ظالم ہیں اور اس دعوتی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کی تلافی کے بغیر ہم اللہ رب العزت کی مدد کے مستحق نہیں بن سکتے۔

از: مولانا محمد ابراہیم فانی
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رہبر کارواں سوئے جنت رواں

جامع شریعت وطریقت امام الاولیاء خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب قدس سرہ
کے سانحہ ارتحال اور انتقال پُر ملال پر چند رثائیہ اشعار

خواجہ خواجگاں سوئے جنت رواں — خلد ان کا مکاں سوئے جنت رواں
تھے وہ کامل ولی ان کی سطوت جلی — جو تھا عظمت نشاں سوئے جنت رواں
زیب بزمِ صفا زینت خانقاہ — مرہم زخم جاں سوئے جنت رواں
مرجع اہلِ دل منبع علم وفن — ان کی شوکت عیاں سوئے جنت رواں
سرورِ اولیاء قائد محترم — رہبر کارواں سوئے جنت رواں
ان کے اوصاف ہیں کیا عجب یا عجب — بیکراں بیکراں سوئے جنت رواں
بسمل شمع ختم نبوت تھے جو — مونس بیکساں سوئے جنت رواں
فخر اہل تقی نازشِ دیوبند — تھا وہ قطب زماں سوئے جنت رواں
جن کے دم سے رہا رشک جم میکدہ — اُف وہ پیرِ مغاں سوئے جنت رواں
مستِ جام الست مئے معرفت — درلحد شد نہاں سوئے جنت رواں
صاحب دردِ دل تھی زباں حق بیاں — درفشاں درفشاں سوئے جنت رواں
مہ لقا خوش ادا وہ گدا بے نوا — میرِ بزمِ شہاں سوئے جنت رواں
جن کی رحلت پہ ہے عالم آبِ وگل — آج ماتم کناں سوئے جنت رواں

حشر ہے اب بپا فانی غمزدہ
اک حکیم جہاں سوئے جنت رواں

☆__☆__☆

حضرت مولانا محمد ازہر
مدیر ماہنامہ "الخیر" ملتان

مدارس کے خلاف امریکی عزائم
حکومت اس شرانگیزی کا نوٹس لے!۔

کچھ روز قبل امریکی خارجہ اور کمیٹی اور انسداد دہشت گردی کی سب کمیٹی کے رکن کانگریس ایڈورڈ کسے کے خطاب کے اقتباسات پاکستانی اخباروں میں شائع ہوئے ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دیوبندی مدارس کو بند کرے' کیونکہ وہ گریجویٹس دہشت گردوں کی کھیپ پیدا کرنے والے مدارس ہیں۔ ایڈورڈ کے بقول یہ مدارس مبینہ طور پر امریکہ اور بھارت جیسے جمہوری ممالک پر حملوں کیلئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں۔ ٹائمز اسکوائر بم حملے کا حوالہ دیتے ہوئے امریکی رکن کانگریس نے کہا ہے کہ ہم نے ان دیوبندی مدارس کو بند کرانے کے لئے حکومت پاکستان سے بات کی ہے' جو دنیا بھر کی جمہوریت پر حملوں کے لئے دہشت گرد تیار کر رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آٹھ سو دیوبندی مدارس ہیں' جن کا جہاد پر فوکس ہے اور یہ مدارس نوجوانوں کو بنیاد پرستی کی تعلیم اور دہشت گرحملوں کی تربیت دیتے ہیں۔

امریکی رکن کانگریس نے دعویٰ کیا ہے کہ زیادہ تر طالبان لیڈرشپ نے ان دیوبندی مدارس سے تعلیم حاصل کر رکھی ہے' دیوبندی اسلامک موومنٹ کی جڑیں بھارت کے دارالعلوم دیوبند مدرسہ میں ہیں۔ امریکی رکن کانگریس نے مزید بتایا کہ اس نے پاکستان میں دو صوفی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے کہا کہ وہ اپنے تجربات سے ہمیں آگاہ کریں تو انہوں نے کہا کہ وہ خود دیوبندی اسکول کے گریجویٹس کے حملوں کا شکار ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک معذور ہو کر بیساکھیوں پر چل رہے تھے اور دوسرے کو پکڑ کر لایا جاتا تھا۔ (نوائے وقت' ملتان۔ ۲۰ مئی ۲۰۱۰)

امریکی رکن کانگریس کا دیوبندی مدارس کو یہ "خراج تحسین" محض اظہار خطابت نہیں' بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکی حکومت کی طے شدہ پالیسی کا حصہ ہے' نائن الیون کے بعد ۲۰۰۳ء میں امریکا میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی تھی' رپورٹ کا نام:

"مہذب جمہوری اسلام" یا Civil Democratic Islam اسے رینڈ کارپوریشن کے نیشنل سیکورٹی ریسرچ ڈویژن نے مرتب کیا تھا' یہ رپورٹ مسلمانوں کے خلاف امریکی عزائم کے عین مطابق تھی' چنانچہ اسے دنیا بھر میں مسلمانوں کے اثر ونفوذ کو توڑنے' ان کو اپنے رنگ میں رنگنے اور ان میں فتنہ فساد کو ہوا دینے کے لئے ایک پالیسی کے

طور پر امریکی حکومت نے اپنالیا۔

یہ رپورٹ مسلمانوں کو تین بڑے گروہوں میں تقسیم کرتی ہے‘ اس کے ہاں پہلا گروہ سیکولر مسلمانوں کا ہے‘ یہ لوگ بس نام کے مسلمان ہوتے ہیں‘ اور وہ بھی اس لئے کہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے‘ ان کے نزدیک مغربی دنیا کے مسلمہ اصول‘ جمہوریت‘ حقوق نسواں‘ جنسی آزادی اور فکر جستجو بہت اہم ہوتے ہیں‘ یہ مذہب کے نہ اپنے چھ فٹ کے جسم پر نافذ کرتے ہیں‘ نہ ہی معاشرے میں اس کا نفاذ چاہتے ہیں‘ رپورٹ انہیں مسلم معاشروں میں ”سول سوسائٹی“ کا نام دیتی ہے‘ اور انہیں مغرب کیلئے سب سے کارآمد گروہ قرار دیتی ہے (گزشتہ چند سالوں سے پاکستانی اخبارات میں ”سول سوسائٹی“ کی اصطلاح کا بکثرت استعمال اسی تناظر میں ہوا ہے)

دوسرا گروہ بنیاد پرستوں کا ہے‘ جو یہ سمجھتے ہیں کہ پوری امت مسلمہ جسد واحد ہے‘ ظلم کسی جگہ بھی ہو اس کے خلاف آواز اٹھانا‘ بلکہ اس کا مقابلہ کرنا ان کا شرعی فریضہ ہے‘ یہ لوگ فلسطین‘ کشمیر‘ عراق‘ افغانستان‘ بوسنیا اور چیچنیا جیسے مقامات پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والی جنگوں پر اپنا سخت موقف رکھتے ہیں‘ یہ اپنے علاقوں میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں بلکہ ان میں سے کچھ گروہ پوری امت کی ایک اجتماعی خلافت کے لئے مسلسل متحرک ہیں‘ یہ وہ گروہ مغرب کے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل ہے۔

تیسرے گروہ کو یہ رپورٹ روایت پسند قرار دیتی ہے‘ رپورٹ کے مطابق اس گروہ کے قائدین کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ حکومت کس کے ہاتھ میں ہے۔ حکمران کتنا بددیانت‘ مغرب زدہ یا اسلام سے دور ہے‘ انہیں بس اپنی زندگی‘ نماز‘ روزوں‘ تقریبات‘ دن تہوار اور میلوں ٹھیلوں سے غرض ہوتی ہے‘ یہ رنگا رنگ تقریبات منعقد کر کے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ انہیں نہ معاشی‘ قانونی اور سیاسی نظام کی تبدیلی سے کوئی سروکار ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے ملک کی قیادت کو راہ راست پر لانے سے کوئی غرض‘ بس ان کے اپنے معمولات میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیے‘ رپورٹ کے مطابق مغرب کیلئے یہ گروہ بہت ہی مفید ہے اور اسے بہر صورت مدد فراہم کرنی چاہیے‘ کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہی ہے (بحوالہ روزنامہ ایکسپریس ۳۰ رمارچ ۲۰۱۰ء)

رپورٹ میں ایک بہت چھوٹے چوتھے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ایسے ”علماء“ پر مشتمل ہے جو دین کی مغربی انداز میں توجیہ و تعبیر پیش کرتے ہیں اور اجتہاد کے نام پر اسلام کے بنیادی عقائد کو مغرب کے اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ___ رپورٹ کے آخر میں مسلمانوں میں اثر و نفوذ بڑھانے اور مسلم معاشروں کو مغربیت کے رنگ میں رنگنے کے طریق کار کا ذکر ہے۔ کہا گیا ہے کہ سب سے پہلا ماڈرن اور مغربی انداز فکر رکھنے والے ”علماء“ کو ہر طرح کا تعاون بہم پہنچایا جائے۔ تمام سیکولر اور سول سوسائٹی کو ایسی مفکرین کے اردگرد جمع کیا جائے‘ انہیں عالمی سطح پر اسلام کا نمائندہ بنا کر پیش کیا جائے اور مقامی حکومتوں کو بھی انہیں آگے بڑھانے‘ تحفظ دینے اور تعاون کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اسکے بعد روایت پسند مسلمان گروہوں اور ان کے علماء کو پورا تحفظ اور تعاون فراہم کیا جائے۔ انہیں سرکاری سطح پر اہم مناصب سے نوازا جائے اور انکے اسلام کی تشریح کو عام کیا جائے اور پھر ان علماء اور مذہبی رہنماؤں کو مالی، اخلاقی اور حکومتی تعاون سے بنیاد پرست مسلمان گروہوں کے خلاف کھڑے کر کے بنیاد پرستوں کو نیست و نابود کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بنیاد پرست مغرب کیلئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں، ان کا اسلام براہ راست ہمارے لائف اسٹائل پر حملہ ہے اور یہ اسلامی دنیا میں ہماری پالیسیوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ ۷ سال سے مسلسل عمل ہو رہا ہے۔___ اس تفصیل کی روشنی میں قارئین باسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امریکی رکن کانگریس نے اس خاص مسلک کے علماء اور مدارس پر اتنی کڑی تنقید کرتے ہوئے ان پر پابندی کا مطالبہ کیوں کیا ہے؟ امریکیوں سمیت پورے استعمار کو یہ معلوم ہے کہ برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ برصغیر میں احیائے اسلام کی کوششوں میں اس مسلک کے علماء اور پیروکاروں کا سب سے زیادہ حصہ ہے، برصغیر میں شرک وبدعات کی تاریکیوں میں توحید وسنت کے چراغ روشن کرنے والے انہی علماء نے تمام طاغوتی فتنوں کا مقابلہ کیا۔ قادیانیت کا فتنہ اٹھا تو یہی گروہ سینہ سپر ہوا، سبائیت کی آندھیاں چلیں تو اسی گروہ کے رضا کاروں نے ہواؤں کا رخ پھیرا، منکرین حدیث نے سر اٹھایا تو اسی جماعت نے سرکوبی کی، مسلمانوں کی عملی زندگی میں زوال آیا تو اسی طائف کے بے غرض درویشوں نے گھر گھر اور در در پہنچ کر پیغام مصطفیٰ ﷺ پہنچایا۔ دشمن کے بقول سر پھروں، دیوانوں یا بنیاد پرستوں کا یہ گروہ ارشاد رسول ﷺ کے مطابق امت کو جسد واحد سمجھتا ہے، ظلم کے خلاف آواز بلند کرتا اور اس کا مقابلہ کرتا ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف مسلمانوں کو بیدار کرتا ہے، یہی وہ ''جرائم'' ہیں جن کی وجہ سے مغرب انہیں اپنے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور زہر قاتل سمجھتا ہے اور اسی بناء پر امریکی رکن کانگریس نے ان کے خلاف زہر میں بجھی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔___ جن روایت پسند علماء کی امریکی رکن کانگریس نے توصیف وتحسین کی ہے، ممکن ہے وہ اس پر خوش ہوئے ہوں کہ ان سے مسلکی اختلاف رکھنے والوں کو امریکی رکن نے ''دہشت گرد'' قرار دے کر ان کے مدارس بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے، لیکن اہل نظر پر پوشیدہ نہیں کہ دشمن کی تعریف اور تضحیک کا معیار کیا ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس فرد یا جماعت کو یہود ونصاریٰ اپنا اولین دشمن قرار دیں تو یہ اس فرد یا جماعت کے لئے کمال ایمان کی بشارت اور اس بات کی دلیل ہے کہ نشانہ لگ رہا ہے۔ تاہم افسوس ہے کہ حکومت پاکستان اور وزارت خارجہ نے اب تک اس شر انگیز بیان کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ پاکستان کے آٹھ سو دینی مدارس کو دہشت گردوں کی فیکٹریاں قرار دینا بالواسطہ پاکستان کو دہشت گردی کا پشت پناہ ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ اس لئے وزارت خارجہ کو کم از کم اپنی پوزیشن صاف کرنے کیلئے تو یہ وضاحت کرنی چاہیے تھی کہ پاکستان کا کوئی دینی مدرسہ دہشت گردی کی کسی قسم کی کارروائی یا منصوبہ بندی میں ملوث نہیں۔　(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی ۲۴ مئی ۲۰۱۰ء)

محمد قیصر حسین ندوی

شیخ الاسلام بقی بن مخلد اندلسی

حصول علم میں فنائیت کا ایک مثالی نمونہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے روز اول ہی سے علم کو صبر وشکر' جدو جہد' محنت و جفاکشی' عزم وحوصلہ' بلند ہمتی' دنیا سے بے رغبتی' زندگی کی سادگی' معیشت کی تنگی' راتوں کی بیداری' طلب کی بے انتہا خواہش' دعا وانابت الی اللہ' اس کے لئے سفر' اس کے مراجع ومصادر' ائمہ وماہرین فن کی تلاش وجستجو' ان کیلئے تواضع وانکساری' فضل وکمال کا اعتراف اوران کے شکر سے مربوط کردیا ہے' یہی وجہ ہے' ہ ہمارے علماء سلف' عبقری اسلامی شخصیات' محدثین عظام اور فقہاء کرام نے ایک ایک حدیث' ایک ایک مسئلہ' ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف کیلئے ہزار ہا ہزار میل کا سفر کیا مشقتیں جھلیں' پریشانیاں اٹھائیں اور مصیبتوں کا شکار اور معاشی تنگی سے دوچار ہوکر اپنے بدن کے کپڑے تک بیچنے پر مجبور ہوئے راتوں کی نیند کو حرام کیا' حصول علم کیلئے ناقابل یقین حیلے اور تدبیریں اختیار کیں' ان کے علمی اسفار کے ناقابل فہم اور نادر حوادث وواقعات سے اسلامی سیرت وسوانح کی کتابیں بھری پڑی ہیں' ان کتابوں کا ہمیشہ سے تعلیم وتربیت' ہمت وارادہ کی بلندی' عزم وحوصلہ کی پختگی' مقاصد کی رفعت' نیتوں میں خلوص' خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے' اخلاق وسلوک کو سنوارنے' تعلیمی میدان کی رکاوٹوں اور پریشانیوں پر قابو پانے' قناعت وکفایت شعاری پر آمادہ کرنے' طلباء میں جوش وولولہ' حماس ونشاط کی نئی روح پھونکنے میں موثر ونمایاں رول رہا ہے اسی وجہ سے حضرت مولانا علی میاںؒ اپنی خاص علمی مجلسوں میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر طالب علم اور استاذ کو علماء سلف وناہینا علماء کا سال میں دوبار (اختتام وابتداء میں) پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

انہیں نابغہ روزگار شخصیات میں ایک مثالی شخصیت امام حافظ شیخ الاسلام ابوعبدالرحمن بقی بن مخلد اندلسی کی ہے جو ۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۶ھ میں دار فنا سے دار بقاء رحلت فرماگئے۔

ڈاکٹر محمد فواد سزکین اپنی کتاب تاریخ التراث العربی ص/ ۲۳۸ پر رقم طراز ہیں کہ بقی بن مخلد قرطبی نے طلب علم میں مصر' شام' حجاز' بغداد کا دوبار سفر کیا' پہلا مرحلہ چودہ سال اور دوسرا بیس سال پر مشتمل ہے ان کا سارا سفر اندلس سے پیدل ہی ہوا جیسا کہ خود انہوں نے صراحت کی ہے کہ میں نے ہر عالم سے پیدل سفر کرکے علم حاصل کیا' ان کے شاگرد ابوعبدالرحمٰن بن محمد کہتے ہیں کہ بقی لمبے قد کے تھے' پیدل چلنے پر قوی تھے ان کو کبھی کسی سواری پر سوار نہیں دیکھا گیا' منکسر المزاج تھے جنازہ میں پابندی سے حاضر ہوتے (تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۶۳۰ والسیر ۱۳/ ۲۹۱)

علامہ یاقوت حموی معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ حافظ امام شیخ الاسلام بقی بن مخلد اندلسی نے اپنے شاگردوں

سے کہا کہ تم لوگ جس طرح علم حاصل کر رہے ہو اس طرح علم حاصل نہیں کیا جاتا کہ جب کوئی کام نہیں ہے تو جلد علم حاصل کرلیں، دوران طالب علمی میرے اوپر کئی کئی دن ایسے گزر جاتے تھے کہ مجھے بند گوبھی کے پھینکے ہوئے پتوں کے علاوہ کچھ کھانے کو نہیں ملتا تھا اور میں کاغذ خریدنے کے لئے اپنے کپڑے تک بیچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔

انہوں نے بیس سال کی عمر میں پیدل بغداد کا سفر کیا۔ ان کا مقصد صرف امام احمد حنبل سے ملاقات اور علم حاصل کرنا تھا، وہ فرماتے ہیں کہ جب میں بغداد سے قریب ہوا تو مجھے امام احمد حنبل کا مسئلہ خلق قرآن کی آزمائش وابتداء میں مبتلا ہونے کی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ ان پر قدغن لگی ہوئی ہے نہ ان سے مل سکتے ہیں اور نہ حدیث سن سکتے ہیں اس خبر سے مجھے شدید صدمہ پہنچا، میں بغداد ہی میں ٹھہر گیا اور جامع مسجد کے حلقہ درس میں بیٹھنے اور علماء کا علمی مذاکرہ سننے کی نیت سے حاضر ہوا، ایک علمی حلقہ میں گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک شخص لوگوں کے احوال بیان کر رہا ہے، کسی کو ضعیف بتا رہا ہے اور کسی کو ثقہ، میں نے اپنے قریب بیٹھے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا یحییٰ بن معین ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ایک غریب الوطن ہوں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اجازت دے دی۔ تو میں نے بعض ان محدثین کے بارے میں پوچھا جن سے ہماری ملاقات ہوئی تھی، انہوں نے بعض کی جرح کی اور بعض کی تعدیل، اخیر میں میں نے ہشام بن عمار کے بارے میں پوچھا (میں نے ان سے بہت زیادہ حدیثیں روایات کی ہیں) تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوالولید ہشام بن عمار نمازی تھے، دمشق کے رہنے والے ثقہ بلکہ فوق الثقہ تھے اگر ان میں تکبر اور گھمنڈ بھی ہوتا تو ان کے خیر اور فضل وکمال کی وجہ سے ان کو نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا پھر حلقہ والوں نے چیخنا شروع کر دیا کہ اب آپ سوال مت کیجئے دوسروں کو بھی سوال کرنا ہے میں نے کھڑے کھڑے ان سے کہا کہ صرف ایک آدمی یعنی احمد بن حنبل کے احوال بیان فرمادیجئے۔ یہ سن کر حضرت یحییٰ بن معینؒ نے تعجب خیز انداز میں مجھے گھورتے ہوئے کہا کہ مجھ جیسا امام احمد بن حنبل کے احوال کیا بیان کرے گا؟ وہ مسلمانوں کے امام، ان میں سب سے بہتر اور سب سے زیادہ فضل وکمال والے ہیں۔

پھر میں امام احمد بن حنبل کے گھر کا پتہ پوچھتا ہوا، وہاں سے نکلا اور ان کے دروازہ کو کھٹکھٹایا تو انہوں نے دروازہ کھولا، میں نے عرض کیا حضرت میں ایک غریب الوطن اجنبی ہوں اس شہر میں پہلی بار حاضر ہوا ہوں، میں احادیث رسول اللہ ﷺ کا طالب اور سنت نبوی کا جامع ہوں میں نے صرف آپ کا نیاز حاصل کرنے کے لئے سفر کیا ہے، انہوں نے فرمایا اندر آجاؤ خیال رکھنا کہ تم پر کسی کی نگاہ نہ پڑنے پائے پھر انہوں نے پوچھا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا مغرب اقصیٰ کا، پھر پوچھا افریقہ؟ میں نے جواب دیا کہ افریقہ سے بھی بہت زیادہ دور اندلس کا رہنے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً تمہارا ملک بہت دور ہے اور تم جیسوں کے حصول مقصود ومطلوب پر اچھی طرح مدد کرنا میری ترجیحات اور مرغوبات میں سے ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ میں اس وقت ابتلاء وآزمائش کے دور سے گزر رہا

ہوں' شاید اس کی اطلاع تمہیں بھی ملی ہوگی' میں نے کہا کیوں نہیں؟ مجھے اس حال میں اطلاع ملی کہ میں آپ کے شہر کے قریب پہنچ چکا تھا' پھر میں نے کہا کہ حضرت میں یہاں پہلی بار آیا ہوں اور مجھے یہاں کوئی جانتا پہنچانتا نہیں ہے اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں روز آپ کے پاس ایک بھکاری کے بھیس میں آؤں گا اور دروازہ پر بھکاریوں کی طرح آواز لگاؤں گا اور آپ دروازے کے پاس آ کر صرف ایک حدیث سنا دیں گے۔ یہ میرے لئے کافی ہوگی' انہوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا' لیکن بشرطیکہ تم کسی حلقہ درس میں نظر نہیں آؤ گے اور نہ کسی محدث سے ملو گے۔ میں نے کہا آپکی شرط مجھے منظور ہے' اس کے بعد میں اپنے ہاتھ میں ایک لاٹھی لیتا تھا سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا لپیٹتا تھا اور اپنی آستین میں کاغذ اور دوات رکھتا تھا اور آواز لگاتا ہوا ان کے دروازہ کے پاس پہنچ جاتا تھا کہ اللہ کے نام پر کچھ دے کر ثواب دارین حاصل کرو۔ حضرت امام صاحبؒ آواز سن کر نکلتے تھے اور مجھے گھر کے اندر داخل فرما کر دروازہ بند کر لیتے تھے اور مجھے کبھی دو کبھی تین اور کبھی اس سے بھی زیادہ حدیثیں سنا دیتے تھے اس طرح میرے پاس تقریباً تین سو (۳۰۰) حدیثیں جمع ہوگئیں' میں اسی طرح حدیثیں جمع کرتا رہا حتی کہ حاکم وقت کا انتقال ہوگیا اور ان کی جگہ ایک ایسا آدمی خلیفہ ہوا جو اہل سنت والجماعۃ کے مسلک پر تھا امام احمد بن حنبلؒ کی آزمائش ختم ہوگئی۔ اور وہ سامنے آئے ان کا مقام ومرتبہ لوگوں کی نگاہ میں بہت بلند ہوگیا لوگ ان کے پاس دور دراز ملکوں سے حدیث سیکھنے آنے لگے' وہ عملی میدان میں میرے صبر وتحمل' محنت ولگن' جفاکشی ومشقت سے خوب واقف تھے' میں جب بھی ان کے حلقہ درس میں حاضر ہوتا وہ مجھے جگہ دیتے اپنے سے قریب کرتے اور محدثین سے فرماتے' حقیقت میں یہ طالب علم ہیں! پھر ان کے سامنے میرا قصہ بیان فرماتے' مجھے حدیث دیتے اس کو میرے سامنے پڑھتے اور میں ان کے سامنے پڑھتا۔

ایک بار میں بیمار ہوگیا تو انہوں نے مجھے اپنے حلقہ درس میں نہیں دیکھا' میرے بارے میں پوچھا ان کو بتایا گیا کہ میں بیمار ہوں' فوراً اپنے شاگردوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں لیٹا ہوا تھا اور میرے سرہانے میری کتابیں تھیں۔ میں لوگوں سے کہتے ہوئے سن رہا تھا کہ ان کو بتاؤ کہ مسلمانوں کے امام صاحبؒ تشریف لا رہے ہیں۔ امام صاحبؒ تشریف لائے اور میرے سرہانے بیٹھ گئے۔ مکان لوگوں سے کھچا کھچ بھر چکا تھا بلکہ جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک جماعت کھڑی تھی ان کے ہاتھوں میں قلم تھے' امام صاحب نے صرف اتنا فرمایا آپ کو اللہ کے ثواب کی بشارت ہو اور صحت وعافیت نصیب ہو' لوگ ان کے کلمات لکھ رہے تھے جب وہ واپس چلے گئے تو مکان والے میرے پاس آئے اور محبت واکرام کا معاملہ کرنے لگے اور بغیر کسی معاوضہ کے میری خدمت میں لگ گئے کوئی بستر لایا' کوئی عمدہ قسم کا کھانا لایا' کوئی لحاف لایا غرض یہ کہ میرے گھر والوں سے بھی زیادہ میری تیمارداری وخدمت کرنے لگے' کاش! ہم لوگوں کو بھی ان حضرات کی طرح محنت ومشقت برداشت کرنے' مصیبتوں اور پریشانیوں کو جھیلنے اور راہ علم کی رکاوٹوں اور دشواریوں پر قابو پانے کی توفیق ملتی!!

(08) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔علم وادب' تحریر اور تصنیف وتالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

حضرت مولانا محمد شعیب حقانی

مولانا محمد شعیب حقانی' چارمنگ باجوڑ ایجنسی میں عبدالرحمٰن بن حیات محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے علاوہ کافیہ اور شرح الوقایہ تک کتب اپنے ماموں مولانا احمد حلیم تلمیذ علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے پڑھیں۔ایک سال دارالعلوم اشرفیہ مسجد مہابت خان پشاور میں گزارا اور ۱۳۷۷ھ میں دیوبند ثانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور سات سال تک دارالعلوم کے نامور اساتذہ سے استفادہ کرتے رہے۔محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہٗ کے ساتھ خصوصی تعلق رہا اور دورۂ حدیث یہیں سے ۱۳۸۴ھ میں مکمل کیا اور اسی سال وفاق المدارس کے تحت منعقدہ امتحانات میں امتحان دیا اور اوّل پوزیشن حاصل کی۔

فراغت کے بعد درس وتدریس اور جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف ہوئے۔وقتاً فوقتاً اپنے مشائخ واساتذہ سے بھی رابطہ قائم رکھتے اور دورِ حاضر فتنوں کے بھی خوب تعاقب فرماتے۔اسی سلسلہ میں آپ نے کئی اہم کتابیں تالیف کیں،جن میں سے بعض درج ذیل ہیں :

(۱) **الصواعق القهرية على جماجم الدهرية** : کتاب کے متعلق استادی واستاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم ''الحق'' مئی ۱۹۸۱ء میں تحریر فرماتے ہیں : ''دورِ حاضر کا عظیم سامراج کمیونزم گرم پانی تک پہنچنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔اس کی حریص نگاہیں بشمول پاکستان براعظم افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ پر مرکوز ہیں۔افغانستان میں زبردست مدافعت کی وجہ سے اب اس کے پاؤں کچھ رُک گئے ہیں۔اب

اگرچہ اس دامِ ہمرنگ زمین کی دسیسہ کاریوں اور انسانیت سوز مذہب بیزار اور روشن اخلاق عزائم سے مسلمانانِ عالم واقف ہو چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض ناواقف لوگ اس کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ نہیں۔ اس لئے فاضل مؤلف نے اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت دلنشین اور سلجھے ہوئے انداز میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ فاضل مؤلف مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل ہیں، قلمی جہاد کے علاوہ عملی جہاد میں بھی روسی سامراج کے خلاف بھرپور حصہ لیا ہے۔ کتاب کا اندازِ بیان علمی، تحقیقی اور دلکش ہے۔ سوشلزم و کمیونزم کے مضمرات اور اس کے بانیین کے متضاد اعتقادات کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے، وجودِ باری، حدوثِ مادہ، سوشلزم و کمیونزم کی معاشی تباہ کاریاں، کارل مارکس اور تاریخ کمیونزم اس قسم کے بیسیوں نفیس عنوانات پر کتاب مشتمل ہے۔''

(۲) الدلائل العقلية الفطريه في وجود الصانع ورد عقيدة الدهرية الكفرية :

محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہٗ کتاب کی تقریظ میں تحریر فرماتے ہیں : ''دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و مایہ ناز فرزند حضرت مولانا محمد شعیب جو علوم دینیہ کی تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ اس پُرفتن والحاد کے دور میں تصنیفی کاموں میں شبانہ روز مصروف ہیں۔ اپنے نئے تالیف مسمّی ''الدلائل العقلیۃ الفطریہ فی وجود الصانع ورد عقیدۃ الدہریۃ الکفریۃ'' کا مجموعہ بغرض تقریظ بندہ کے پاس لائے۔ مسلسل بیماریوں بالخصوص ضعف بصر و عدیم الفرصتی کی بنا پر مکمل مسودہ کا مطالعہ تو نہ کر سکا، مگر فہرستِ مضامین کے سننے سے اندازہ ہوا کہ ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود پر متکلمین و محققین کے عقلی دلائل کو احسن طریقہ سے جمع کیا گیا ہے۔ کیونکہ منکرینِ خدا مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان طبقہ کو کمیونزم اور اشتراکیت کے سبز باغات دکھا کر ان کے عقیدۂ ایمانی کو درہم برہم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ایسے اہم ترین موضوع پر کچھ لکھنا ایک عظیم کارِ خیر اور اشاعتِ حقہ کا ذریعہ ہے۔ ربّ العزت فاضل مصنف کی اس کوشش کو قبول فرمائے، اُمت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے''۔

(۳) فضائل الجہاد : خلفا سلفا جہاد کے موضوع پر بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں اور قیامت تک لکھی جائیں گی۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کے فضائل کسی سے مخفی نہیں۔ مولانا شعیب صاحب چونکہ عملی طور پر روس کے خلاف جہادِ افغانستان میں شریک ہوئے ہیں، اس لئے ان کے قلم سے جہاد کے موضوع پر جو کتاب نکلی ہے وہ نہایت اثرانگیز ہے۔ آپ بھی اور فضلائے حقانیہ کی طرح اپنے مشائخ و اساتذہ کی سرپرستی میں جہادِ افغانستان میں پیش پیش رہے۔ ''فضائل الجہاد'' دیکھ کر آدمی دل میں جہاد کا ولولہ محسوس کرتا ہے۔ ویسے بھی آنحضرت ﷺ کا ہر عمل واجب الطاعت ہے۔ بذاتِ خود آپ ﷺ کئی غزوات میں شریک ہوئے اور اپنی نگرانی میں کئی سرایا بھی بھیجے۔ حتیٰ کہ مرض الوفات میں بھی جیش اسامہؓ کے بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔ اب چونکہ مسلمانوں کے جہاد کو چھوڑا ہے تو حدیث نبوت کے بموجب ذلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے فرضِ منصبی کو سنبھالنے اور احساسِ ذمہ داری نصیب

فرماویں۔

(۴) معجزے اور دلیلونہ (معجزات اور دلائل) : ہر پیغمبر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطاء فرمائے تھے، جس کے ذریعے وہ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے اور اس دور میں جو برائی ہوتی اس کی تردید فرماتے، ہر نبی کو اپنے دور کے مطابق معجزے دیئے گئے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں طب مشہور تھا اور لوگ اسے سب کچھ سمجھنے لگے تھے مگر مادرزاد اندھے اور میت کو زندہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی دوا نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہی معجزے عطاء فرمائے۔ آپ مادرزاد اندھے کے آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحیح اور بینا ہوجاتا۔ اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا تو ان معجزات کے ذریعے علمِ طب کو باطل قرار دیا۔ اسی طرح عرب میں فصاحت و بلاغت کا چرچا تھا۔ لوگ پورے قصائد بیت اللہ میں لٹکاتے مگر جب اللہ تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ پر قرآنِ پاک نازل فرمایا تو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے مقابلے میں سارے اہلِ عرب عاجز آگئے اور بے اختیار کہنے لگے یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہوسکتا۔ یہی آنخضرت ﷺ کا معجزہ تھا۔ اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ بے شمار معجزات و دلائل سے نوازے گئے۔ جسے مولانا محمد شعیب حقانی صاحب نے اسی کتاب میں جمع کیا ہے۔

(۵) واقعات اور روایات : قصص و امثال، حکایات اور واقعات سب عبرت کے لئے ہوتے ہیں، جس سے آدمی سبق حاصل کرکے اپنی زندگی کو سنوارتا ہے، مگر ہر واقعہ اسی طرح نہیں ہوتا بعض فرضی ناول و حکایت ذہنوں کو خراب کرتے ہیں۔ قرآن و سنت میں جو واقعات ہیں، اصلاً یہی انسان کی زندگی میں انقلاب برپا کرتے ہیں۔ ایسے ہی واقعات و روایات کو مولانا شعیب صاحب نے اس کتاب میں جمع کیا ہے۔

(۶) رحمۃ للعالمین ﷺ : آنخضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ اُمت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اسوۂ حسنہ کو اپنانے کیلئے علماء نے سلفاً خلفاً بہت ساری کتابیں آنخضرت ﷺ کی سیرت پر لکھی ہیں اور قیامت تک لکھتے رہیں گے۔ دنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں گزری جس کی سیرت و سوانح پر اس قدر ہر دور میں کتابیں لکھی جارہی ہوں اور اس کی سیرت اپنائی جارہی ہو۔ یہ سرورِ دوعالم ﷺ کی خصوصیت ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مولانا محمد شعیب حقانی صاحب نے بھی سیرتِ نبوی ﷺ پر مختصر مگر جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے جو عشاقِ رسول ﷺ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور ہے۔ مولانا حقانی کی تمام کتابیں پشتو میں ہیں، جس سے اردو زبان والوں کے لئے استفادہ مشکل ہے۔ اُمید ہے کہ کوئی صاحب اسے اردو اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مولانا شعیب حقانی کی تمام دینی خدمات کو قبولیت بخشے۔ (آمین)

مولانا محمد امین دوست حقانی

آپ ۱۹۵۴ء کو جناب روئیداد خان کے ہاں چھوٹا لاہور ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کی عاشق رسول ﷺ الحاج محمد امین صاحب ترنگزئی سے بہت ہی عقیدت و محبت تھی۔ اسی بنیاد پر آپ کا نام محمد امین رکھا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ بچپن ہی میں والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور گھر کی ساری ذمہ داریاں ان کے سر آن پڑیں۔ ۱۹۷۶ء میں تبلیغی جماعت کے ساتھ سہ روزہ لگایا اور یہی سے آپ کی زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا اور تحصیل علم کا ولولہ پیدا ہوا۔ ۱۹۷۷ء میں مدرسہ مظہر العلوم توڑ ھیر ضلع صوابی میں داخلہ لیا، چند سال پڑھنے کے بعد جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں داخل ہوئے اور آخر کار دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں کے اساتذہ سے استفادہ کرتے رہے اور ۱۹۸۸ء کو سند فراغت سے نوازے گئے۔ اصلاحی تعلق محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہٗ سے تھا، خود فرماتے ہیں کہ ”محدث کبیر سے اصلاحی تعلق تھا، اس تعلق نے میرے قلب و قالب اور ذہن میں انقلاب برپا کر دیا اور میری قوتِ فہم نے حرارت شروع کر دی“

سات سال تک دارالعلوم میں رہنے کے بعد اپنے گاؤں سے درس و تدریس کا آغاز کیا اور مارچ ۱۹۹۲ء میں اپنے مدرسے کی بنیاد رکھی۔ جو تا حال قائم ہے اور طلبا دور دراز سے علمی پیاس بجھانے آتے رہتے ہیں۔

درس و تدریس کیساتھ ساتھ اپنے اساتذہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی طرح تصنیف و تالیف سے بھی رشتہ جوڑے رکھا اور کئی اہم موضوعات پر مواد اکٹھا کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔

(۱) **سلاح المؤمن**: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”الدعاء سلاح المؤمن“ دُعا مؤمن کا بہترین ہتھیار ہے۔ مولانا دوست حقانی صاحب نے کتاب کا نام حدیث کے اسی ایک جز سے رکھا ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس میں دُعا کے احکام ہی ہوں گے۔ دُعا کی اہمیت و فضیلت کسی پر مخفی نہیں۔ ارشادِ باری ہے: ”ادعونی استجب لکم“ مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ مولانا نے دُعا کے متعلق جتنے بھی اُمور اور احکام ہیں، سب کو بالتفصیل ذکر فرمایا ہے۔

(۲) **نمازِ فجر کی اہمیت اور ہماری کوتاہی**: نماز کو مؤمن کی معراج کہا گیا ہے، گویا نماز ہی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے ربّ سے راز و نیاز کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہی میں ہے۔ مگر افسوس! آج مسلمان نمازوں کو بری طرح ضائع کر رہا ہے۔ بالخصوص فجر کی نماز سے تو بہت بڑی غفلت برتی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا: جو شخص جمعہ اور جماعت کی نماز میں شریک نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ شخص منافق ہے، خود ہی غور فرمائیے! ہمارے نمازوں کی ترتیب کیا ہے۔

مولانا دوست حقانی صاحب نے اس کتابچہ میں نمازِ فجر کے متعلق احادیث و احکام کو جمع کر کے مسلمانوں کو

بیدار کرنے کی سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔

(۳) ٹخنے ڈھانپنے کی شرعی حیثیت : ارشادِ نبوی ﷺ ہے : "**مااسفل من الکعبین من الازار ففی النار**" جو شلوار یا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا تو وہ آگ میں ہوگا۔ اسی طرح بے شمار احادیث میں ہے کہ جو بھی تکبر کی وجہ سے اسبال کرے گا وہ جہنم میں ہوگا۔ مولانا دوست صاحب نے اسی اہم مسئلے کی وضاحت کے لئے یہ کتاب لکھی ہے اور واضح کیا ہے کہ کسی بھی چیز مثلاً چادر، آستین، پگڑی، شلوار وغیرہ کو تکبر کے طور پر لٹکانا حرام اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے۔

(۴) سلام اور اس کے احکام : اسلام سلامتی کا مذہب ہے اور امن و سلامتی پھیلانے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں جب تک آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلادوں جب تم اس کو اختیار کرو تو باہمی محبت پیدا ہوجائے (اور وہ اہم بات یہ ہے) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو۔ (رواہ مسلم فی الایمان)

جنت میں داخلہ کے لئے ایمان شرط ہے اور ایمان تب کامل ہوگا جب مسلمانوں کے درمیان محبت واُلفت ہو، محبت تب پیدا ہوگی جب سلام کثرت سے کریں گے۔ مولانا دوست حقانی کی کتاب اسی موضوع پر ایک جامع اور مدلل کتاب ہے جس میں سلام کے متعلق فضائل اور احکام جمع کیے گئے ہیں۔

(۵) بکھرے جواہر : علماء و مشائخ کا یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ دورانِ مطالعہ کسی اہم بحث، مسئلہ وغیرہ سے گزرتے ہیں تو اسے اپنے ذاتی کتابچہ (ڈائری) میں بھی محفوظ کرتے ہیں اور پھر اسے مختلف ناموں سے شائع کیا جاتا ہے۔ مثلاً کشکول از: مولانا مفتی محمد شفیع، خزینہ از مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہٗ اور بکھرے موتی از مولانا محمد یونس پالن پوری وغیرہ۔ اسی طرح مولانا محمد امین دوست صاحب نے بھی اپنے منتخبات کو جمع کیا ہے جو بیسیوں کتب کا نچوڑ ہے۔

(۶) اتفاق اور اتحاد : "**واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولاتفرقوا**" آیتِ قرآنی کے پیش نظر مولانا دوست حقانی نے دورِ حاضر کے مسلمانوں کو مختلف گروہوں میں بٹتے ہوئے دیکھ کر ایک کتاب ''اتفاق واتحاد'' کے نام سے تالیف فرمائی اور واضح فرمایا کہ فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کی صفوں میں اتفاق واتحاد پیدا ہونا چاہئے اور اپنے اصلی دشمن یہود و نصاریٰ، امریکہ اور اس کے حوارین کے خلاف متحد ہونا چاہئے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اُمت کے منتشر ہونے میں نہیں بلکہ متفق و متحد ہونے میں صرف کرنی چاہئے۔

(۷) د زڑہ دنیا : مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع کی مشہور کیا ''دل کی دنیا'' جو تصوف کے موضوع پر ہے، کا پشتو ترجمہ ہے۔ مولانا دوست حقانی صاحب حیات ہیں اور دین کی خدمت میں مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی تمام دینی مساعی کو قبول فرماویں۔

محمد اسرار ابن مدنی
متعلم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مذہبی میڈیا ورکشاپ

چند تاثرات:

اکتوبر ۲۰۰۹ء کو تین روزہ ''مذہبی میڈیا ورکشاپ'' کے نام سے ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی جس میں راقم نے ایڈیٹر اذان حق وترجمان مدیر ماہنامہ ''الحق'' کی حیثیت سے شرکت کی۔

ورکشاپ میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء، مدیران مذہبی رسائل وجرائد اور صحافی حضرات بھی شریک تھے، اس کا اہتمام دو بین الاقوامی اداروں کی تعاون سے کیا گیا۔ جس میں سے ایک کامن گراؤنڈ نیوز سروس (Common Ground News Service) ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی غیر سرکاری ادارہ ہے جس کے ہیڈکوارٹرز واشنگٹن اور برسلز میں ہیں۔ مقامی، علاقائی اور بین الاقوامی میڈیا ماہرین کی سفارش پر ۲۰۰۰ء میں اسکا اجراء ہوا۔ یہ ''انسانیت میں شریک کار'' کے عنوان سے ایک نیوز سروس بھی جو کہ دنیا کی پانچ زبانوں (اردو، عربی، انگریزی، فرنچ، اور انڈونیشین) نشر کرتے ہیں۔

اس کا ادارتی بورڈ ایسے ایڈیٹرز پر مشتمل ہے جو عمان، بیروت، جینوا، جکارتہ، ٹورنٹو، واشنگٹن اور اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ یہ ایڈیٹرز روزانہ علاقائی اور مقامی میڈیا کا جائزہ لیتے ہیں، اور ایسے مضامین کا انتخاب کرتے ہیں:

۱۔ جو تعمیری اور کسی حل میں مبنی تناظر میں پیش کریں۔ ۲۔ مکالمے اور تعاون کو فروغ دیں۔
۳۔ تعمیری انداز میں تنقید کو اجاگر کریں ۴۔ معلومات، واقعات، سروے اور تجزیات کو اس انداز میں پیش کریں۔ ۵۔ جس سے معتدل اور مثبت سوچ کی حوصلہ افزائی ہو وغیرہ

جبکہ دوسری تنظیم اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے ''الائنس آف سیولائزیشن'' (Allaince of Civilization) نے کیا تھا اس کے قیام کی تجویز ۲۰۰۵ء میں اقوام متحدہ کی ۵۹ ویں جنرل اسمبلی میں اسپین کے صدر Jose Lues نے طیب اردگان (وزیر اعظم ترکی) کے تائید کے ساتھ دی تھی، ان کے اہداف میں یہ فکر کارفرما ہے کہ مختلف تہذیبوں میں تصادم کا نظریہ ٹھیک نہیں بلکہ بحیثیت انسان تمام تہذیبوں کا ایک دوسرے کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ لہٰذا ان نکات کو اٹھایا جائے جو آپس میں تعلق وربط پیدا کرسکیں اور آپس میں ذہنی وعملی ترقی کی راہ ہموار کریں۔

اول الذکر تنظیم کی طرف سے ہمارے میزبان جناب راشد بخاری صاحب تھے، جو انتہائی خلیق، ملنسار، اور وسیع الفکر شخصیت ہیں، جبکہ ثانی الذکر تنظیم کی نمائندگی غالباً اظہر حسین صاحب کر رہے تھے، جو کہ اس وقت امریکہ میں قائم

''تھنک ٹینک سنٹر آف ریلیجن اینڈ ڈپلومیسی'' کے نائب صدر ہیں، وہ بھی انتہائی خوش مزاج اور مرنجان مرنج شخصیت ہیں۔
یہ ورکشاپ ملک کے انتہائی پر فضا مقام P.C بھوربن (مری) میں منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے چند شرکاء درج ذیل ہیں: مولانا عمار ناصر، مولانا محمد ازہر، ڈاکٹر حسن مدنی، حافظ احمد شاکر، عبدالخالق آفریدی، جناب راغب حسین نعیمی، جناب طاہر سعید کاظمی، محبوب الرحمٰن، جناب مرزا محمد الیاس، جناب امجد عباسی، محترم ایوب بیگ مرزا، جناب وسیم اختر، خواجہ شجاع عباس، سید ارشد رضا بخاری، جناب عبدالقدیر خاموش، عبدالقادر قریشی اور عبدالواحد شہوانی۔ ___ ان تمام حضرات کا تعلق ملک کے کسی نہ کسی مذہبی جریدے کے ادارتی بورڈ سے تھا۔ لہٰذا تمام حضرات سوائے راقم کے وسیع المطالعہ اور میدان صحافت' کے بہترین شہسوار تھے۔ ورکشاپ کا ایجنڈا پہلے سے مقرر نہیں تھا۔ اسلئے ہر ایک پریشان و حیران تھا کہ یہ ہمیں کیا پڑھانا چاہتے ہیں؟ انکے مقاصد کیا ہیں؟ بس افکار و خیالات کا نہ ختم ہونے والا ایک سمندر تھا۔ ___ آپس میں بھی شرکاء ایک دوسرے کے ساتھ اجنبی لیکن راشد بخاری کی بہترین میزبانی نے بہت جلد ہمیں آپس میں متعارف کرایا۔ اظہر حسین صاحب نے تعارف کے لئے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے بہت جلد ساتھیوں کے درمیان بے تکلفی کی فضا پیدا ہوگئی۔ اور اسی طرح باقاعدہ ورکشاپ کا آغاز ہوا۔ لیکچرز کی ذمہ داری اظہر حسین صاحب اور اس کے معاون راشد بخاری ادا کر رہے تھے، جبکہ اس کے علاوہ پروفیسر عبدالغنی اور پروفیسر سلیم قیصر عباس (Professor F.C College Lahore) انجام دے رہے تھے۔

اب صرف اظہر حسین کے بعد لیکچرز کا خلاصہ ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ بقیہ حضرات کے لیکچرز کا خلاصہ اور شرکا کے متعلق تاثرات آئندہ قسط میں تحریر کروں گا۔ انشاء اللہ۔

جناب عمار خان صاحب، اظہر حسین صاحب کے متعلق رقمطراز ہیں: ''مغرب کے سماجی علوم میں تنازعات کے تصفیے کے موضع سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور اس موضوع سے متعلق نظری و علمی بحثوں کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں پائے جانے والے لسانی، مذہبی اور نسلی تنازعات کی نوعیت اور صورتحال پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ وہ جس ادارے سے وابستہ ہیں اسکی بنیاد اس تصور پر ہے کہ دنیا میں موجودہ مختلف تنازعات کے حل کیلئے مذہب اور مذہبی راہنماؤں کا کردار بہت اہم ہے۔ اور ان تنازعات کے حل کے عمل میں مذہبی عناصر کو شریک کرنا اور انکے اثر و رسوخ سے مدد لینا بہت مفید، معاون اور نتیجہ خیز ہوسکتا ہے۔'' (الشریعہ اپریل ۲۰۱۰)

اظہر حسین صاحب نے یورپی اقوام کی آپس میں نسلی لسانی اور مذہبی تعصبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی سالوں تک کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحی کے درمیان قتل و قتال کا بازار گرم تھا، جس میں کروڑوں لوگ ہلاک ہوئے، ایک چرچ میں دوسرے کے لئے داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اسی طرح کالے سے گورے اور گورے سے کالے کا وجود بالکل برداشت نہیں تھا۔ سالوں سالوں تک نسلی ایشوز پر آپس میں لڑائیاں لڑتے رہے، لیکن رفتہ رفتہ اس سلسلے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ اب امریکہ کا صدر بھی کالا منتخب ہوا۔ اسی طرح پاکستان میں اسی نوعیت کے تنازعات میں

اظہر حسین کا موقف یہ تھا کہ ''پاکستانی معاشرہ نسلی' لسانی اور مذہبی بنیادوں پر جس طرح سے جس تقسیم اور تشتت کا شکار ہے' سے اس کو نکالا جائے' اور مختلف گروہوں کے مابین تناؤ کو دور اور تنازعات کو حل کرنے کے لئے مکالمہ اور برداشت کی فضا پیدا کی جائے'' (الشریعہ اپریل ۲۰۱۰)

اس سلسلے میں انہوں نے لسانی تعصبات کے متعلق بڑی دلچسپ باتیں بیان کیں' مثلاً کہا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ہمارے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی کہ پٹھان بے وقوف اور موٹی عقل والے ہوتے ہیں' اُن میں کسی چیز کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ بات ہمارے دلوں اور ذہنوں میں ودیعت کرگئی تھی' یہاں تک کہ میں بڑا ہوگیا' تعلیم حاصل کی' جب امریکہ گیا تو معلوم ہوا کہ یہاں دماغ کا بڑا معالج پٹھان ہے۔ یہ سن کر حیرانگی کی انتہا نہ رہی۔ چنانچہ جب مزید تحقیق کی' وہاں اکثر بڑے ڈاکٹرز پٹھان تھے۔ یہ وہ بنیادی غلط تصور ہے جو کہ پنجاب اور سندھ کے لوگوں میں پٹھانوں کے متعلق قائم ہے۔

اسی طرح بلوچستانی عوام کے متعلق کہا کہ ان میں اکثر افراد کا تصور یہی ہے کہ ''پنجابیوں نے ہمارے حقوق غصب کئے ہیں'' چنانچہ اس کی وجہ سے وہ پنجاب میں رہنے والوں سے کافی نفرت رکھتے ہیں۔

اظہر صاحب نے کہا کہ میں بلوچستان کے ایک کالج میں لیکچر دے رہا تھا' وہ سارے طالب علم لیکچرز سے پہلے پنجاب مردہ باد کے نعرے لگانے لگے...... جب ان کا تھوڑا غصہ نکل گیا...... تو میں نے کہا کہ آپ کا پنجابیوں کے بارے میں یہی Concept ہے لیکن پنجاب میں ایک شخص آپ کی بہتری کے لئے آپ کی سہولت کے لئے یہ یہ اقدامات کررہا ہے' اور اس شخص کی مثبت سوچ سے ان کو روشناس کیا۔ دس منٹ کے اندر اندر تمام مجلس والوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور نادم و پشیمان ہوگئے' کہ کیا کوئی پنجابی ہمارے بارے میں اتنا بہتر بھی سوچ سکتا ہے۔

اظہر صاحب نے کہا کہ یہی حالت مغرب میں اس سے زیادہ سنگین تھی' مگر انہوں نے کافی کوششوں کے بعد اس پر قابو پالیا۔ لہٰذا پاکستان میں بھی اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ اس نے مزید تفصیل کے لئے غالباً ایک امریکی سکول کے ابتدائی کلاس کی ویڈیو بھی دکھائی۔ جہاں تک پاکستانی نسلی اور لسانی تعصبات کا تعلق ہے تو اس میں اظہر صاحب کی بات بالکل درست معلوم ہوتی ہے' راقم نے خود ورکشاپ سے واپسی پر اس کا عملی تجربہ کیا۔ بلوچستان کے چند سنجیدہ اور باشعور طلباء سے پنجاب کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے پنجابی حکومت اور عوام کے بارے میں انتہائی غم و غصے کا اظہار کیا۔ جب راقم نے لسانی تعصبات سے متعلق اسلامی نقطہ نظر بیان کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے غلط فہمی کے متعلق اسلامی تعلیمات کا سہارا لے کر سمجھایا' تو ان کی بہت سی ذہنی اُلجھنیں دور ہوئیں' کیونکہ سید الکائنات ﷺ نے آخری خطبہ حجۃ الوداع میں' رنگ و نسل کی تفریق ختم کرکے امن و بھائی چارے کا پیغام دیا۔ لہٰذا نظری مباحث کی جگہ اسلامی تعلیمات یہ آگ بجھا سکتی ہے۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عنایت کرکے ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے جیسے عظیم شعبہ کو اپنانے کی توفیق بخشیں۔ آمین (جاری ہے)

جناب شفیق الاسلام فاروقی، فلوریڈا، امریکہ

اسماعیلی فرقہ: جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

قادیانیوں کی طرح اسماعیلی فرقہ کے پہلے پیشوا سر آغا خان کے پیروکار بھی گمراہ لوگ ہیں، جو اپنے ساتھ اسلامی نام لکھ کر عامۃ المسلمین کو یہ دھوکہ دینے کا باعث ہیں کہ محض چند اختلافات کے ساتھ وہ بھی ہر طرح سے مسلمان ہیں، اس وجہ سے وہ اسلامی تعلیمات سے ناواقف کمزور عقائد کے مسلمانوں کو اپنے گمراہ گروہ میں شامل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص اس وجہ سے اس گمراہ فرقہ کی اکثریت مالدار ہے اس طرح اس فرقہ کی مالی چمک دمک بھی بعض لوگوں کو گمراہ کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اس فرقہ کے پہلے پیشوا آغا خان کو برطانوی حکومت نے بڑی عزت بخشی اور "سر" sir کے خطاب سے نوازا۔ چنانچہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنے اعزاز سے پاکستان کی بیوریو کریسی میں اپنا عمل دخل بڑھایا ہوگا اور نہیں معلوم اب بھی اس طاقتور بیورکریسی میں خفیہ طور پر محض اپنے مسلمان ناموں کی وجہ سے اس گمراہ فرقہ کے لوگ کفار کے آلہ کار ہو کر اسلام اور پاکستان دشمن ہیں۔ مناسب ہوگا کہ اس فرقہ کے گمراہ عقائد سے شناسا کرایا جائے کہ اس گمراہ فرقہ نے محض دنیاوی زندگی کا لالچ دے کر اپنے اسلامی ناموں سے امت مسلمہ کو اپنی گمراہی سے بے خبر رکھا ہوا ہے۔ جبکہ عالم کفار کی چھوٹی بڑی تمام طاقتیں امت مسلمہ کے خلاف اس سے پورا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ___ اس وقت اس گمراہ فرقہ کا پیشوا پرنس کریم آغا خان ہے، جو اپنے آپ کو "امام زماں" کہلانے کا دعویدار ہے، سر آغا خان کے دور میں اس کا اپنے آپ کو "امام زماں" کہلانے کے دعویٰ کو شیعہ مذہب خیال کیا جاتا تھا، اور اسے گمراہ فرقہ نہیں سمجھا جاتا تھا، لیکن اب جبکہ اس فرقہ کے عقائد اور تعلیمات سے پردہ اٹھ چکا ہے، لہٰذا ہمارے دینی اور سیاسی اداروں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ پتہ لگائیں کہ ہماری اعلیٰ بیوروکریسی میں کون کون سے افراد گھسے ہوئے ہیں۔ جنہیں ہماری حکومت پر حاوی اغیار کفار کی حکومتوں نے اسلامی ناموں کے ساتھ بٹھا رکھا ہے۔

اس گمراہ فرقہ کے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم کا نزول اور اس کے احکامات صرف اس وقت کے لئے تھے، جبکہ اسی طرح اب کریم آغا خان موجودہ دور کا چلتا پھرتا قرآن ہے اور اس کے احکامات اور ہدایات بھی موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق "نعوذ باللہ" "قرآن" ہی ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کے مطابق قرآن کریم وحی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا انسانیت کیلئے آخری کلام ہے۔ لیکن گمراہ اسماعیلی فرقہ کے عقائد کے مطابق قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا آخری کلام نہیں۔

آغا خان نے اپنے اوپر ایمان لانے والے ایک بھرے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اپنے آپ کو "مظہر اللہ" قرار دیا تھا۔ جس کا مطلب "اللہ تعالیٰ کی نقل" یا اس کا ظہور لیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے جو پختہ کار افراد جو اس کے اس اعلان پر ایمان رکھتے ہیں، وہ جب اسکے سامنے حاضر ہوتے تھے اور اب اس کے وارث کریم آغا خان پر اس کو باقاعدہ

طور پر سجدہ کرتے ہیں۔ جو واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی تمام کائنات پر حاکیت کا کھلا انکار ہے۔ آغا خان نے اپنے پیروکاروں کو پنج وقتہ نمازوں کی پابندی، ماہ رمضان کے روزوں اور ادائیگی حج کے فریضہ سے فارغ کر دیا ہے، جبکہ نمازوں کی جگہ دن میں تین مرتبہ ایک خاص دعا (جسے آغا خان نے مرتب کیا ہے) سے متعارف کرایا ہے۔ اور حج کی جگہ اپنے ذاتی ''دیدار'' کو اپنے پیروکاروں کے لئے ''حج'' قرار دیا ہے۔ جہاں جہاں اسماعیلی فرقہ کے مقلدین ہیں، وہاں وہاں کیلئے کریم آغا خان نے مقامی امیر مقرر کئے ہیں۔ اس اختیار کیساتھ کہ وہ جس مقلد کے چاہے تمام گناہ معاف کر دے کہ یہ اختیار اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اس گمراہ فرقہ کی ان گمراہ کن بلکہ انتہائی گمراہ کن تعلیمات سے متاثر ایک وہ دنیاوی مفاد پرست طبقہ ہے، جو شاید ان عقائد کو گمراہ ہی یقین رکھتا ہو، لیکن اپنے دنیاوی اعلیٰ مفاد پرست طبقہ جس میں بالخصوص اعلیٰ نوکر شاہی ہے، وہ خاموشی کے ساتھ اس گمراہ فرقہ میں شامل ہو۔

دوسرے وہ سیدھے سادھے مسلمان گمراہ ہو سکتے ہیں، جنہیں کسی وجہ سے قرآن اور اس کی روشنی کی تعلیمات نہ مل سکی ہوں، ایسے اس گمراہ فرقہ کے افراد بہ آسانی عیسائیت اور بہائی مذہب کے ہتھے بھی چڑھ جاتے ہیں اور اسماعیلیت سے تائب ہو کر سینٹ پال کی ''پاپوی عیسائیت'' قبول کر لیتے ہیں اور اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

کریم آغا خان کی اپنی بیٹی زہرہ جس نے ایک عیسائی سے شادی کی ہے۔ جو عیسائیت کا سخت پابند ہے، اس نے جوان اور نوعمر اسماعیلی لڑکیوں کے لئے ''امام زماں'' کی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ جبکہ جو اسماعیلی لڑکیاں عیسائیوں سے شادی کرنا چاہتی ہیں، ان کے والدین کی طرف سے بہ خوشی اجازت ہے۔

حلال و حرام کے بارے میں کریم آغا خان نے اسماعیلیوں کے لئے اس تمیز کو ختم کر دیا ہے، جس کے نتیجہ میں ان میں سور کا گوشت کھانا ممنوع نہیں۔ سودی کاروبار بھی اس ہدایت کے ساتھ ''اسماعیلی طریقہ بورڈ'' قائم کر کے جاری کیا گیا ہے کہ اسماعیلی صرف اس ادارے کے ذریعہ اپنا سودی کاروبار کر سکیں گے۔ اس ادارے کی تفصیلات ''فاربس میگزین'' For Bes Magazine (جو میرے سامنے نہیں) میں شائع ہوئی ہیں، البتہ اس سودی کاروباری ادارہ کا نام ''آغا خان'' اقتصادی اور ڈیویلپمنٹ فنڈ'' AKFED ہے جو بڑی کامیابی سے کام کر رہا ہے۔

مقام افسوس ہے کہ امتِ مسلمہ اور اس کے لیڈر اس گمراہ فرقہ کی سرگرمیوں سے نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ ایک بڑی تعداد میں امت مسلمہ کی صفوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ یہ حیران کن امر ہے کہ کریم آغا خان نے تمام دنیا میں اسماعیلیوں کی تعداد پندرہ لاکھ بتانے کے ساتھ اپنے آبائی رشتہ کا حضور اکرمؐ خاتم النبیین کے ساتھ دعویٰ کیا ہے، جبکہ اب اس فرقہ کے بارے میں پوری تحقیق کے ساتھ متعدد کتابیں شائع کی ہیں۔ اس فرقہ نے مغربی طاقتوں کے تعاون سے ''آغا خان ڈیویلپمنٹ نیٹ ورک'' AKDN قائم کیا ہے۔ جبکہ اس کی سرگرمیوں کے مراکز پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، تنزانیہ، یوگنڈا، انگلستان، تاجکستان، کینیا، کے علاوہ دیگر متعدد ممالک میں قائم ہیں۔ ہمارے علماء کیلئے لازم ہے کہ قادیانیوں کی طرح اسماعیلیوں کو بھی غیر مسلم قرار دینے کی مہم چلائی جائے کہ یہ فرقہ تو قادیانیوں سے بھی بڑھ کر گمراہ ہے۔

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

حضرت مہتمم صاحب کا ایکسیڈنٹ:

مورخہ ۶ مئی کو حضرت مولانا مدظلہ بذریعہ کار اسلام آباد سے ایک مدرسہ کے ختم بخاری اور دستار بندی کی تقریب میں شرکت کے لئے واپس آرہے تھے کہ برہان کے قریب یکا یک غلط رخ سے ایک کار سامنے آئی جس میں بچے اور خواتین سوار تھے، اسے بچانے کی کوشش میں مولانا مدظلہ کی گاڑی بے قابو ہوگئی اور دو تین قلابازیاں کھا کر سڑک پر آگری۔ گاڑی کے ٹوٹ پھوٹ کے شکار ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مولانا کو محفوظ رکھا۔ ان کی گاڑی چلانے والے مولانا سید احمد شاہ بھی صحیح سلامت رہے۔ دونوں کو کوئی چوٹ تک نہیں آئی۔ حادثہ کے بعد مولانا موضع اضاخیل بالا میں قائم شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی حقانی کے ادارہ میں ختم بخاری کرایا اور ساڑھے چار سو فضلاء کی دستار بندی کی۔

حادثہ کی خبر ملک اور بیرون ملک اخبارات اور ٹی وی چینلوں پر آئی تو احباب و متعلقین میں شدید تشویش پھیل گئی، خیریت دریافت کرنے والوں کا سلسلہ بہت دن تک جاری رہا، اللہ تعالیٰ کے اس انعام واکرام پر سب شکر گزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو بحفاظت رکھا۔ ادارہ ان تمام مخلصین کا شکر گزار ہے۔

حضرت مہتمم صاحب کا سفر کراچی:

۳۱ مئی کو حضرت مولانا مدظلہ کراچی کے تین روزہ دورہ پر گئے۔ اسی دن حضرت مولانا اسفندیار خان مدظلہ کے صاحبزادہ اور مولانا مفتی عثمان یار خان کے بھائی جناب اجمل یار خان کی شادی کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی جس میں پورے شہر سے علماء و معززین شریک تھے۔ استقبالیہ تقریب سے مختصر خطاب فرمایا۔ دوسرے دن مولانا قاری عبدالمنان کے مدرسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے عہدیداروں اور کارکنوں کے اجتماع میں شرکت کی اور دارالعلوم کے مخلص قدیم فاضل مولانا اقبال اللہ کے خسر کے انتقال پر فاتحہ خوانی کے لئے لانڈھی کراچی گئے۔ بعد از عصر حضرت مدظلہ جامعۃ الرشید کے مہتمم حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب، مولانا مفتی محمد صاحب، مولانا عدنان کاکاخیل، مولانا شفیع چترالی اور دیگر اکابر سے ملے۔ وہاں علماء طلباء اساتذہ کی ایک بڑی تعداد سے ملاقات اور مشاورت رہی، یہاں آپ نے اخبار اسلام کے پینل کو بھی انٹرویو دیا۔ ۲ جون کو آپ نے کراچی کی تمام دینی سیاسی جماعتی اور سرکردہ شخصیات کی آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی جس میں بڑی تعداد میں حضرات شریک ہوئے اور حالات حاضرہ اور داخلی و خارجی مسائل پر اظہار خیال اور لائحہ عمل طے کیا۔ (بقیہ صفحہ ۷۱ پر)

ادارہ

تعارف تبصرہ کتب

نام کتاب:۔ تسہیل تربیت السالک (۴ جلد) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل کنندہ: مولانا ارشاد احمد فاروقی قیمت: درج نہیں

ناشر: زمزم پبلشرز کراچی

تصوف جس کو علم طریقت یا سلوک واحسان کا نام دیا جاتا ہے اور جس کے ذریعہ تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کی جاتی ہے۔اس علم کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی ہے کہ شریعت مطہرہ نے انسان کے نہ صرف ظاہری اعمال وافعال کو صاف اور صحیح رکھنے کا حکم فرمایا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تزکیہ باطن کی پرزور تاکید بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ علماء نے مشہور حدیث جو کہ حدیث جبرئیل کے نام سے موسوم ہے اس سے تین علوم مستنبط کئے ہیں۔ ما الایمان سے ایمانیات اور علم الکلام ثابت ہوتا ہے ما الاسلام میں علم شریعت ظاہرہ اور ما الاحسان میں علم تصوف یا علم طریقت کی طرف اشارہ ہے۔ اسی وجہ سے علماء ومشائخ اور اولیاء وبزرگان امت نے علم تصوف کی اتنی ہی خدمت کی ہے جتنی کہ دیگر علوم وفنون کی فرمائی ہے۔ تصوف کے موضوع پر بہت سی کتابیں مختصراً اور تفصیلاً موجود ہیں لیکن چونکہ اس علم کے مصطلحات انتہائی مشکل اور دقیق ہیں۔ اسلئے نہ صرف مبتدی بلکہ بہت سے ذی استعداد حضرات کو اس سے استفادہ میں دشواری پیش آتی ہے جس کے باعث نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جو کہ علوم ومعارف کے ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار تھے' آپکی ذات وصفات کسی تعارف وتعریف کی محتاج نہیں۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ دیگر علوم کی طرح آپ علم تصوف کے بہت بڑے شہباز اور اسی میدان کے سرخیلوں میں تھے' اسلئے دنیا آپکو مجدد ملۃ کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

انہوں نے سالکین کی تربیت اور رہنمائی کے لئے تربیت السالک کے نام ضخیم کتاب ترتیب دی تھی' جس میں تصوف کے غوامض اسرار ورموز' مصطلحات اور دیگر جواہر ریزے یکجا کئے تھے۔ اور جب یہ عظیم کتاب شائع ہوکر منصۂ شہود پر آئی' تو مشائخ عظام اور علم تصوف سے شغف رکھنے والے حضرات نے اس کا انتہائی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور خانقاہوں میں درساً اس کی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ اور اس کتاب کے بارہ میں یہاں تک کہا گیا کہ اس کتاب کا مطالعہ انسان کو کامل ولی بناتا ہے۔

چونکہ اس کتاب کی زبان پرانی اردو میں تھی اسی طرح اس میں عربی فارسی عبارتوں کے ساتھ ساتھ خالص

علمی اصطلاحات بھی تھے، جس کے فہم وادراک میں دشواری پیش آتی تھی۔

ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ اس کی تسہیل کی جائے اور رائج الوقت زبان کیساتھ اس کتاب کو ہم آہنگ کیا جائے۔ چنانچہ مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی، استاذ مدرسہ باب الاسلام مسجد برنس روڈ کراچی نے سالکین و شائقین علم تصوف پر احسان کرتے ہوئے، اسی کی تسہیل کی طرف توجہ دی اور انہوں نے مفہوم کی پوری حفاظت کیساتھ عبارتوں کے قدیم طرز کو آسان، عام فہم اور سلیس انداز میں نقل کیا اور جو مشکل الفاظ فنِ تصوف کے اصطلاحات سے متعلق تھے تو سین میں اس کی وضاحت کردی، اور عربی وفارسی اشعار کا ترجمہ بھی بامحاورہ انداز میں کیا۔ البتہ حضرت تھانویؒ نے جو مقدمہ تحریر فرمایا تھا، بقول صاحب تسہیل اس کو تبرکاً یوں ہی چھوڑ دیا گیا اور اس کی تسہیل نہیں کی گئی، اسی طرح ابتداء میں تصوف کی اصطلاحات اور مشکل الفاظ کے معانی کی فہرست بھی لکھی گئی ہے تاکہ اگر موقع پر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو فہرست کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ کتاب کی ترتیب کے متعلق صاحب تسہیل تحریر فرماتے ہیں، تسہیل کی وجہ سے کتاب ناگزیر طوالت اختیار کرگئی تھی، اس لئے پہلی جلد کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا۔ جس کی نشاندہی کیلئے حصہ نمبر ہر جلد کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ پہلی جلد کے دو حصے ہیں، مکمل دو جلدوں کا مغالطہ نہ ہو۔ چنانچہ جلد اول پہلا حصہ اور جلد اول دوسرا حصہ کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔ باقی دوسری اور تیسری جلد الگ الگ ہی رکھی گئی ہیں۔

زمزم پبلشرز کراچی نے کتاب کو حسب روایت خوبصورت دیدہ زیب، چمکدار ٹائٹل اور اعلیٰ کاغذ میں شائع کرکے اس کی معنوی خوبصورتی کے ساتھ اس کے ظاہری حسن کو بھی نمایاں کیا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس کتاب کو حرزِ جاں سمجھ کر اس کی قدر افزائی کریں گے اور اہل مدارس کو چاہیے کہ اس عظیم ذخیرے (تصوف کے انسائیکلو پیڈیا) کو اپنی لائبریریوں کی زینت بنائیں۔

نام کتاب:۔ امثال عبرت　　افادات: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ضخامت:۔ ۴۴۰　　قیمت:۔　　قیمت:　　ناشر:۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

میں بے نوا ہوں صاحب عزت بنا مجھے　　اے ارض پاک اپنی جبیں پر سجا مجھے
میں حرف حرف لوح زمانہ پہ درج ہوں　　میں کیا ہوں میرے ہونے کا مطلب سکھا مجھے
ما اگر قلاش وگر دیوانہ ایم　　مست آں ساقی وآں پیمانہ ایم

جب کوئی کسی پر عاشق ہو جاتا ہے تو اس کو اپنی ذلت ورسوائی میں مزا آتا ہے۔ چنانچہ عاشق اسی لئے اپنی عزت وغیرہ خوشی سے قربان کرلیتا ہے۔ پس اہل اللہ کو اگر غم آخرت لذیذ ہو جائے تو لوگوں کے سخت کلمات میں مزہ

آنے لگے تو کیا تعجب ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں واقعات سے عبرت ونصیحت کا ملکہ رکھا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار حضرات انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو مختلف پیرائے میں ذکر فرما کر انسانی عقل کو عبرت ونصیحت کی دعوت دی ہے۔مولانا رومؒ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''مثنوی شریف'' میں واقعات کو بنیاد بنا کر اس سے سبق آموز نکات بیان فرمائے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ایسے واقعات دلچسپی سے پڑھے اور سنے جاتے ہیں اور ان سے حاصل شدہ سبق بآسانی ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔موجودہ دور کے مجدد حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی شخصیت محتاج تعریف نہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ سے جو کام لینا تھا اور لیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں آپ نے بھی اپنے خطبات ومواعظ میں جگہ جگہ نصیحت آموز حکایات ذکر کی ہیں۔ان حکایات وامثال کا ذخیرہ حضرت تھانویؒ کے خطبات وملفوظات میں منتشر انداز میں محفوظ تھا۔حضرت کے خلیفہ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ بجنوریؒ نے ان قیمتی حکایات وامثال کو یکجا کر دیا جو کہ عرصہ تک ''امثال عبرت'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوتی رہی۔انکی تصنیف میں جگہ جگہ صحابہ کرامؓ، اسلاف اور مختلف اور مشہور لوگوں کے واقعات اور طرز زندگی جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ان کی یہ تصنیف اور نیا ایڈیشن درحقیقت متعدد اوصاف کی حامل ہے۔بطور تذکرہ چند خصوصیات قلم بند کیجاتی ہے۔اسمیں اولاً موصوف نے حکایات، ثانیاً مزاحیہ حکایات، ثالثاً امثال عبرت اور رابعاً اشرف الامثال بیان کی گئی ہیں۔الغرض اسمیں علامہ موصوف نے حضرت تھانویؒ کے ان حکایات وواقعات جو کہ باعث عبرت ونصیحت ہے، کو خصوصی ترتیب کیساتھ ذکر کیا جہاں متوسط لوگوں کے استعداد اور عوام وخواص کے فہمی تقاضوں کو پیش نظر رکھا ہے۔نیز اشرف الامثال ومزاحیہ حکایات کو مکمل توضیح کو تشریح سے بیان کرتے ہوئے منصفانہ پہلو کا دامن تھامے رکھا اور ساتھ ساتھ علمی معارف ولطائف کو نہایت ہی سلیقہ مندانہ انداز سے بیان کیا اور خصوصاً اسمیں ہمارے مہربان دوست جناب محمد راشد صاحب نے تمام حکایات پر عنوانات لگا دیئے تاکہ ذوق حاضر کیلئے مطالعہ سہل ہو جائے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان حکایات سے عبرت ونصیحت حاصل کر کے دنیا وآخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

چلتا ہوں تھوڑی دیر اک راہرو کے ساتھ پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ بیاد امام اہل السنۃ محمد سرفراز خان صفدرؒ

ضخامت: ۸۳۲ صفحات قیمت: پانچ سو روپیہ خصوصی اشاعت جولائی تا اکتوبر ۲۰۰۹ء

خالق کائنات منشیء الموجودات جل واعلیٰ کے کچھ بندے مرید جبکہ کچھ مراد ہوتے ہیں' مرادوں کے ساتھ ہمیشہ اجتبائی معاملات فرماتے ہیں' حضرت اقدس امام اہل السنت وکیل احناف بحر العلوم جامع المعقول والمنقول محقق العصر ابوالزاہد حضرت اقدس مولانا محمد سرفراز صفدر نوراللہ مرقدہ وغفرانہ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی خدمت دین کیلئے تھا جو کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں آپؒ کی یاد میں الشریعۃ کے خصوصی اشاعت کے لئے ان کے تلامذہ اور معتقدین منتظر تھے بالاخر وہ سب

کچھ جس کے دیکھنے کیلئے ایک عالم بیتاب و بے قرار تھا منظر عام پر آ گیا۔ زیر نظر کتاب صرف ایک کتاب ہی نہیں بلکہ ایک پورا کتب خانہ ہے جس میں حضرت اقدس کے بچپن کے حالات، واقعات، معمولات، مصروفیات تدریسی تفسیر ذوق تصنیفات وتالیفات نقوش وتاثرات اہل علم حضرات کے نگارشات افادات ومکاتیب تعزیتی پیغامات وتاثرات غرض وہ سب کچھ جو دلوں کو سرور اور ابصار کو نور بخشیں اس میں موجود ہے۔

الشریعۃ اکادمی اور ناشران حضرات صد مبارک باد کے مستحق ہے جنہوں ان تھک محنت وکوشش کر کے حضرت اقدس کے معتقدین محبین ومتعلقین پر خصوصاً اور عامۃ المسلمین پر عموماً احسان عظیم فرمایا:

فتقبل منهم سعيهم ونفع الله به المسلمين امين. ويرحم الله عبداقال امينا

کتاب: مصباح المصلی اردو شرح منیۃ المصلی

مصنف: مولانا ولی اللہ صاحب، مدرس جامعہ عربیہ معراج العلوم بنوں۔ ناشر: بادشاہ گل چھاپہ خانہ محلہ جنگی پشاور

فقہ حنفی میں ابواب صلوٰۃ کے متعلق مسائل پر مشتمل کتاب ''منیۃ المصلی'' تقریباً سات سو سالوں سے مدارس اور مساجد میں پڑھائی جانے والی کتاب ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے مگر عربی سے ناواقف حضرات کیلئے اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانا دشوار تھا۔ اسلئے ارباب علم وکمال نے مختلف زبانوں میں اس کتاب کے تراجم اور شروح لکھے۔ حضرت مولانا ولی اللہ صاحب کی یہ کاوش اسی کتاب کی عام فہم شرح ہے جو اس سلسلے کی ایک کڑی ہے، حضرت مولانا نے طلبہ کرام کی آسانی کیلئے کتاب کی عربی عبارت پر اعراب لگانے کے علاوہ عبارت کا سلیس ترجمہ اور حسب ضرورت پوری تشریح کی ہے، جس کو بادشاہ گل چھاپہ خانہ پشاور نے متوسط سفید کاغذ پر لمونیشن کارڈ میں شائع کیا۔

کتاب: معارف مفتی اعظمؒ افادات: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

صفحات: ۵۳۹ قیمت: ۲۹۰ ناشر: زمزم پبلشرز کراچی

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپؒ کی دینی، علمی، فقہی، تدریسی، تبلیغی، اصلاحی اور سیاسی وعملی خدمات جمیلہ سے پوری دنیا متعارف ہے، آپؒ علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جناب مولانا قاری محمد اکبر شاہ بخاریؒ نے حضرت مفتی اعظمؒ کے علمی، فقہی اور اصلاحی مواعظ، مقالات اور نادر ملفوظات وارشادات کو جمع کر کے علماء، طلباء اور عوام الناس پر بڑا احسان کیا اور اس انمول خزانہ علم کو افادہ عام کیلئے ''زمزم پبلشرز'' کراچی نے عمدہ کاغذ اور خوبصورت جلد میں شائع کیا۔ یہ کتاب ہر خاص وعام کی ضرورت اور ہر کتب خانے کی زینت ہے۔

کتاب: دروس العبادۃ مؤلف: مولانا شاہ فیصل بشاوری

صفحات: ۴۴۸ قیمت: درج نہیں ناشر: فیصل کتب خانہ محلہ جنگی

فقہ حنفی سب سے قدیم اور بنیادی فقہ ہے اگرچہ فقہ کی تاریخ بہت ہی قدیم ہے مگر فقہ حنفی وہ فقہ ہے جو سب سے پہلے مدون ہوا ہے اور دوسرے فقہوں کیلئے ایک بنیاد اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ زمانہ قدیم سے ارباب علم وفقہ اس کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں، اور مختلف نہوج پر اس علم کی تصنیفی اور تالیفی شکل وصورت میں خدمت کی گئی چھوٹے بڑے مختصر اور مفصل انداز میں کتابیں شائع ہوئیں۔

حضرت مولانا شاہ فیصل بشاوری کی کتاب ''دروس العبادۃ'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، فاضل مؤلف علامہ وھبہ زحیلی کی کتاب ''الفقہ الاسلامی وادلتہ'' کے طرز پر عبارات خمسہ یعنی طہارت، صلوٰۃ، زکوٰۃ صوم اور حج کے متعلق شستہ وشگفتہ انداز بیان اور عام فہم عربی زبان میں مسائل کو جمع کیا آپ مدظلہ نے اس کتاب میں طلبہ کرام کی آسانی کیلئے صرف مذہب حنفی کو ذکر کیا البتہ جہاں علماء احناف میں اختلاف تھا اس کو ذکر کرنے کے بعد راجح قول کی نشاندہی بھی کردی فیصل کتب خانہ نے اس کتاب کو متوسط زرد کاغذ پر لمونیشن جلد میں شائع کیا۔ کتاب پر صدر الوفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان شہیدؒ اور حضرت العلامہ مولانا مفتی نظام الدین شامیزئیؒ کے تقاریظ نے کتاب پر اعتماد کو اور بھی بڑھا دیا۔

بقیہ صفحہ ۶۶ سے:

(دارالعلوم کے شب و روز)

حضرت مولانا مدظلہ کے دیگر اسفار: حضرت مولانا مدظلہ ۱۲ مئی کو ترناب ضلع چارسدہ میں جامعہ مدنیہ کے دینی تقریب میں شرکت کی اور نماز جمعہ سے قبل ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ اس ادارہ کو علاقہ کے روحانی رہنما دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا حزب اللہ جان حقانی چلا رہے ہیں۔ یہاں آپ نے مولانا محمد اسرار حقانی متعلم جامعہ حقانیہ کے ادارہ مدرسہ البنات کی نئی بلڈنگ کا افتتاح کیا۔ اسی دن آپ نے بعد از نماز عصر جامعہ حقانیہ کے فاضل مولانا شیخ الحدیث محمد ادریس حقانی کے ہاں عمرزئی میں انکے والد مولانا عبدالحق مرحوم کی تعزیت کی۔ عمرزئی خاندان کے مولانا قاضی فضل منان جو حقانیہ کے اولین فضلاء میں سے ہیں، کی عیادت کی۔ شام کو آپ نے تخت بھائی جا کر دارالعلوم کے ایک جید فاضل مولانا عبدالحکیم حقانی کی وفات پر ان کے والد مولانا عبدالرحمٰن حقانی کیلئے اظہار تعزیت اور حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

۵ مئی کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے پشاور کے قریب موضع سردار گڑھی میں جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کنونشن میں شرکت کی جس میں ضلع پشاور کے سرکردہ علماء اور فضلاء حقانیہ شریک تھے۔ یہاں آپ نے مولانا محمد سعید حقانی کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم سعیدیہ کے جلسہ دستار بندی سے خطاب کیا اور دستار بندی فرمائی۔

خوشخبری

عصر حاضر کے جدید تقاضوں سے
ہم آہنگ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور جمعیۃ علماء اسلام
کیلئے ویب سائٹس کا اجراء

جس پر آپ بہت جلد دارالعلوم حقانیہ کے شیوخ عظام واساتذہ کرام کے ارشادات وخطبات کے علاوہ جدید فقہی مسائل اور اصلاحی مضامین سے استفادہ کرسکیں گے۔

اس کام کو آگے بڑھانے اور جدید سے جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ہم اپنے قارئین سے تعاون اور مؤثر تجاویز کے منتظر ہیں۔

www.haqqania.com

www.jamiat-s.org

برائے رابطہ: مولانا ڈاکٹر کفایت اللہ وردگ
0345-9106592------ phdwardak@gmail.com

BRANDS ICON OF PAKISTAN 2008
Brands Icon Award 2008 given to Rooh Afza
کامیابی کا یہ قصّہ نیا نہیں
پھر بھی اتنا ہی تازہ ...
اوراس سال Brands Icon Award کا اعزاز اس قصے کا ایک تازہ ترین باب ہے
جوکہ پاکستان کے صرف سات منفرد برانڈز کو نوازا گیا ہے۔
ایک ایسے برانڈ کے لئے جس نے سوسال سے اپنے اعلٰی معیار کو مسلسل برقرار رکھا ہوا ہے
یہ اعزاز جیسے روز کی بات ہو۔ گوکہ ہر بار یہ خبر اتنی ہی تازہ ہوتی ہے جیسے کہ دنیا کا سب سے
بہترین روایتی مشروب ... روح افزا
Brands of the Year Award 2008
Consumers Choice Award 2008
Merit Export Award 2007-2008
Brands of the year Award 2008
WWW.BRANDSAWARD.COM
SGS
ہمدرد
SGS
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, E-mail: headoffice@hamdard.com.pk, www.hamdard.com.pk
Blitz DDB

Regd No. P-90 Monthly "Al-Haq" Akora Khattak

مطبوعات مؤتمر المصنفین جامعہ حقانیہ

نمبر شمار	نام کتاب	تصنیف	افادات	صفحات
۱	حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذیؒ	حضرت مولانا سمیع الحق	شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ	۵۳۶
۲۔	دعواتِ حق ۔ (مکمل دو جلد)	" " "	" " " " "	۱۱۹۲
۳۔	قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ	" " "	" " " " "	۴۰۰
۴۔	عبادات وعبدیت	" " "	" " " " "	۸۸
۵۔	مسئلہ خلافت وشہادت	" " "	" " " " "	۱۰۴
۶۔	صحبتے با اہلِ حق (مجلد)	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۴۰۸
۷۔	اسلام اور عصر حاضر (مجلد)	حضرت مولانا سمیع الحق	حضرت مولانا سمیع الحق	۴۶۰
۸۔	قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق	" " "	" " " " "	۹۶
۹۔	کاروان آخرت (مجلد)	" " "	" " " " "	۴۴۶
۱۰	شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ خصوصی نمبر	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۱۲۰۰
۱۱۔	قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف	حضرت مولانا سمیع الحق	" " " " "	۲۰۸
۱۲	قادیان سے اسرائیل تک	" " "	" " " " "	۲۲۴
۱۳۔	قومی اور ملّی مسائل پر جمعیت کا موقف	" " "	" " " " "	-
۱۴۔	میری علمی اور مطالعاتی زندگی (مجلد)	" " "	" " " " "	۵۶۰
۱۵۔	روسی الحاد	" " "	" " " " "	۲۲۰
۱۶۔	فتاویٰ حقانیہ	مولانا مفتی مختاراللہ	حضرت شیخ الحدیث ومفتیان حقانیہ	۳۶۰۰
۱۷۔	خطبات حق	" " "	حضرت مولانا سمیع الحق	۴۵۰
۱۸	نظام اکل وشرب	" " "	" " " " "	۴۵۰
۱۹۔	صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام	مولانا عبدالقیوم حقانی	" " " " "	۵۰۰
۲۰۔	زین المحافل (شرح شمائل ترمذی) جلد دو	مولانا اصلاح الدین	" " " " "	۱۰۵۵
۲۱	مروجہ کرنسی کیلئے معیار نصاب سونا یا چاندی	مولانا مفتی مختاراللہ	مولانا مفتی مختاراللہ	۱۰۰
۲۲	انوارِ حق (جلد اول)	حافظ سلمان الحق حقانی	حضرت مولانا انوار الحق حقانی	۲۶۰

مؤتمر المصنفین ⭘ جامعہ دار العلوم حقانیہ ⭘ اکوڑہ خٹک